(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

سالکانِ کشمیر ہند

المعروف

سنت مالا

حصہ اوّل و دوئم

اردو کلیہ کاشمری

1963

جولائی ۱۹۶۳ء

بار اول ۱۰۰۰ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ قیمت ایک روپیہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

RUGH NATH DHAR
Author of
Reshi Pir, Mahirawan, Rup-
bawani, and Santh Mala.

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سالکان کشمیر۔ المعروف سنت مالا پرچہ تصحیح اغلاط

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ درست	نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ درست
4	12	کتمیر	کشمیر	29	9	خطر	خضر
5	15	شعلہ	شعار	"	10	اعداں	رنداںا
6	5-6	ان۔ان	اُن۔اُن	40	17	مقبرہ	عبادت گاہ
7	7	پتاما نام	چندرہ بٹ	56	15	گوپی ناتھ	سوم ناتھ
7	11	اب	آپ	99	17	امر ناتھ ریبہ دا تھر	غیبوجی پاسو
8	آخری سطر	اس	اُس	110	8	پوہ	فاگن
13	2	سمجھتے ہیں	سمجھتا ہوں	116	آخری سطر	مشا ہوا نام	گوبند کول جلالی
14	آخری سطر	ان کی	آپ کی	119	"		ماراں جو
15	3	سپادگی	سپارگی	120	17	آپ دواہ	آپکا دواہ
15	8	مہاراج شمبو ناتھ	شمبو مہاراج	123	3	سیوکوا...	اتھاہ...
16	10	اگرچہ	ضرورت نہیں	132	13	پر...	[illegible] ادجو
16	آخری سطر	انراو جھ	تراو نجھ	142	3-1	آپکی جنم کتھا ... لیکر بھیجا گیا	دو فقرے غلط ہیں
19	18	ان کا	آپ کا				
"	"	انھوں نے	اُسینے		نمبر غلطی سے اخراج ہوا ہے		
20	12	اوشن	اتہ شن			آپ کے مکان جس کو	
24	18	تعلیم	تعمیل				
25	6	کشمیر	کشمر				
27	10	خوبرست	دوبرست				
[illegible]	17	دد	شونہ				

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کرشن جی مہاراج

ہے وہ عارف جس کو غصہ شوق اور نفرت نہیں
رنج سے کلفت نہیں۔ آرام سے الفت نہیں
اس کی ساکن عقل ہے۔ جو ذات میں مسرور ہے
جس کے دل سے دونوں عالم کی تمنّا دور ہے
شادی اور غم سے نہیں جس کو مسرت اور ملال
سب سے جو بے لوث ہے وہ آدمی ہے باکمال

کبیر جی

دیا دل میں راکھیئے تو کیوں نردئے ہوی
سائیں کے سب جیو ہیں کیڈی کنجر سوی
مانس آہاری راکھشا یہ نشچے کر جان
تا کا سنگ نہ کیجیئے ہوئے بھگتی میں ہان
جہاں دیا تہاں دھرم ہے جہاں لوبھ تہاں پاپ
جہاں کرودھ تہاں کال ہے جہاں چھما تہاں آپ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اوّل

تمہید

چونکہ حکمت کی رُو سے تمام جسم کے حصوں سے سر کو افضل اور قیمتی تصور کیا جاتا ہے۔ اور یہی حواسِ خمسہ کا ٹھکانہ ہے۔ اسی طرح کشمیر بھارت کا سر مانا گیا ہے۔ [illegible] دہلی یعنی دل ہے۔ تمام دیش کو بھارت ماتا کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ کشمیر کو جنت سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جنت میں ہر چیز اعتدال پر ہوتی ہے۔ اسی طرح کشمیر میں بھی قدرتی لحاظ سے۔ آب و ہوا اور پانی کی فراہمی اعتدال سے کم نہیں۔ جبھی حکمرانِ ہند نے اس قدر تکالیف اٹھا کر کشمیر کو ۱۹۴۷ء میں قبائلی درندوں کے وحشیانہ حملے سے بچایا (جس کی مفصل تشریح تواریخ ہند اور کشمیر میں آ چکی ہے) انہی وجوہات پر کشمیر پیروں رشیوں، درویشوں اور عارفوں کا گھر چلا آیا ہے۔ ان کی مقدس زندگیوں کے تاریخی حالات نے بہت حد تک اہلِ کشمیر کی زندگیوں پر اثر ڈالا ہے۔ کشمیر میں روحانیت کی فضا انہی مقدس ہستیوں سے قائم ہے۔ مگر آجکل ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری نئی پود روحانی فضا میں بیٹھنے کا موقعہ کم پاتی ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے راقم کو بے حد ضرورت محسوس ہوئی کہ ایسا سلسلہ قائم کیا جائے جس سے کہ ہمارے نوجوان کشمیر کی روحانیت کے شیدائیوں کے جیون چرتر سے بہرہ اندوز ہو جایا کریں۔ چنانچہ راقم نے کشمیر کے ان تمام سالکان کا جیون چرتر کا مطالعہ کیا اور بہت کھوج کے ساتھ جس قدر تحریری و تقریری حالات معلوم ہوئے۔ خاص کر جن کے حالات پبلک کی نظروں سے اوجھل تھے حسب بیانات بزرگان اس نسخہ کتاب میں منسلک کر دیا ہے۔ اور اس کا نام سالکانِ کشمیر المعروف سنت مالا سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اگرچہ کتبوں کے حالات تاریخی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

انگریزی اور سنسکرت زبانوں میں دستیاب ہوئے۔ جیسے عام لوگ خاصکر ہمارے نوجوان ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے ہیں۔ اس لئے راقم نے ترجمہ کرکے بڑی محنت اور تحقیق کے بعد یہ رسالہ زبان اردو میں تیار کیا ہے۔ امید ہے کہ ناظرین کرام اہل بینا میری ان کوششوں کی داد دینگے اور مزید اطلاعات اور اپنے قیمتی مشوروں سے مستفید بھی فرمائینگے۔ اس تمہید کا خلاصہ اردو اور کشمیری لفظوں میں بھی دیا جاتا ہے ::

ریویو!

سالکان کشمیر کا جیون چرتر بزبان اردو مصنفہ منشی دوگناتھ در میری نظر سے گذرا ہے۔ اس میں روحانیت کے شیدائیوں کے کوائف زندگی پر جس انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ قابل تحسین ہے۔ اس کتابچہ میں ابتدائی للیشوری و دور جدید ان تمام مہاتماؤں اور مسلم فقیروں کا حال درج ہے۔ جن کے بیشتر حالات پبلک کی نظروں سے اوجھل تھے۔ مصنف نے اپنی دیش اور بھگوت بھگتی کا کافی ثبوت دیا ہے۔ اس کی اس احسن کارکردگی پر میں مسرت محسوس کرتا ہوں۔ آشا ہے کہ قدردان اس کی ان کوششوں کی داد دے کر حوصلہ افزائی بھی کریں گے۔ نیز اس رسالے کے مطالعہ سے ہمارے نوجوانوں کے دلوں پر کوائف روحانیت اثر انداز ہوگا۔ دستخط ایس۔ ایل۔ رہبر ایم۔ اے

دستخط: پرنسپل نیشنل ہائی سکول
سری نگر۔ کشمیر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کشمیری

دِلس اندر یِہوی وُوتھ مہ خیالا
کشیرِ سے منز یِمے سید آسِ مشہور
یہ ہِند حالات از تام آسِ مغفور
چھِ یِم مجذوب وُنکین سنت تہ ساد
تِمن سادن بودِن وَنڈدوت نمسکار
تِہند حالات کرِہ ساری مہ تحریر
دِچھان صاحبہ دلان ہر کس بیاکزی

بوونہ ہا سالکن ہند بورہ حالا
چُھ بدر آسمان انہ گنہ کرک دور
مفصل آشکار اچھِہ مہ مقصود
مہ کرتن دور تم اپراد تہ دباد
مہ دِیتن ہیت اگا دِس بوہ سرس ناد
یہ دِلو نتھم تَے یہ لوُدم پانہ تحریر
دِیا درشن منگان دلبر بزاری

پربھو دے مجھکو یہ روشن بیانی
زبان کو مخزن تقریر کر دے
ہمیں سُن کر اسے ارباب عالم
کہ حال اُن کا بیان کرنا ہے مقصود
حباب زندگی میں جان عطا کر
الک سوامی کہ اب ایسی دیا کر

کہ تا دل پر کھلے راز نہانی
ذہن کو گوہر معنی سے بھر دے
کہ سمجھے یہ گوہر نایاب سالم
وہی جن کی عمر مشغول معبود
کہ ہو معطر دماغ اہل کشمیر
کہ ہو لوری خیال خاص دلبر

المرقومہ

ردگنانتھ در

ادنے سیوک الک صاحب ٹرسٹ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

عملِ عارفان

سلگتی ہے محبت جن کے دل میں آگ کی صورت!
تو اُن بندوں کی ہوتی ہے جہاں میں ناگ کی صورت!
نہ اُن کو دین و دُنیا سے غرض ان کو نہ غصے سے!
وہ دنیا میں اگر رہتے ہیں تو ویراگ کی صورت!
صداقت حق پرستی ان کا نصب العین ہوتا ہے!
سبھوں سے اُنس و الفت رکھتے ہیں انوراگ کی صورت!
نفس میں بند اُن کی رستی ہے نزاکت ایسی باریکی!
کہ ہر تارِ رباب دل پہ ہیں وہ راگ کی صورت!
وہ طوفانوں میں بحر و بر کی موجوں سے لڑتے ہیں!
تو اُن موجوں کا حاصل ہو رہے ہیں جھاگ کی صورت!
حوادث میں بھی مصروفِ عمل رہتے ہیں دنیا میں!
سبھوں پر مہرباں رہتے ہیں پر بے لاگ کی صورت!
وہ اپنی زندگی غیروں کی خاطر وقف کرتے ہیں!
جلا کر پھونک دیتے ہیں [illegible] گھر آگ کی صورت!
عمل اُن راست بازوں کا شعلۂ زیست ہے عنقا!
حریفوں کو ہڑپ کرتے ہیں کالے ناگ کی صورت!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سری کنٹھ عرف سید مول

کشمیر میں آپ سے پہلے کئی سادھو اور آچاریہ بھی گذرے ہیں۔ وہ سنسکرت زبان کے سکالر تھے۔ مثلاً ابھنو اچاریہ۔ وسوگپت۔ ابھنو گپت۔ شنکر اچاریہ وغیرہ۔ ان کے حالات سنسکرت و ہندی زبان میں پائے جاتے ہیں۔ مگر یہاں بیان کے لئے حالات سالہا سال کا قلمبند کرنا مطلوب ہے۔ جو عوام کی نظروں سے اوجھل پڑے ہیں۔

آپ سیدہ سری کنٹھ کے نام سے پکارے جاتے تھے۔ بعد میں بوجہ کشف باطنی آپ سید مول (سید صوبوں کا مالک) کے نام سے مشہور ہوگئے۔ گنپت یار میں آپ کے سوگزری پائے جاتے ہیں۔ آپ کا جنم استھان پدم پور (پانپور) تھا۔ اب بھی وہاں ایک بارہ بل (گھاٹ) سیدہ یار کے نام سے مشہور ہے۔ آپ سنسکرت لکھے پڑھے تھے۔ ایشور بھگتی کے بڑے دلدادہ تھے۔ لل ایشوری کے پتا کے کل پروہت تھے۔ اگرچہ آپ گرہستی تھے۔ لل ایشوری نے ایک شادی کے موقعہ پر اپنے کئی جنموں کی عجیب غریب کہانیاں سنائیں۔ آپ نے بڑی دلچسپی کے ساتھ ان کا ایسیرنج کیا۔ وہی آپ کے ترک دنیا کا باعث بنا۔ تب آپ دسترول (جنگل کا نام) کی طرف چل پڑے۔ وہاں کافی عرصہ تپسیا میں ونیت کیا۔ جب لل ایشوری بارہ برس کی ہوئی۔ تو آپ کے فرزند نے اس کی شادی سونہ پنڈت فرزند چندرہ پنڈت ساکن پانپور کے ساتھ ٹھہرائی۔ آپ د شنخبر سنتے۔ فوراً گھر لوٹ آئے۔ آپ کی موجودگی میں ان کا وواہ انجام پایا۔ کہا جاتا ہے مہاراجہ کشمیر اونتی ورمن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کے عہد حکومت میں ایک پنڈت واسہ گپت گذرا ہے جس نے یہاں شیو مت کی بنا ڈالی ہے۔ آپ کا خاندان ان کی سیوکوں میں سے چلا آیا ہے۔ کچھ عرصہ بعد للّہ ایشوری نے آپ سے اپدیش لیا۔ مگر راز دان دوگھانتھ مندر سری نگر آپ کے خاندان میں سے رہ گیا ہے۔

للیشوری — للہ عارفہ

آپ کا اصلی جنم نام معلوم نہیں ۱۳۳۵ء میں بمقام پاندریٹھن دسمبر (؟) میں آپ کا جنم ہوا ہے۔ آپ کے پتا کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ ۱۲ برس کی آیو میں آپ کی شادی پانپور کے سوم پنڈت کے ساتھ قرار پائی۔ وہاں آپ کا نام پدماوتی رکھا تھا۔ آپ کے سسر نے دو شادیاں رچائی تھیں۔ قدرت کا کھیل آپ کی سوتیلی ساس طرح طرح کی پاداش کے اسباب بہم پہنچانے لگی۔ بلکہ وہ اب مرد و میاں بیوی کے گرہستی معاملات میں نفاق ڈالنے میں بھی کامیاب ہوئی تھی آپ بے اولاد رہیں۔ علاوہ اس کے وہ آپ کے بھوجن پاتر میں ایک گول پتھر جیسے کنبڑی میں کا ٹکڑا الٹ کر رکھا کرتی تھیں۔ تاکہ بھات ابھرا ہوا معلوم ہو۔ اس طرح سے تقریباً بارہ برس کا عرصہ گذرا۔ مگر آپ کی زبان سے شکایت کیا اف تک نہ نکلا۔ یہی آپ کی کمال ریاضت کا ثبوت ہے۔ دنیاوی کاروبار میں ذرا بھی ہچکچاہٹ نہ آنے دی۔ نہایت صبر و قناعت و شانتی کے ساتھ مصیبت کے ایام گذارتی رہی۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ آپ کے سسر کو نئے مکان میں پرویش کرنے کا اوسر آن پہنچا۔ حسب دستور سسر کی قربانی کا رسم پیش آیا۔ کسی ہمسایہ عورت نے آپ سے

مزاج پرسی کے بعد کہا کہ آج تو بڑی بشاش بشاش معلوم ہوتی ہے
کیوں نہ ہو؟ شام کو ضیافت تناول کرنی ہے۔ آپ کا حال تو بھگوان
ہی جانتا تھا۔ آپ کے مکھ سے یہ فقرہ بلے تحاشا نکلا۔ "ہنڈ مارتن
نہ کیاہ۔ نوشہ نلوٹ دیتھر، ڈلنہ زانہہ" مطلب بھیڑ کی قربانی کی
گئی شان کی ضیافت ہی کیوں نہ ہو۔ میرے بھوجن پاتر میں پتھر ہی ہوگا
بہو سن کر ششدر رہ گئی۔ اتفاقاً یہ فقرہ کہیں آپ کے سسر نے سن
لیا۔ اُسے حیرانی کی حد نہ رہی۔ دل میں اس کی تصدیق کا ارادہ کیا۔ جب
آپ شام کو روٹی کھانے بیٹھی۔ تو آپ کا سسر جھٹ برتن دیکھنے آیا
سچ مچ آپ کا کلام سچ پایا۔ وہ اپنی بہو پر سخت ناراض ہو گیا۔
اُسے بہت لعنت ملامت کی۔ مگر اب کیا ہو سکتا تھا۔ بعد میں کیا
ہوا۔ وہ آپ کو دیگر قسم کی تکالیف پہنچانے کی کھوج میں لگی۔ اب سے
آپ کا ماحول دیگر گوں ہو گیا۔ مگر آپ نے صبر و سنتوش کا دامن نہ چھوڑا

دوسرا واقعہ: چونکہ آپ کا دل دنیاوی عیش و عشرت سے منہ موڑ
چکا تھا۔ آپ کا من گوتم بدھ کا سا بنا تھا۔ گھر کی مصروفیات
کی وجہ سے نت نیم انجام دینے میں بادا پڑتی تھی۔ اس وجہ سے
آپ ہر صبح سویرے وتستا پار کر کے ایک بجر شمشان پر جا کر عبادت
میں مشغول رہتی تھیں۔ پل نہ ہونے کے کارن آپ پانی کے اوپر سے چل
جاتی تھیں۔ آپ کا پاؤں پانی تک نہ چھوتا تھا۔ گھر والوں کو اس کا کچھ
علم نہ تھا۔ اس طرح سے کئی برس گزر گئے۔ کچھ سمے کے بعد آپ کی
ساس کو پتہ چلا۔ تو اس نے آپ کے پتی دیو کو بشکل سی۔ آئی۔ ڈی
روانہ کیا۔ جب یہ کیفیت ان پر آشکارا ہوئی۔ تو وہ نہایت حیران ہوئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دل میں غلطاں پیچاں رہا۔ حسب معمول آپ وقت پر واپس گھر
لوٹ آئیں۔ تو سر پر پانی کا گھڑا لایا۔ گھر پہنچکر نئی ڈبونے کے ارادہ
سے گھڑے پر زور کی لاٹھی ماری۔ گھڑا اچٹ ٹوٹ پڑا۔ مگر پانی جوں کا
جوں کا توں رہا۔ آپ نے اس روحانی طاقت کو آپ کی ساس اور نئی
دیلو ڈائن تصور کر بیٹھے۔ آپ نے اس پانی سے گھر کے سارے برتن بھر
دیئے۔ پانی پھر موجود۔ آخر اس پانی کو گھر کے متصل ایک کھڈ میں پھینک
دیا۔ تو وہاں پانی کا ایک سرد چشمہ بن گیا۔ لوگ بعد میں اسے تل ناگ
کہنے لگے۔ اس وقت تک یہ ناگ پانپور کی بستی میں واقع ہے۔ اس
کے گرد مکانات اہل ہنود اور اہل اسلام موجود ہیں۔ اس کا گھیر تقریباً
ایک فرلانگ ہے۔ اس ناگ کا نہ کہیں منبع ہے نہ دہانہ۔ پانی بند ہے
تعجب یہ ہے کہ گرمیوں میں اس کا پانی خشک نہیں ہوتا ہے
پانی میں کسی قسم کی بو نہیں اور ٹھنڈا ہے۔ جبھی سائنسدان اور
جغرافیہ دان انگشت بدنداں ہیں۔ گذشتہ سال راقم نے اس کا
درشن کیا ہے۔ سبھی ہندو مسلمان اس کو احترام کی نظر سے دیکھتے
ہیں۔ کوئی شخص یہاں پر کپڑے دھونے یا نہانے کی جرأت نہیں کر
سکتا ہے۔ یہ آپ کی روحانی عظمت کا ایک ادنےٰ کرشمہ ہے۔
مگر افسوس اس بات کا ہے کہ حکمران کیا سکھ ہندو جگت، کو اس کی مرمت
یا دیوار بندی کرنے کی توفیق نہیں ہوئی ہے۔ سالکان کشمیر یہاں درشن
کے لئے آتے رہتے ہیں۔ اس زمانے میں ہمارے ہاں عورتوں میں
چرخہ کاتنے کا عام رواج تھا۔ آپ بھی حسب معمول سوت کاتتی
رہی۔ مگر آپ کی ساس بوجہ دل کی جلن آپ کی باریک کتائی پر بھی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

موٹا آنسو کرتی تھی۔ اکثر جل کنٹھی مستانی رہتی تھی کہ بے حرمتی بھی کرنے لگتی۔ پھر کیا ہوا؟ آپ نے تمام کاتا ہوا سوت جمع کرکے ایک ٹوکرے میں اٹھایا اور دوسرے شہر لیا جو کہ پانپور کے نزدیک موجود ہے پھینک ڈالا۔ تھوڑے سے عرصے کے بعد اسی پانی میں سے پدم (کنول) کے خوشنما پھول نکل آئے۔ اُس وقت سے وہاں کنول کے پھول اور اور لمبا گھاس پیدا ہوتا ہے۔ بھگت لوگ دیکھنے آتے ہیں۔ آپ ہماری دیش کے لئے خاص کر استری جاتی (والی مستورات) کے لئے انمول گیان آموز اسباق چھوڑ گئیں۔ مگر افسوس ہماری استری جاتی ان پر کاربند نہ رہیں۔ اسی کارن وہ آفات سماوی کے طرح طرح کے روگوں کے شکار بنتی رہتی ہیں۔ آجکل فیشن پرستی کے گوناگوں گل کھلتے نظر آتے ہیں مگر ان کی اس فیشن پرستی وغیرہ کی روک تھام نہ کرنے کی ذمہ داری ان کی والدین اور پتی دیوؤں پر عائد ہوتی ہے۔ آپ کے اور بھی حالات زندگی جو ملک کی نظروں سے اوجھل ہیں۔ تلاش کرنے پر مہیا نہ ہوسکے۔ چونکہ آپ کے سسرال کا ماحول ناقابل برداشت بڑھتا گیا اور صبر و سنتوش کا پیالہ بھی لبریز ہوچکا تھا۔ آپ کا دل اندر اور باہر عشق حقیقی میں مستغرق ہو رہا تھا۔ عرفانی آگ کے شعلے بھڑکنے لگے۔ پھر کیا ہوا؟ آپ نے اپنے بدن کے کپڑے پھاڑ دیئے۔ سر کے بالوں کو پریشان کرکے عریاں ہو کر مستانہ وار گھومنے لگی۔ چند سجنوں کی اعتراض پر آپ نے دنیا کی خاطر یعنی سی پیٹی بنا کر آویزاں رکھ چھوڑی۔ آپ مجذوب کامل بن چکی تھی۔ عام لوگ آپ کو "للا مجی" (پاگل)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کے نام سے پکارنے لگے۔ مگر اہل دل اور عارف لوگ آپ کی
معنوی روحانیت کو جانتے تھے۔ وہ بڑے احترام سے للہ عارفہ
یعنی للہ یشوری کے نام سے پکارنے لگے۔ آپ کلام وحدت کا پوچھاڑ
برسانے لگی۔ اس وقت اگر کسی کسی شوقین یا دوست خدا نے اس انمول
کلام کو جہاں کہیں سن پایا۔ تحریر میں لایا ہے۔ مگر سارے کلام کو کون
بالترتیب زیر قلم لا سکتا تھا؟ جتنا بھی پایا۔ وہی آجکل لوگوں کی زبان زد
ہے۔ جبکہ کئی مہا پرشوں نے اپنی سمجھ کے انوسار ترجمہ بھی کیا ہے۔ آپ
کا کلام کیا ہے؟ صوفیوں اور ایشور بھگتوں کے لئے کوہ نور ہے۔
آب حیات اور ویراگ سے بھرپور ہے۔ دنیا پرست لوگوں کی فہم
و فراست سے دور ہے۔ اس میں طالبان حق کی رہنمائی مقصود ہے۔
راقم مفصل لکھنے سے پر قصور ہے۔ آپ کی آتم شکتی اور صبر و استقلال عدیم
المثال ہے۔ افسوس کا مقام ہے کہ آپ کا جیون چرتر آج تک کسی کو قلمبند
کرنے کی توفیق نہیں ہوئی ہے۔ آپ کا کلام مع ترجمہ جزوی طور پر جن ذیلی
اصحاب نے اپنا قیمتی وقت اور دھن خرچ کر کے قلمبند کیا ہوا ہے مصنف
ان کا تہ دل سے شکریہ کرنا فرض سمجھتا ہے۔

(۱) ایک غیر ملکی انگریز جارج گرلسن نے ۱۰۷ اشعار کا ترجمہ انگریزی میں کیا ہے
(۲) دوسرے غیر ملکی انگریز نامی ڈاکٹر لائینل ڈبارنٹ نے کچھ اشعار کا
انگریزی پوئیٹری میں ترجمہ کیا ہے۔
(۳) سوامی باسکر رازدان سری نگر نے ۱۶۰ اشعار کا سنسکرت زبان میں
ترجمہ کیا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ترجمہ کیا ہے۔

(۴) پنڈت لچھمن کاک بھگت نے آج سے ۳۸ سال پہلے ۱۰۰ اشعار کا ترجمہ سنسکرت میں کیا ہے۔

(۵) پنڈت سرواننددچرانجی بی۔ اے بی۔ ٹی ٹیچر نے تقریباً ۲۰۰ اشعار کا ۲۰۰۰ بکرمی بامداد پنڈت آفتاب کول وانچو ٹیچر اردو۔ ہندی اور انگریزی میں مختصر سا ترجمہ کیا ہے۔ ماسٹر صاحب مذکورہ نے کافی محنت اور دھن خرچ کرکے اپنی عقیدت اور سردھا کا ثبوت دیا ہے۔

(۶) پنڈت آنند کول بامزئی سابقہ پریزیڈنٹ میونسپلٹی نے بھی جزوی طور کلام کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے۔

(۷) سنہ ۱۹۶۰ء میں پنڈت گوپی ناتھ کرالہ کھوڈ نے بھی کافی کاوشوں کے بعد تقریباً ۱۲۰۰ اشعار کا اردو میں مفصل ترجمہ کیا ہے۔

(۸) سنہ ۱۹۶۱ء میں پنڈت رام جو ملہ پیر باغ نے کچھ جزوی کلام کو ایک کتابچہ کی صورت میں شایع کیا ہے۔ تقریباً ایک سال سے اب سرواننند صاحب بھی اس جہان سے رخصت ہو گئے ہیں۔ آپ کا ترجمہ اب بازار سے نایاب ہو چکا ہے۔ صرف گوپی ناتھ رینہ کا نیا ایڈیشن دستیاب ہوتا ہے۔ آپ کا کلام مذہبی رنگت سے بالاتر ہے آپ کی روحانی عظمت کے سامنے تمام سالکان کشمیر کا سر تسلیم خم ہے۔ آپ کا کلام نہ صرف بھارت کے علاوہ ممالک یورپ میں احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ آپ نے کشمیر میں بھائی چارہ کی مثال قائم کی ہے۔ آپ ہندو مت کے سچے معتقد تھے۔ آپ کے معجزات اور کمالات بے شمار ہیں۔ اس کتابچہ میں ان کا مفصل قلمبند کرنا بلحاظ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وقت اور دھن کے باعث طوالت ہے ۔ پھر بھی سنگتوں اور طالبان حق کے شردھا بڑھانے کی خاطر چند ایک حوالہ قلم کرنا فرض سمجھتے ہیں ۔

معجزات : ۔ ۱۳۷۷ء میں جب شیخ نورالدینؒ ولی کا جنم ہوا تو اس نے دودھ پینا چھوڑ دیا ۔ ماں باپ کی کوشش بے کار ثابت ہوئی ۔ آپ نے جب یہ ماجرا سن پایا ۔ تو ان کے پاس آئیں ۔ یہ دو بین لفظان کے کان میں کہہ سنائے ۔ "ینہ چھوکنہ منده چھان نہ چنہ چھک منده چھان ۔" یہ قصہ کشمیریوں کی زبان زد ہے ۔ مطلب صاف ہے کہ جنم لینے میں شرمائے نہیں ۔ تو دودھ پینے میں کیوں شرماتے ہو ۔ وہ یہ فقرہ سن کر دودھ پینے لگے ۔ ان کے والدین اور دیگر سب خوش ہو گئے ۔ ناظرین خیال کریں کہ للیشوری کی گیان درشٹی کس قدر اونچی تھی ۔ ساتھ ہی یہ بھی خیال کریں کہ شیخ صاحب بھی تو آپ کے ہمراز تھے ۔ دونوں میں قدرتی راز مضمر تھا ۔ آگے چل کر جب شیخ نورالدینؒ بالغ ہو گئے اور ان کے مرید بھی ہو گئے ۔ ایک دفعہ درویشوں کی مجلس ہوئی جس میں شیخ نورالدینؒ اور بابا نصرالدینؒ تھے اور آپ نے بھی شمولیت کی سب نے اپنا کلام حسب ذیل پیش کیا :۔

۱ **بابا نصرالدینؒ :** سریس ہیو نہ پرکاش کنے
گنگہ ہیو نہ تیرتھ کانہہ
بالیس ہیو نہ باندھو کنے ۔ درنہ ہیو سکھ نہ کانہہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۲ شیخ نورالدینؒ :- اچھن ہیو نہ پرکاش گژھے
کوٗٹھن ہیو نہ تیر تخفہ نہ کانہہ
جندس ہیو نہ باندھو گژھے ۔ کھٹنہ ہیو سکھ نہ کانہہ

۳ للیشوری :- نیس ہیو نہ پرکاش کتنے
نیس ہیو نہ تیر تخفہ کانہہ
دنیس ہیو نہ باندھو گژھے ۔ نیس ہیو سکھ نہ کانہہ

آپ کے الفاظ کا مفہوم جان کر مجلس درویشاں دھنگ رہ گئی آپ کی روحانی عظمت کو دیکھ کر سب نے سر تسلیم خم کیا :

شاہ ہمدان سے ملاقات

(۴) سید علی ہمدانیؒ (شاہ ہمدانؒ) ۱۳۷۹ء میں کشمیر آئے ۔ یہ کامل درویش تصور کئے جاتے تھے ۔ یہاں آکر اسلامی مقدمات کا جائزہ لینے لگے ۔ تو اتفاقاً ان کا مقام قاسپور آپ سے دوچار ہوا ۔ کہا جاتا ہے کہ جونہی آپ نے ان کو آتے دیکھا ۔ تو آپ بولی "کہ ایک مرد خدا آتا ہے" چونکہ آپ عریاں صورت میں گھوم رہی تھیں اس حالت میں ملاقات کرنا مناسب نہ سمجھا ۔ اس لئے آپ دوڑ کر ایک دوکاندار کے تیل کے مٹکے میں گھسنے کی کوشش کی مگر دوکاندار نے جھڑک دیا ۔ تو آپ ایک نانوائی کے گرم تنور میں کود پڑی ۔ نانوائی نے خوف کے مارے تنور پر ڈھکنا رکھ دیا ۔ تاکہ راز چھپا رہے ۔ اتنے میں شاہ ہمدانؒ نانوائی کے دوکان کے پاس آ پہنچا ۔ اور انہوں نے نانوائی سے ان کی پوچھ تاچھ کی کہ :-

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہندو عورت آپ نے کہاں دیکھی؟ وہ ڈر کے مارے کچھ بول نہ سکا۔ سر نیچے کیا۔ آخر ہمدانیؒ صاحب نے اس تنور کا ڈھکنا اٹھایا تو آپ سادگیؒ لباس میں باہر نکل آئے۔ پھر ان کے ساتھ کلام کرنے لگے۔ ہمدانیؒ صاحب آپ کی اس کمال روحانی عظمت کو دیکھ محظوظ ہوئے۔ آپ کی سراہنا کی۔ کہتے ہیں کہ شاہ ہمدانؒ تیمور شاہ کے ہفت جوشی گھوڑے پر باہر سے آئے تھے۔

(نوٹ) تیمور شاہ ایران کا ایک بادشاہ گزرا ہے وہ بچپن میں ہی یتیم ہوئے اور کسی آہنگر کے پاس نوکر ہوئے۔ قصہ مختصر انہیں نجومیوں نے پیشین گوئی کی کہ پیدا ہوئی تھی کہ انہیں بادشاہی ملی۔ وہ رات کو بھیس بدل کر رعایا کی حالات کا جائزہ لینے لگے۔ ایک سید کی دروغگوئی پر ناراض ہوئے کہ اس نے ایک ہفت جوشی دھات کا آگ جیسا گرم گھوڑا تیار کروایا اور پہلے اسی سید کو اس پر چڑھنے کو کہا کہ اگر تم سچے سید ہو تو چلا سکتے ہو۔ مگر وہ ایسا نہ کر سکا۔ اسی طرح سینکڑوں سید ناکامیاب ہوئے اور لقمہ اجل ہو گئے۔ صرف ان میں سے شاہ ہمدانؒ ہی اسے چلا سکے۔ اور وہی عارف حقیقی ثابت ہوئے۔

دوسری ملاقات

ایک اور دفعہ کا واقعہ ہے مگر چونکہ شیخ نورالدینؒ آپ کی ہمراز اور ہم عصر بھی تھے

ایک دوسری مجلس جو کہ سالکان کی منعقد ہوئی جس میں سید مول سے شاہ ہمدانؒ۔ نورالدینؒ۔ للیشوری وغیرہ شامل ہوئے۔ آپس میں عارفانہ کلام شروع ہوا۔ دوران کلام میں شاہ ہمدانؒ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آپ سے مخاطب ہو کر بولے کہ آپ کچھ روحانی چمتکار دکھائیں تو آپ نے جواب دیا کہ پہلے آپ کا (ہمدانی صاحب کا) دیکھنا چاہتے ہیں۔ خیر۔ ہمدانی صاحب نے ایک ہانڈی چاول و پانی سے بھر کر اپنے سر پر رکھدی۔ ہانڈی کا پانی اُبلنے لگا۔ تو آپ نے کہا بس۔ چونکہ ساری جماعت نیوداری کشتی پیر کو لگی تھی۔ پھر کیا ہوا۔ آپ نے اپنا ایک ہاتھ دریا کے دکھنا میں ڈال دیا۔ تو سارا پانی اُبلنے لگا۔ اہل مجلس ششدر رہ گئی۔ آپ کی عظمت کو سراہا۔ مگر افسوس اس بات کا ہے کہ آپ کا کوئی استفار بطور یادگار زیر تحریر نہیں آیا ہے۔ بجز للہ نزاگ کے اور کچھ نہیں۔ اگرچہ آپ پہلے درجے کی شاعری تھے نمونہ ذیل میں درج ہے:-

نمونۂ کلام (واکھ)

آپ کا کلام ذریں کشمیری زبان اور سنسکرت دونوں سے مل کر ہے۔

(۱) اُومی اکُلی اچھر پورتھم - سوی ہا مالہ ردٹھم وندس منبز
سوی ہا مالہ کنہ تھچھ گوم تہ چھدوم - آسس سالس نہ منبر پچھن

مطلب میں نے ایک شبد (لفظ) اوم پڑھا۔ اس کو دل میں بھر لیا یعنی دل وُچھی پتھر پراگندہ کیا جس کی برکت سے میرا اکھڈ ڈپی شریر سونے میں تبدیل ہو گیا۔

(۲) اُومی آدستھے اومی شرحہ - اومی چھر ادُم مینز بالنا ۔ !
اسنت تراوِہ نہتی باسیم - تمی پیٹھ دھم پرم ستھان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مطلب :- اوم ہی سب کا منتدا ہے۔ میں نے اس پر وچار کیا۔ وہی
اپنا آدھار بنایا۔ اس جھوٹے اور سخفر سمسار کو چھوڑ کر مجھے سچائی
محسوس ہوئی اور یہی پرمیشور ملنے کا باعث بنا۔

۳ کھینت نہ مودی۔ نہ کھینت نہ مودی۔ اوہ زن گنڈ نک کرد ھی نار
یم ہو مالہ ہندہ نہ اوبل ہاکس سپدہ ودی۔ تم ہو مالہ ادہ مودی ذاہنہ

۴ گورن دپنم کونی وچن۔ نبرہ دوپنم اندر اچن
سوی مہ للہ گوم واکھ نہ وچن۔ توی ہیوتم ننگے نچن

۵ نفسی میون چھوی مہ شونتوی۔ ام ہینت مو نگم کرہ گرہ بل
مجبہ منزہ ساسہ منزہ اکھ الوسنی۔ ننہ ہتسنم ساری تل

۶ چالن چھ مالہ وزملہ نہ ترٹے۔ چالن چھ ممند شین گٹے کار
چالن چھ ہنن پان کڈن گرٹے۔ ننہ مال سنتوش دانہ پانے

۷ ژوس دود تے داوس سکرے۔ سکرے کرکھ نہ مرکھ نہ زانہ
سکرے نے کرکھ آم ڈام کرکھ۔ ٹری دود نہ بلکٹ نہ زانہ
دہیچہ لرے وارہ برنزہ دیرم۔ پیالہ چوڑ دودھ نہ دنیو سش ہم
ہرد بچہ کو بٹرہ اندر گوندم۔ اوم لے چوکہ بہ تو لمس یم
ہنو چھوی نشہ نشہ دوزان۔ موذان ہند و نہ مسلمان
ترک ہے چھک نہ پان پرزان۔ سوی چھے صاحب سنت ذانی لان
ہاچنہ کوہ چھپوی لو گمنت پر پس۔ کوہ گوی اپزس پز لوگ بروٹ
وشے بوز دش کرنگ پیہ ہرش۔ بنہ گڑھنہ زنہ مرتس کرد ٹھٹ

آپ کا تاریخ دیہانت معلوم نہ ہو سکا۔ کہا جاتا ہے۔ یہ آرتھی مرگھت

۱۔ اپنے دھرم سے پتیت ہونا گناہ ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پر پہونچائی گئی۔ تو وہاں بجز کفن اور تختہ کے کچھ نہ پایا۔ آپ ابھی شریر میں بیکنٹھ کو پدھاری ہے۔

ہے تیری ذات کو ہو میرا صد پرنام۔ نمسکار ہا دست بستہ بشاد

مادھو جو در صفاکدل

آپ سری کنٹھ کے فرزند تھے۔ اس کے ہاں دو اور فرزند راجہ پنڈت در جھش نہر پنڈت ور تھے ان میں آپ کا دل ایشور بندگی کی طرف زیادہ مائل تھا۔ آپ ہر روز چکر ایشور (ہاری پربت) کی پرکرما کو جایا کرتے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ کی عبادت بارگاہ الٰہی میں قبول ہوئی۔ کہ جگت امبا کے درشن فیض سے منور ہوئے۔ حکم ہوا کہ اپنی دلی مراد ظاہر کر۔ آپ تعظیم بجا لا کر دست بستہ یوں پرارتھنا کرنے لگے۔

۱۔ اے جگت جننی تو ہے ماتا بھوانی ۔۔ اگر مجھ پر تیری ہے مہربانی
۲۔ میری دختر تو ہو اب آشکارا ۔۔ کھلے کا میرے دل کا باغ سارا

بہر حال آپ کی پرارتھنا قبول ہوئی۔ اسی سال ماہ جیٹھ سنہ ۱۶۸۱ بکرمی میں آپ کے ہاں ایک دختر نیک اختر جلوہ آرا ہوئی۔ آپ کے گھر شادیانے بجنے لگے۔ آپ نے ان کا شبھ نام روپ بھوانی رکھا۔ وہ روز بروز چاند کی طرح بڑھنے لگی۔ بڑے ناز و نعمت سے ان کی پرورش ہوتی رہی۔ [illegible] بچپن سے ہی [illegible] دھیان کرتی رہتی۔ آپ [illegible] اور [illegible] ہوتا گیا۔ آپ کے ہاں لال پنڈت در ایک فرزند تھا۔ جن کی نسل [illegible] صاحبی در کے نام سے ابتک چلی آرہی ہے۔ آپ کے چچیرے بھائیوں کے اولاد بھی موجود ہیں۔ ان دنوں صغر سنی میں شادی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کا نام دوارکا تھا۔ تو آپ نے بھی اپنی سپتری کا شوبھ وواہ جیہ کمل میں ایک نہال نوجوان ہیرانند بیرو کے ساتھ رچایا۔ چند سال شادی کے بعد اس نے گرہست تیاگ دیا۔ اور تپسیا شروع کی۔

لدیہ چھوانی المعروف
الکہ صاحبہ

آپ پنڈت مادو جو در کی سپتری تھی۔ آپ کی ماتا کا نام سیمنتا دیوی تھا۔ آپ کا دل شروع سے ~~ہی~~ ~~[illegible]~~ گوتم بدھ کی طرح سوئے وچار میں رہا کرتا تھا۔ اگرچہ پتا جی نے دھوم دھام سے آپ کا وواہ رچایا تھا۔ مگر آپ کے عارفانہ خیالات میں کوئی پرورتن نہیں آیا۔ ایسے حالات میں آپ نے بھی سسرال میں دستور العمل عبادات انجام دینے میں کوئی ہچکچاہٹ آنے نہ دی۔ ایک دفعہ سسرال میں دیگ جگیہ رچایا گیا۔ آپ کے کل پروہت کو بوجہ کم عمری کے وہاں ہنسی اڑائی گئی۔ جس سے وہ برداشت نہ کر سکا۔ اور شرم کے مارے بھوجن کرنے کے بغیر ہی کھسکنے لگے۔ نصیبے قسمت کہ آپ سے دوچار ہو گیا۔ تو آپ نے اُن سے پرارتھنا کی کہ بھوجن کئے بغیر جانا اُچت نہیں۔ بلکہ انہیں تلقین کی کہ آپ ذرا تھکے معلوم ہوتے ہیں۔ دریا سے نہا کر آئیں۔ بہرحال انہوں نے آپ کا کہا مانا۔ جب وہ نہا کر آئے۔ تو آپ نے ایک درشٹی سے دیکھا۔ تو وہ ایک ودوان پنڈت کی صورت اختیار کر گئے۔ اور ان سے تعظیم بجا لایا۔ پھر سب برہمن بھوجن کرنے بیٹھ گئے۔ تو انہوں نے ایسی کوتیا سنائی جس سے اہل مجلس دنگ رہ گئی۔ اس قسم کی نکتہ دانی سے آپ کی ساس کو جلن پیدا ہو گئی۔ اور آپ کو طرح طرح کی تکلیف

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بہم پہونچانے کا سامان مہیا کرتی رہی۔ بلکہ آپ کے پتی دیو کو بھی آپ سے بدظن کیا۔ افسوس وہ آپ کی پارسا طبیعت اور معصومیت کو پہچان نہ سکی۔ بلکہ آپ کو ڈائن تصور کرنے لگی۔ گو آپ کا وہ کچھ بگاڑ نہ سکی مگر آپ کا ماحول بگاڑنے میں کامیاب ہوئی۔ اس کے علاوہ آپ نے کئی معجزات کا انکشاف کیا۔ ویسے انوکھے چمتکار دکھائے، جو سادھارن منشوں کی طاقتوں سے باہر ہیں۔ آپ کی ساس کی بدولت جب تمام خاندان کے ممبران آپ کو شک کی نظروں سے دیکھنے لگے۔ تو آپ کے دل میں ناراضگی کا پیدا ہونا ایک یقینی امر ہے۔ پھر آپ اپنے پتاجی کے گھر لوٹ آئی۔ اور انہیں سارا ماجرا کہہ سنایا۔ پتاجی تو آپ کی حقیقت سے پہلے ہی واقف تھے۔ تو آپ نے ان کو ترک دنیا کا بھی اشارہ کیا۔ اور ان سے اپدیش لیا۔ گھر میں تپسیا شروع کی۔ جب وہاں بھی کئی رکاوٹیں پیش آئیں۔ تو اوتن منہ گام میں آشرم بنایا۔ وہاں پتاجی نے لنگر وغیرہ کا انتظام کر کے دکھا۔ مگر آپ نے انکار کیا۔ وہاں صرف قدرے دودھ پر گذارہ کرنے لگی۔ یہاں سے پھر آپ لعل چند منگام کے ہاں ٹھہری۔ جو بہت عرصہ سے اللنی کرتا رہتا تھا۔ بلکہ وہ گائے بھی اسی کی تھی۔ جس کا وہ دودھ پیتی تھی۔ ان کے ہاں کچھ عرصہ ٹھہر کر پھر نالہ سندھ پر قیام کرنا منظور فرمایا۔ یہاں بھی آپ نے کئی ایسے معجزات دکھائے جو منش جاتی کسے بالاتر تھے۔ ایک دفعہ منگام میں آگ نمودار ہوئی۔ سارا گاؤں مع کئی چاریا آگ کی لپیٹ میں آگئے۔ لال چند آپ کی شرن میں آیا اور گریہ وزاری کی۔ کیونکہ اس کو آپ کے کمال کا نشچے تھا۔ تو آپ نے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

فرمایا۔ کہ ذرا باہر تو دیکھو۔ تو اس نے جب باہر دیکھا۔ تو کہیں آگ کا نام و نشان نہ تھا۔ بہت شاد ہو گیا۔ سارا گاؤں صحیح سلامت پایا۔ آپ کی دعا نے بستی کو سراہا۔ اس طرح سے ایک دفعہ اس کے ہاں بہت سی شوربہ دار تلی مچھلیاں تیار کی گئی تھیں۔ حالانکہ پہلے ممانعت ہوئی تھی۔ اس کی بیوی نے انہیں کہیں چھپا کر رکھ دی تھیں۔ جب پوجا کا سمے آیا۔ تو وہ نیچے لانے گئی۔ تو کیا دیکھا کہ ساری مچھلیاں زندہ ہو کر دیوار پر چڑھ رہی تھیں۔ یہ کیفیت دیکھ کر وہ گھبرا کر بے ہوش ہوئی اور قریب المرگ ہو گئی۔ جب لال چند کو یہ بات معلوم ہوئی۔ تو شرمندہ ہوا۔ اور آپ سے پرارتھنا کی کہ مہاراج مجھے دیا بخشیئے۔ آپ نے جواب دیا کہ حکم نہ ماننے والا مجرم قرار دیا جاتا ہے۔ مجرم کا علاج سزا ہے۔ تو دیا کی بھکشا سے آئی۔ بھگوان بھگت کی سنتے ہیں۔ آخر آپ کی مہربانی سے وہ پھر صحت یاب ہو گئی۔ اور ان مچھلیوں کو دریا سندھ میں ڈالنے کی ہدایت ہوئی۔

۳ یہاں نالہ سندھ پر آپ کے آشرم کے ساتھ ایک نیم جلی چنار کی شاخ بر سینہ خود لعب کی رحمتیں دنوں کے اندر وہ سرسبز ہو گئی۔ اور پھلنے پھولنے لگی۔ اس وقت وہ ایک بڑا شاندار چنار دکھائی دیتا ہے۔ یہ آپ کی یادگار دلاتا ہے۔ وہاں ایک دو منزلہ اور چھوٹا سا مندر نما آشرم موجود ہے۔ اہل معتقداں سالانہ یگیہ رچاتے ہیں۔ راقم نے بھی کئی بار درشن کیا ہے۔ اور مرمت استوار کر دی ہے۔ یہ تجویز ٹرسٹ کمیٹی نے کی۔ وہی اس کا مرمت کر رہی ہے۔ اب یہ زیر انتظام ٹرسٹ الگ صاحب ہے۔ آپ نے یہاں ساڑھے بارہ سال گذارے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پھر لار میں آشرم جانا منظور فرمایا۔ یہاں کے سجن آپ کی صحبت تیاگ دینے سے فیض یاب ہوئے۔ جب لار میں براجمان ہوئے۔ تو سجن لوگ سری نگر اور دیگر اطراف سے درشن کرنے کو آنے لگے۔ اور اپنی مسرت کو پاکر آپ کی سراہنا کرتے تھے۔ وہی یہاں کی ایک بیوہ عورت جس دیدی آپ کی خالص سیوک بتلائی جاتی ہے۔ جو بعد میں عارف تصور ہونے لگی۔ غیر مذہب کے لوگ بھی آپ کا درویشانہ کلام سننے آتے تھے۔ سرکاری افسران بھی آنے لگے۔ ۔ خردار زمین آپ برائے لنگر حاصل ہوئی۔ اب کئی برسوں سے وہ زمین بھی محافظان دستخطوں نے اپنے نام منتقل کرائی ہے۔ یہ یادگار بھی جاتا رہا۔ یہاں جب قبائلی حملہ ہوا۔ ان محافظان کے مکانات چند شرپسندوں کے اشارے سے نذر آتش کرائے گئے۔ اور آپ کا دھرم شالہ بھی اب ناگفتہ بہ ہے۔ افسوس نہ مجاوران استھاپن اور نہ ممبران ٹرسٹ کو ابھی تک اس کی مرمت کرنے کی توفیق ہوئی۔ یہاں ایک شاہ صادق نامی درویش گذرا ہے۔ جو آپ کا ہمعصر ہے۔ اسی ہی سے ساتھ کلام اول کا ست سنگ ہوتا رہا۔ جب وہ کوئی پیر گرو و مرشد کے درشن دکھلانے کی باہم قرار داد ٹھہری۔ تو شاہ صاحب مذکورہ نے آپ کی عظمت کو تسلیم کرتے ہوئے آپ کی شاگردی اختیار کی۔ بعد ازاں وہ ایک کامل درویش ہوئے۔ یہ ایک طویل کلام اندراج سوانح حیات ہے۔ بہر حال جب قلندر نے آپ کا دیہانت سن پایا۔ تو آپ کی مدح اور تاریخ دیہانت پر کچھ اشعار تیار کیے ہیں۔ چونکہ حسب ذیل ہیں۔ قلندر ایک شاعر طبع درویش تھا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رباعی

ہوشم بہ نگاہے برد جانانہ چنیں باید
یک غمزۂ غمزہ بہم کرد میخانہ چنیں باید
بیرون و درون ہر سے شاہ صورت او پیدا
در حضرت کفرستاں بتخانہ چنیں باید

وفات

عالم ذات آں ملک دو ثار ے قالب عنصری خویش شکست کرد پرواز سوی عرش عظیم ۔ با دل شکیب میر رحمت پیوست یعنی ۱۳۴۳ھ ۱۲۸۱ ہجری اس مقام پر بھی ساڑھے بارہ سال گذارے ہیں۔ یہاں کے لوگ کیا مسلمان کیا ہندو بڑی عزت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ یہاں سے پھر آپ نے وانگو دہ میں آسن دھنا منظور فرمایا۔ چونکہ وہاں پانی آشرم سے دور تھا۔ اس لیے کنواں کھودنے کی آوشکتا ہوئی۔ آپ کی روحانی عظمت چاروں اور پھیل چکی تھی۔ ایک گاؤں کی عورت اپنے نوجوان اندھے بیٹے کو لیے عطائی بینائی کے حاضر خدمت ہوئی۔ بہت عاجزانہ التماس کرنے لگی۔ آپ کے مکھ سے یہ فقرہ نکلا کہ اگر تمہارا بیٹا کنواں کھود سکتا ہے۔ پانی کے نمود ہونے پر اس کی بینائی ظاہر ہوگی۔ آپ کا کہنا واکیہ اٹل تھا۔ القصہ اس نوجوان نے بڑے پریم اور شکتی سے کنواں کھودا۔ پانی کے ظاہر ہونے پر وہ دوڑ کر آپ سے عرض کرنے لگا کہ ماتا پانی آیا۔ اس کی حسرت کی حد نہ رہی۔ ایک چلو بھر پانی کے چھڑکنے سے اس کی دونوں آنکھیں منور ہو گئیں۔ وہ دونوں ماں بیٹے آپ کے قدموں پر جھک پڑے۔ اور ہمیشہ آپ کا دم بھرتے رہے۔ یہ خبر شہر و دیہات میں پھیل گئی۔ اور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لوگ جوق در جوق درشن کو آنے لگے۔ یہاں کئی سیوک تو تھے۔ ان کے علاوہ بھائی نے اپنے فرزند بالہ جو در کو بھی سیوک رکھ چھوڑا۔ وہ بھی بڑے پریم سے آپ کی سیوا انجام دینے لگا۔ جتنے کہ اس کا تعلیمی وقت گذر گیا۔ آپ کا بھائی تالہ جو اس خیال سے معہ چند کس آپ کی خدمت میں حاضر آیا۔ تاکہ فرزند کو یہاں سے گھر واپس لے جائے۔ آپ سے کوئی بات پوشیدہ نہ تھی۔ جب احوال پُرسی ہوئی۔ اور کھانا تناول بھی کر چکے تو آپ نے بالہ جو کے متعلق پہلے ہی تذکرہ چھیڑا کہ یہ بچہ بڑا ہوشیار سیوک تو ہے۔ مگر یہاں سکول یا مکتب نہ ہونے کے کارن واجبی تعلیم سے محروم ہی رہا۔ کبھی کبھی خود بھی مطالعہ کرتا رہتا ہے۔

(کھیشری) کران اوس گاہ رگاہ تعلیم پانسے ساہنول برونٹھ کنہ تہ ہیے تس امنی نے (حکم ابنیوری) وونُوس یہ مجلس — قلم کاغذ اشنہ، تس تھوک خالص۔

وریب اشنا وتستہ نیچ شری بھوانی — جِتنہ انہ دوان موراکہ دوانی

بدستِ خود قلم دِتنس بناوتنا — نِتھن نمہ سیت خوشخط کیا سجاوتنا

وچھیک مضمون بنبہ طرز رُدانی — نہ ڈیتنہ گیہ تماھن شادمانی

گرک اسنتہ بھوانی ہنز تمی آلن — دیا ساغر تدہ ، ورلاسہ بیچھ مہربان

بھوانی کر حکم بجا لیُیں ، بیک آن — تیمون فرزند بکلدی دُن چھپی جان

امس دون چھِے کرن بڈ نوکری لوز — یہ بچھ سوزن ہری پور تالعمت دوند

گرکھ نیچل حکم شری بھوانی — گرُس ہیٹھ ادہ گرن فرزند رعانی

ہری پور مہ سُرک پروز انتظار س — بلا تقصیہ ہنی سدھی تدہ کیار س

رتس سُپدِ ہس الگ صاحبِ دیاپور — صبار قشاد سوار او چھُن از دور۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بہ ہیٚنس بالہ درود توی ہیک آن - دلیرانہ دِتُن تعظیم تس جالن
بہ وقتک اوس پٹھان حاکم کشیر - ونان آس تس کمیٹرے عبد گورنر
و نیتہ لگ بالہ جو سٕی کُن بہ شفقت - بیٚن چھیم محلہ خانہ سے سٹاہ مِیٚتا
تمن سیٚت اہلکار چھیم وارہ فی لوز - ہ مکیٚنت خط چہ پزٕ چیک علم آموز
گچھک لکیٚمن بہ وانس ون ہری اپور - فکر چھیم نو کرُن دون لکیٚہ فی الفور
ونیتہ برونٹھی چھیٚنن لکیٚمت خط بام - بہ ہیٚنس حاکم کشیر لکھون نام
بہ ڈٕشت کیاہ سُہ حاکم جیر تس گو - دِپن تس کُن سٹاہ خوش گوس کن لکھو
دیِن تس کون ژہ مےٚ یانی نوکری کر - تیاوت منشی سپدتو افسر!

الغرض بالہ جو نے خط حاکم کے پیش خدمت رکھ دیا۔ وہ نہایت خوش ہوا۔ بالہ جو معمولی شخص نہ تھا۔ پانڈے الک صاحب نے علم مروجہ سے بہرہ ور کر دیا تھا۔ بلکہ وہ ایک عرصہ تک دو پشتہ نظم میں چکا تھا۔ اس خط کو بذریعہ ذیلدار علاقہ کے گورنر کے محل خانہ کے کیمپ افسر کے پاس بھجوا دیا پھر گورنر نے بالہ جو سے کہا۔ کیا تمہیں ہمارے پاس ملازمت کرنی منظور ہے۔

گورنر تنخواہ کیا مانگتے ہو؟

بالہ جو۔ جو حضور منظور سمجھیں۔ گورنر۔ سالانہ ایک لاکھ دینار۔ بالہ جو نے سر تسلیم خم کیا۔ پھر گورنر نے کہا۔ چلو میرے ساتھ سری نگر۔ دونوں صاحبان بسواری (اسپ) سری نگر وارد ہوئے۔ یہاں بالہ جو کو سرکاری خلعت (پوشاک) سے ملبس کیا اور میر منشی کا عہدہ عطا کیا۔ نیز تمام دفاتر کے نام حکم نافذ کیا۔ کہ آج سے تمام کاغذات بذریعہ پنڈت صاحب پیش کئے جائیں۔ خود آرام سے تخت پر بیٹھے۔ کچھ عرصہ کے بعد عبداللہ خان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اسلام نے پنڈت صاحب مذکور کی ٹرکامت کی مطلب یہ تھا کہ انہیں اپنی من مانی میں رکاوٹیں پیش آتی ہیں۔ مگر گورنر نے ایک نہ مانی۔ بلکہ جواب لکھا کہ اس شیخ کا رکن کا کام قابل تحسین ہے۔ ملک میں ہر قسم کی ترقی کی توقع ہے۔ بہرحال اس طرح سے ایک سال گذر گیا۔ حتےٰ کہ شہنشاہ دہلی کی نظر اس کے کاغذات پر پڑی۔ وہ اس کا دستخط اور لیاقت دیکھ کر فریفتہ ہو گیا۔ حکماً دہلی منگوایا۔ وہاں بالہ جو کو کشمیر سے دو چند تنخواہ مقرر ہوئی۔ اور ڈپٹی منسٹری کا عہدہ مل گیا۔ حکم ہوا کہ سارے کاغذات بعد ملاحظہ بالہ جو پیش ہوں وہاں تقریباً سات سال کام کرتے رہے۔ پھر بھی اس نے عارفانہ طرز کو ترک نہ دیا۔ وہاں سے براے کشائش باطنی ایک منظوم عریضہ آپ کے نام بھیجے دیگا۔ یہاں سے اس کا جواب بھی منظوم ہی ملا۔ دونوں کی نقل یہاں پر درج کی جاتی ہے۔ خط کیا تھے۔ عارفانہ کلام تھے:-

چٹھی بالہ جو در

عرض حالی سرگذشتہ لب شنید
لاعلاجم چارہ سازی کن فتوید
بو دسم از شگفتن در ایام شباب
دور شب مشغول فکر حور و خواب
در شنہ بودم ز الطاف کمال
بہرہ مند از دولت قرب وصال
قدر آں دولت بسے نشنا ختم
لیک فیض عام تو بد عویٰ اتحاد کج باختم

جواب ازطرف صاحب

دلی لپنید از عشق غم یار تو باد
در حریم قرب اہل دل یار تو باد
جوہریان ہیو ستہ اہل دل بتو
کام دلی با دا ہمہ حاصل بتو
گر بصورت دوری از ہجرم مثال
لیک در معنی بجا دادی وصال
ہیچ دوری نیست از من تا بتو
درمیان گر ہست منزلہا بتو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بالمہ جو

یافتم یار خیالش در زمن
وائی بر من جرم غفلت کردہ ام
بر سر تقصیر خدمت کردہ ام
چون چنین جرم زمن گشتہ ظہور
بر کنار افتادہ ام از دربارِ نور
چون سگ بد خوی دامن گیر شد
پس بپای من ز فتنم زنجیر شد
سگ بسگ لقمہ وفاداری کند
این سگ از خوردن جفا کاری کند
این سگ درندہ یاران الحذر
الحذر ای نیکان کردم جگر
در کشاکش ہای آن سگ دمبدم
صد دلاسہ کردہ رفتم یک قدم
بس بسوی رہ نہ بردم چند گام
دور ماندم زان در عالی مقام
صد بیابان دور ماندم زان جناب
خانۂ ہجران خود یار بس خراب
باز دوی از راہ غفلت تافتم
بر در رحمت سرائی یافتم

الکک صاحب

نور من سنگ ہر جا جلوہ گر
عام در حیوان و خاصان ہر بشر
نور پاکم در گرفت آفاق را
لیک داند ہر کہ شد مشتاق ما
رتبۂ مشتاق ما بالا تر است
ہر کہ شد مشتاق ما شہ کیمیا گر است
در حقیقت گشت از ما ظہور
اسم جسم و آنگ در روی ہر بشر
در حریمم نیست یار خود پرست
چون ما با ہمہ کسی کز خود برست
باش فرمان بخش شہر بیخودی
آشنا سے بردہ بجر بیخودی
خود فروشی باب ای یار از نیست
خود فروشان را درین دان سوز نیست
شیوۂ مردان حق بنود خودی
از خودی بگذر باو واصل شدی
بی نشان آمد نشان بیخودان
بیخودان ہستند دولا ونہ نگاہ
شاہ وقت و صاحب تاج و کلاہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جذبهٔ توفیق چون شد دستیار
یافتم پس بر در آن قلعه بار
قلعهٔ دیدم چو رفتم چند گام
بود در رفعت بسی عالی مقام
خواستم راه درون رفتن ہمے
تا بخلوتگاه او پے بردمے
جانب خود ناگہان دیدم دوان
از نگہبانان آن دہ پہلوان
ہر یکے در گریہ غم ہم شده
سد راه راه مسدودم شده
ہر یکے راہم بجائے می نمود
از عنایتہای دستگاہ نمود
ہر یکے دیدم علمبردار رہزنے
در رہ پندارم شد آہرمنے
بسکه با آنہا ندیدم کس قریب
از غریبی یافتم خود را نہیب
ناگہانم جذبہ اے خضر راه
از کشاکشہائے آنہا شد پناه
کوچه دیدم بسے تاریک و تنگ
باز نتوانند زدن وادی شلنگ
منتہی با درگاه سعادت رہبرے

بے خودان ہستند واں دستگاه
شاه وقت و صاحب تاج و کلاه
بیخودان خود مظہر ذات حق اند
بیخودان خود محو ذات مطلق اند
ہستی خود بین بود بار گران
خود فروشی ہست آزار جہان
بسکه از تاثیر الفت ہائے ما
در دلت اسرار عرفانہ کرده جا
در حقیقت ہرچه گفتم اے رفیق
یاد دادی بود از مشرب طریق
تا بود قائم مدار کائنات
تا بود قائم مدار کی ثبات
باشی از الطاف ہائے جان جان
کامران اے جہان و آنجہان
از سدا شد ادعا گوئی قدیم
کوست بر درگاه اخلاصت مقیم
صد دعا بادا بر احوالت شمول
زانکه مہیا شد دعائے او قبول
دستخط ملک صاحب از واسکره کشمیر

× × × × × × ×

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بالم جو

برسرآں کوچہ میکردم گذر
راہ کوچہ حریم خاص بود
راہنمائیش جذبۂ اخلاص بود
لیک راہ در خلوت خاصم کجاست
گر نمائی راہ آں خلوت بجا است
برسر آں کوچہ مستم خاکسار
تا بہ بینم نقش پائے آں نگار
زانکہ از دل بندہ آں درگہم
جز لطف بالک ای شعلہ دسیم
دیدہ ام من بسے اندراں ہند
لیک کمتر از مریداں تواند !
داشتم حد ادب چوں در نظر
عرض حال خود نمودم مختصر

از بالہ در - دہلی

پھر آپ نے چشمہ صاحبی پر ۱۲ سال تپسیا کی۔ روایت ہے کہ یہ مقام پہاڑ کی ڈھلوان پر واقع ہے۔ یہاں پانی کا نام و نشان نہ تھا۔ آپ نے بقدرت خود ایک خشکہ نما چشمہ پرکٹ کیا۔ جبھی اس کا نام چشمہ صاحبی پڑ گیا۔ پانی جھکر کھاتا ہوا نکلتا ہے۔ اور اس سے کئی کھیتیں آباد ہوتی ہیں۔ یہاں ایک باغیچہ بنوایا جس میں میوہ دار درخت لگائے۔ جو اب بھی موجود ہیں۔ باغ کے بیچ میں آپ کا رہائش گاہ زیر تعمیر لایا گیا اب وہ تھوڑے عرصہ سے منہدم ہو چکا ہے۔ یہ قطعہ آپ کے نام پر کاغذات مال میں اندراج ہے افسوس اس استھاپنا کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ ٹرسٹ کمیٹی اس جگہ کے سدھارنے میں ابھی خاموش ہے۔

اسوننت واسکورہ میں اہل ہنود کی آبادی کافی تھی۔ ان میں بہت سے سیوک تھے۔ ٹھاکر پرساد رام ہنڈو کے خاندان بزرگ آپ کے بعد بھی استھاپنا کی دیکھ بھال کرتے تھے۔ اور ماں ماگ میں آپ کا تکیہ رچتے تھے۔ ٹرسٹ الک صاحبہ سے پیشتر پنڈت بالک رام در مالحداس کا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

فرزند ہری جو ور ماہ ماگھ اور اسوج کے دونوں یگیہ رچایا کرتی تھی۔ چونکہ صاحب مذکورہ نے دھرم سالہ کے نذر آتش ہونے کے بعد مندر کی مرمت بلکہ کنوئیں اور آشرم کی مرمت کرنے سے جب منہ موڑا اور نہ زرنیاز باضابطہ دکھایا۔ پھر آپ کے معتقداں نے ایک کانفرنس بلائی جس میں قرار پایا کہ ایک ایسی کمیٹی بنائی جائے۔ جو تمام استھاپنا کی مرمت اور دیکھ بھال کرے۔ بلکہ سالانہ دونوں یگیہ ہری نگر اور واسکورہ میں انجام دے۔ آخر سنہ ۱۹۹۲ بکرمی میں ٹرسٹ کمیٹی وجود میں آئی۔ تب سے وہ باضابطہ کام انجام دے رہی ہے۔ پھر آپ تپاجی کے ہاں ٹھہرے۔ وہاں سال ہا گذرنے کے بعد جب دیہانت کا سمے آن پہنچا۔ تب آپ نے سب متعلقین و اقربا کو بلایا۔ دنیائے بے ثبات کے متعلق سمجھایا اور نصائح کیں۔ اس لئے واسطے وستو کے نیا گنے پر سوگ اور غم کرنا بے سود ہے۔ بھائی لالہ نیلڈت کو کچھ اپدیش دیا۔ چونکہ اس کا فرزند بالجو در حقیقت شگفتہ دل تھا جو کہ سرکار انجام دے رہا تھا اور کنج پنہاں سے وہ سرفراز ہو چکا تھا۔ آپ کی نصائح حسب ذیل ہیں۔

۱۔ شائستہ طور سے زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ اسی سے شانتی و قرار برقرار رہیگا۔ (۲) شراب اور بھیڑ بکری کی قربانی کو ترک کر دینا۔ ۳۔ موروثی وراثت کا فروخت۔ ۴۔ عورت کی موجودگی میں دوسری شادی کرنا ۵۔ کسی غیر سے منتر جنتر۔ ۶۔ دوسرے خاندان سے لڑکا متبنے لانا یا دینا ممنوع ہے۔ اس کے علاوہ سب خورد کلاں کو [illegible] سنیاسی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سادھو ایک گلدستہ لیے گردش کو آیا تھا۔ آپس میں بات چیت ہوئی۔
اس کے بعد آپ ایک آسن پر براجمان ہو گئے۔ ماگھ کرشنہ چھٹی سمت ۱۷۷۲ ب
کو دیہانت کی۔ اور برہم دھام (دھرتی عظیم) کو سدھار گئے۔ ہزار عقیدہ مند صحیح
عشق و منقبت کہ آنصاحب نور در نور درخشت = دستار جمشید در مرحوم
تمام خاندان اور برہمنوں میں صف ماتم بچھ گئی۔ گویا چودھویں کا چاند کالے
بادلوں میں چھپ گیا۔ ہر شخص پریم کے آنسو بہانے لگا۔ یہاں جلانے کی
تیاری ہونے لگی۔ آن کی آن میں چند شر پسند مسلمانوں نے یہ افواہ
پھیلا دی کہ یہ ایک مسلم عارف تھے۔ دفن کرنے کی تیاری کرو۔ بلکہ گورنر کشمیر
جو مغل حکمران کی طرف سے قائم مقام تھا۔ اسے اطلاع دی اور اس سے
سرکاری فوجی امداد بھی حاصل کی۔ سب نے آپ کے مکان کا محاصرہ
کر رکھا۔ آپ کے بھائی اور اہل برادری نے جب یہ حال دیکھا۔ تو اور
بھی پریشانی ہوئی۔ ان پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ گہری سوچ میں پڑ گیا
اگر آپ کا جسم مبارک دفن کیا گیا۔ تو یہ لعنت کا پرچم ہمیشہ تاقیامت
لہرائے گا۔ مگر بوجہ بے کسی ویسے ہی سب خاموش۔ آخر آپ کے بھائی
کو شرن میں آنے کی سوجھ گئی۔ بعد عجز و انکساری روتے ہوئے
یوں تو تا کرنے لگا :-

کشمیری - بد بھیان جھکنا نغزہ پا یہ چھکت۔ دلک ہوش چھکیو ہوں کانک سا یہ چھک

اردو شعر - غفلت کی ظلمت کے لیے تو ماہ تاباں ہے میری
اس خشک دل کے واسطے مہر درخشاں ہے مری

نظم: تو اس دار فانی سے جاتی ہے اب۔ بقا میں وطن تو بناتی ہے اب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مجھے مت یہاں ہیچ افسردہ دیکھ ۔ بھلا اس جہاں میں مجھے پردہ دیکھ
کشمیری بیت ؛ شیوتوئی گوڈھ منہ ناپاک جگر منز یہ ۔ پتوئی گوڈھ نہ چونی پونز منز مو
نظم : غرض لنا وہ ہے سخت میرے لئے ۔ بہت سارے مسلم یہاں آگئے
انہوں نے قطاریں جو باندھی یہاں کروں کیا میں ماتا میں جا بل کہاں
وہ کرتے ہیں سارے یہاں انتظار ۔ کہ اس غرض سے سن نوائی نامدار
کہ کب دیوی جائیگی اصلی وطن ۔ کریں گے ہم ان کو بیک دم دفن
شری الک صاحبہ کا پھر زندہ ہو کر جواب دینا
سنی جبکہ دیوی نے یہ آرزو ۔ کہا آنکھیں وا کر کے اے نیک خو
کوئی کب مری نعش کو چھو سکے ۔ دل و جان سے گرچہ کوشش کرے
تو اپنے ارادے پہ رہ مستقل ۔ کہ قدرت کرے گی تیرا شاد دل
یہ آشچرج دیکھ کر سبھی جھک پڑے ۔ کہ درشن کے کارن ہوئے سب کھڑے
حکم سن کے آئے وہاں خادماں ۔ ہوئے ایشوری کے سبھی مدح خواں
آپ کھڑکی پر براجمان ہوئیں اور تمام لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر بولیں
کہ آپ لوگ یہاں کیسے جمع ہوئے ہو ۔ یہاں بیہودہ دفعتاً ضائع
کرنے کا کیا کارن ہے ۔ ساتھ ہی اپنے عزیزوں سے کہا کہ ان بھائیوں
کو کچھ شیرینی اور روٹیاں دے کر رخصت کریں ۔ فوراً حکم کی تعمیل ہوئی
سارے خاندان میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ۔ سب لوگ آپ کو دیکھ کر
نادم ہوئے اور کھسکنے لگے ۔ لوگوں کی منتشر ہونے کی دیر تھی کہ چاروں
اور بادل چھا گئے ۔ ایسی برف باری شروع ہوئی ۔ لوگوں کا آمد و رفت تو
درکنار ۔ پرندوں کو گھونسلوں سے سر کھینا دوبھر ہو گیا ۔ درخت زیر و زبر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہو گئے۔ آپ ظاہری طور تو پھر انتر دھیان ہو گئیں۔ دوبارہ سمرن کرنا شروع ہوا۔ ذی شان بان تیار ہوا۔ بوجہ کافی برف کے بعد مشکل شمشان بھومی تک ارتھی پہنچا دی گئی۔ آشچرج کی بات ہے کہ وہاں جب چادر اٹھائی۔ تو بجز کفن اور چند پھولوں کے کچھ نہ پایا۔ یہ عظمت دیکھ کر سب خوش ہو گئے شادان و خنداں واپس آئے۔ آپ کی پیچھے پکارنے آئے۔ آپ زندہ جاوید ہیں۔ بعد میں سرکار نے جھوٹے افواہ پھیلانے والوں کو مجرم قرار دیا۔

دیہانت کے بعد کئی بھگتوں کو پرتکھش درشن دیئے۔ بالہ جو در گرد ہلی میں ایک گوالے کو جو روزانہ ہنگام سے دودھ لایا کرتا تھا۔ دوسرے بھگت کو جو اوراج سے آتا تھا۔ وغیرہ۔ آپ کمال شاعر تھیں۔ آپ کا کلام و حدت بشکرت کشمیری اور فارسی زبانوں میں موجود ہے۔ نمونہ حسب ذیل ہے بد

کاری

۱۔ اوم سمھیرو سرونز دیاپی سوہر تھہ دچھار بہم۔ بھولی ہم باہوا کہم سو بہ لیو ما انتر مکھی درشنی بڑدان دست نتی برہمہ گئی۔

۲ شد بوکت موسلا داری کنڈلی منڈلی۔ گوڑی سدار تھہ سو گتھمو سو شنی بھگو دار گت شا تناداری السیری تریانیت پر ماتندی۔ انتر مکھی درشنی بڑدان دستی برہمہ گئی

۳ کرپا کرے سروہ لوگا ہرے رگنبان ژہال فرسہ نتان نال دیہرے سماجی دیہم سے سوی انش دنر اکھنڈ گیان کرے ساگن پہ جائے بدیو پوسے چھینے۔ کیپال ہرچی گوپال جما نا ٹکرے گوپی بہائے۔

۴ گو یو نہ بنیہ در۔ تو بانہ نیز مہ۔ ایواند کاشہ۔ اوذناہ سروہ بھتر برہما نڈ ہو نزچھ سو انمہ آتمہ گشتھتہ سرو بچہ بہ م بر ہمہ سو ہم

۵ بہ پرشوتہ بپرشات دیہرشو شہ مرشانت سودانہ نیز و شانتہ انترآتما ستھہ سو گتھمہ

نہ وستارہ نہ پرم دیا پارم نہ اننہ دارم پرم پرہم سوہم ۔ وغیرہ

۶ دیہہ اننر سوشٹھت سادم ۔ جگادم تریا آسگئے ۔ اناہینن آمنند کھلادم ۔ ملادم انامے جینی ۔ ندیہہ مہ پان للادم ۔ بیہ جس سا ڈنہ کینہ راوم نے ۔

۷ کولہ کلے للادم روپ پانے ۔ تو اننر وبھیہ ناوم بیوا دم اس پانے تو می نوشتہ ندانا پیرادم ۔ بہ چھیں ساتہ کینہ دودم نے وغیرہ

۸ ستگورو سادھ ادکاسن میں لگایا ۔ پریم کا درڈھ کیا والہ دوشی دکھیاں کا جوت سروپ ۔ کیا کروں ۔ میرے سے نا نیرے سوکشم روپ دکھایا تیرے الگ سے تم سے چرن ہردے میں بسایا ۔ اپنے گھر آیا ۔ آپ سائیں جو کچھ میں تھا سو اب نا ہیں ۔ یہ بدھ آیا ۔ ست گرو کی جھلائی ۔ جب گرو نے دیا ست کا تنو بتائے وغیرہ ۔ ۔ فارسی دیکھو چیٹھی بنام بالہ جو در

نوٹ نمبر ۲ ۔ راقم کی اور سے آپ کا مفصل جیون چرتر سمت ۱۹۹۳ اب میں چھاپ کر شائع ہو چکا ہے ۔ سکول لائبریریوں میں موجود ہے اور منظور شدہ ہے ۔ ہذا یہاں پر مختصر جیون چرتر اندراج کرنا ہی کیا گیا ہے ۔ آپ کا کلام کیا ہے ؟ جاودید زندگی پانے کا اصلی نسخہ ہے ۔ گیان اور ویراگ سے بھرپور ہے ۔ تمام گیان شاستروں کا نچوڑ ہے ۔ عارفوں اور اہل دلوں کیلئے موزوں ہے ۔ دنیا پرست لوگوں کی فہم و فراست سے دور ہے ۔ راقم مفصل لکھنے سے معذور ہے ۔

نوٹ نمبر ۳ ۔ ٹرسٹ الکھ صاحب کی کارگزاری : ۔ سرینگر دیدہ مر میں کچھ رقبہ زمین خرید کر اس پر ایک دھرم سالہ ، جگیہ شالہ اور ایک چھوٹا مندر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

زیر تعمیر لایا ہے۔ ہر سالی ماہ ماگھ میں یہاں اور ماہ اسوج میں بمقام داکورہ
یگیہ دیا جاتا ہے۔ عوام میں پوجا اور نوید کھیر تقسیم کرتا ہے۔ داسکورہ بھی
ہندو تھا۔ آشرم کا مرمت اور دھرم شالائیں۔ صحن کی دیوار بندی۔ ایک
شمیر ہاٹ پر از کثیر خرچ کیا ہے۔ مٹ گام میں دو طرف دیوار بندی اور دھرم سالہ
کو ٹین پوش بنایا ہے۔ مگر باقی استھان۔ لار جیشٹہ صاحبی ابھی تک تعمیر
طلب بلکہ کسمپرسی کی حالت میں پڑے ہیں۔ اس کے علاوہ چند استھان بھی
سری نگر بھی منسوب الیہا ہے۔ آپ کا کلام معدوم غیر مترجم ہے۔ ممبران
کمیٹی کا بعد سہ سال چناؤ کیا جاتا ہے۔ خرچ آمدن کا حساب بھی رکھا جاتا ہے

دیدہ صاحبہ

آپ دیدہ مر (لوکل) میں سکونت رکھنے والی
مشہور عارفہ گزری ہے۔ آپ کے پتا اور شوہر کا
نام معلوم نہ ہو سکا۔ یوں تو مختلف سادھو تصور کی جاتی ہیں۔ تقریباً پانچسو
سال کی بات ہے۔ آپ آخری عمر میں صرف ایک بار بھوجن کرتی تھی۔ بڑی
نفس کش تھی جس سے اس محلے کا نام دیدہ مر پڑ گیا ہے۔ سب ہندو مسلمان
عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ آپ کے انتقال کا سراغ نہ چلا۔ کچھ
عرصہ کے بعد یہاں آگ نمودار ہوئی۔ بہت مکانات اور آپ کا آشرم سب
نذر آتش ہوئے۔ آپ کے دیہانت کے بعد معتقدان نے ایک آشرم نما مکان
بنایا۔ چونکہ آپ کے پاس مسلمان لوگ بھی آتے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد یہ مکان
بھی جل گیا۔ پھر وہ دوبارہ زیر تعمیر لایا گیا۔ مگر بوجہ [illegible] حکومت یہ مکان مسلمانوں
کے قبضہ میں آیا۔ خانقاہ سوختہ نام پڑا۔ بعد میں اس جگہ کو خانقاہ
سوختہ کہنے لگے۔ اعظم دیدہ مری ایک مورخ تھا جس نے [illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

درویشوں اور چند کس اہل ہنود کے مثلاً ریشیہ پیر۔ آندہ پیر۔ کرشنہ پیر
کی مختصر سوانح عمریاں بزبان فارسی قلمبند کی گئی ہیں۔ مگر روپہ بھوانی
اور آپ کا نام اندراج تاریخ نہیں کیا ہے۔ اس سے اس کی تنگ دلی
اور تعصبی پر کٹ ہوتی ہے۔ کیونکہ متذکرہ بالا پیر صاحبان کو اس لئے
درج کیا ہے کہ وہ اسلام سے اعتقاد رکھتے تھے۔ وغیرہ

لیلاوتی

آپ کے خاندانی حالات معلوم نہ ہو سکے۔ آپ ایک گفت
عارفہ تھیں۔ آپ کو علم نجومی اور ریاضی میں خاص دسترس
تھا۔ آپ کی تصانیف اب تک رائج ہیں۔ محاسبان وقت کی آنکھیں
کھلتی ہیں۔ آپ کا جنم لیتھوری سے پیشتر بتلایا جاتا ہے۔

جمن دیدی

آپ قصبہ لار کی برہمن لڑکی تھی۔ بچپن سے ودھوا ہو
گئی تھیں۔ آپ کے نصیب میں ایشور بھگتی لکھی گئی
تھی۔ روپہ بھوانی کے دربار میں پہنچی۔ ان سے اپدیش لیا۔ بعد میں ایک
عارفہ تصور ہونے لگی۔ بڑی نفس کش تھیں۔ کئی بار بھگتوں نے ازمائشہ
گپھا میں تپسیہ کرتے پایا۔

مینتا دیوی۔ اودرہ لش

ابتدائی حالات زندگی معلوم نہ ہو سکے۔
اودرہ لش متصل نونر میں آپ کا آشرم
موجود ہے۔ جس کے ساتھ ایک میوہ دار باغ اور دھرم سالہ بھی ہے
آپ کے بعد ولشینہ جی درگو تپسیہ کرتے پایا۔ آپ کے حالات ملک
کی نظروں سے اوجھل ہیں اور حالات کا انحصار ہے۔ آپ بڑی محنتی
ریاضت گزار تھیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شری بھٹ (دچار ناگ) | آپ درویش طبع حکیم حاذق تھے۔ سنتوشی زندگی بسر کرتے
تھے۔ اس وقت ہندوؤں پر ظلم و تشدد کا دور دورہ تھا۔ کچھ ہندو وطن
چھوڑ چلے تھے۔ کارساز قدرت کے کرشمے انوکھے ہوا کرتے ہیں۔ زین العابدین
(بڈشاہ) ایک بھیانک پھوڑے کے بہانے سے بیمار ہوا۔ اچھے ڈاکٹروں
اور حکیموں کا علاج ہوتا رہا۔ مگر بے سود۔ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔
القصہ آپ کی نوبت آئی۔ آپ بڑے بھگت تھے۔ تو آپ نے بغور ملاحظہ
کیا۔ اور آپ نے بادشاہ کی ڈھارس باندھی۔ اور علاج شروع
کیا۔ آپ کا دل ذاتیات سے مبرا اور منور تھا۔ بادشاہ کی بیماری
اور بے چینی دور ہوئی۔ چند دنوں کے اندر بڈشاہ نے نئی زندگی پائی۔
وہ آپ پر بہت خوش ہو گئے۔ بادشاہ نے آپ کو سر دربار بلا لیا
اور حکم دیا کہ آپ کونسا انعام چاہتے ہیں۔ نقدی چاہئے یا
جنس یا جاگیر۔ میں تم کو منہ مانگے انعام دینے پر تیار ہوں۔ آپ
نے کچھ رغبت ظاہر نہ کیا۔ بادشاہ حیران ہوا۔ پھر فرمایا۔ آخر
تمہیں کیا چاہئے؟ چونکہ آپ میں ہم وطنوں کا درد موجود تھی،
قربانی کا جذبہ موجزن تھا۔ تو آپ نے عرض کی کہ اگر آپ مجھ پر سچ مچ
خوش ہیں۔ تو جو میرے ہم وطنی ہجرت کر گئے ہیں وہ واپس بلا
جائیں۔ بادشاہ نے کہا منظور ہے۔ اور فرمایا۔ یہ تو معمولی بات ہے
اور کچھ مانگو۔ غرض آپ نے ہندوؤں کا جذیہ معاف کرایا اور یہاں
مشنری سکول کھلوائے۔ جہاں سب ہندو مسلمان دونوں تعلیم حاصل
کر سکیں۔ پھر بادشاہ نے احکامہ جاری کئے۔ ان مطالبات

کے علاوہ بادشاہ نے آپ کو اس وقت کے محکموں، دواخانوں کا نگران یعنی ڈائریکٹر میڈیکل مقرر کیا۔ وغیرہ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ بے غرض تھے۔ رفاہ عامہ کی باتیں طلب کیں۔ یہی آپ کے عارفانہ اطوار تھے۔ آپ کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔ ہنری ہٹل کا دکان آپ کا یادگار دلاتا ہے۔ تاریخ کشمیر میں آپ کا نام آئے گا۔

شام سندر کول جلالی
اوما دیوی

آپ رعناواری کے جلالی خاندان میں پیدا ہوئے ہیں۔ آپ کے پورے حالات زندگی معلوم نہ ہو سکے۔ تقریباً چند سو سال کی بات ہے کہ آپ نے براری آنگن کے متصل جنگل میں سوشا شاد دیوی کے استھاپن پر کئی سال تپسیا کی ہے۔ پھر شری اوما دیوی کے استھاپن پر آشرم بنایا۔ لالہ انند آپ کا چیلا تھا۔ مالوجہ محلہ واسا نند بشواناتھ۔ کیشو انند آشرم واسی گذرے ہیں۔ وہاں ایک چشمہ ہے۔ آپ سنہ ۲۰۱۰ بکرمی سے کہ شانند سکینہ براری آنگن کی انتظام استھاپن ہے۔ اب وہ گرہستی ہوا ہے۔ تھکے مانندے سادھوؤں کو ٹھہرنے کی جگہ ملتی ہے اور بھوجن بھی ملتا ہے۔ محکمہ دھرمارتھ کی طرف سے کچھ زمین مل گئی ہے۔ مزید حالات کا انتظار ہے۔

صاحب کول ملہ یار

آپ ملہ یار میں ۱۶۸۶ سنہ بکرمی میں پیدا ہوئے ہیں۔ آپ شام سندر کول مرزا کے خاندان میں سے ہیں۔ سنسکرت، فارسی پڑھے لکھے تھے۔ گپت گرہستی سادھو تھے۔ آپ شاعر بھی تھے۔ آپ کی کئی تصانیف رہ تمنہ چیز ترہ کرشنا اوتار

اس کے علاوہ سنسکرت لٹریچر کی کئی پستکیں ہیں۔ آپ دیوی بھگت تھے۔ لوڈیا کے وقت مانتے۔ مدد ابھی استعمال کرتے تھے۔ آپ دلشیر پیر صاحب کے ہمعصر ہیں۔ آپ صاحب کرامات تھے۔ دلشیر پیر کے بارے میں کہا تھا کہ یہاں دوسرا سورج طلوع ہوگا۔ روحانی طاقت کی بنا پر آپ حکمت بھی کرتے تھے۔ ایک دفعہ کوئی بیمار آپ کے پاس لایا گیا۔ وہ زندگی سے مایوس ہو چکا تھا۔ اس کی صورت زرد دیوے کی سی بنی تھی۔ آپ نے بغور ملاحظہ کیا۔ پھر آپ نے ایک دودھ کی کڑاہی کو گرم کرنے کی تجویز کی اور اس بیمار آدمی کو منہ نیچے اور ٹانگیں اوپر کرنے کی تدبیر نکالی۔ تاکہ دودھ کا بھاپ اس کے دماغ تک پہنچ جائے۔ لوگ یہ دیکھ کر حیران ہوئے۔ نتیجہ کیا ہوا۔ کہ تھوڑی دیر کے بعد اس بیمار آدمی کے منہ سے ایک چھوٹا سا سانپ باہر نکل آیا۔ فوراً اس آدمی کو وہاں سے ہٹایا گیا۔ اور بیمار آدمی کو نئی زندگی ملی۔ سب نے آپ کو سراہا۔

۲ کشمیر میں کالرا پھیل گیا۔ ہندوؤں کا اعتقاد ہے۔ کہ یہ تمام بیماری بھی قدرتی قہر کا دورہ ہوتا ہے۔ اس کے کئی علامات ہوتی ہیں۔ اتفاقاً ایک عورت مچھلیاں بیچنے کی غرض سے آپ کے صحن میں داخل ہوئی۔ آپ کے گھر والے مچھلی خریدنے کے لئے پیسے طلب کرنے لگے آپ ایک نظر سے اصلیت کو بھانپ گئے۔ مچھلی خریدنے کی مخالفت کی۔ گھر والے بضد رہے۔ بہرکیف۔ عورت تولنے لگی۔ تو آپ نے بھی طور اپنا پلڑا پیش کیا۔ پھر عورت نے تولنا شروع کیا۔ اس پتلے کا پلڑا بھاری رہا۔ حتیٰ کہ وہ ساری مچھلیاں پلڑے میں ڈال گئی۔ پھر بھی پلڑا!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بھاری رہا۔ عورت حیران ہوئی۔ تو آپ نے کہا تو خود بھی اس پر چڑھ جاؤ۔ جب اُس نے آپ کا چہرہ دیکھا۔ تو شرمندہ ہوئی اور آپ سے معافی مانگ کر بھاگ نکلی۔ آپ نے کہا کہ آئندہ اس طرح ہمارے نگر میں بلا پوچھے نہ آجایئں۔ اس واقعہ کے بعد شہر کالرا سے بچ گیا۔ یہ کہانی پرانے بزرگوں کی زبان زد ہے۔ آپ باکمال مرتاض تھے۔ سرکار کی طرف سے کچھ زمین برائے لنگر ملی تھی۔ آپ کا خاندان کئی کنبوں میں بٹ گیا ہے۔ زمین بھی منقسم ہوئی ہے۔ آپ کا دن کوئی بھی بطور یادمنانا نظر نہیں آتا۔ اس وقت مدسدن صاحب۔ نندلال صاحب سرداننہ صاحب وغیرہ موجود ہیں

گنیش داس گنجو

آپ موضع گنتی دسند دارہ میں ایک فرزانہ سادھو گزرے ہیں۔ آپ بابا جی نر سنگاہم کے ہمعصر بتلائے جاتے ہیں۔ آپ صاحب کرامات تھے۔ مزید حالات کا انتظار ہے

سید علی ہمدانی
شاہ ہمدان

آپ ہمدان کے رہنے والے ۷۸۱ھ میں کشمیر تشریف لائے۔ بڑے درویش کامل تصور کئے جاتے تھے۔ روحانی طاقت اس قدر تھی کہ آپ نے تخت شاہ کا ہفت جوشی انجن بشکل اسپ چلایا تھا۔ آپ نے تمام تشیدوں میں یہ کمال دکھایا۔ یہاں سات سال ٹھہرے ہیں۔ کشمیر کے اطراف کی سیر کی۔ اسلامی تعلیم کے حامی تھے۔ آپ کا مقبرہ جاکالی استھاپن کے نزدیک ہے۔ یہاں ایک چشمہ جاکالی موجود ہے۔ کہا جاتا ہے۔ یہاں پر ایک غیر مسلم خداد دمست عبادت کرتا تھا۔ اس کے ساتھ آپ کی ملاقات ہوئی۔ آپ دونوں روحانی مسئلہ پر گفت و شنید کرتے رہے۔ آخر وہ اس جگہ کو چھوڑنے پر مجبور ہو گیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دوسری روایت کہ اس نے اسلام قبول کیا۔ آپ نے اہل اسلام کو پیچھے معنوں میں چلنے کی ہدایت کی رہبانی کئی خانقاہیں ہوائے۔ للہ عارفہ کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ روحانی سلوک پر بحث بھی ہوئی۔ اس کا مفصل حال عارفہ مذکورہ کے باب میں آیا ہے۔ پھر شیخ نور الدین کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ آپ کے عرس پر یہاں بڑا میلہ لگتا ہے۔ اسی دن سرکاری چھٹی ہوا کرتی ہے۔ یہ دستور ڈوگرہ حکومت سے چلا آیا ہے۔ چنانچہ چکالی پر دور عہد مسلم حکومت ایک خانقاہ تعمیر ہوا ہے۔ صحن میں ایک طرف قبرستان بھی ہے۔ چاروں طرف دیوار بندی کی ہوئی ہے۔ دریا کی طرف ہندو لوگ بھی اپنا مذہبی فرائض پوجا پاٹ کرتے ہیں۔ یہی ایک مقام مشترک ہے۔ یہ تعداد چاروں کی خاص حالت ہے۔ آپ کے حالات زندگی علیحدہ کتابچہ میں چھپے ہیں۔ (نوٹ) شیخ وزارت پیدا ہم کے

شیخ نور الدین ولی

حرارت شریف

کشتواڑ کے ہندو راجا ولی کا مشہور خاندان گزرا ہے۔ جس کا آخری اولاد سلر سنز بوجہ انقلاب زمانہ وطن چھوڑنے پر مجبور ہوا۔ اس کا باپ رنگا سنز ایک فوجی آدمی تھا۔ ڈوبہ وان میں سکونت اختیار کی۔ جب سلطان ذوالقدر خان نے کشمیر پر حملہ کیا اور غارت گری کا بازار گرم کیا۔ رنگا سنز مارا گیا۔ تو سلر سنز یہاں سے کوچ کر گیا۔ پھرتے پھرتے بجباڑہ کے یاسمن رشی کی سیوا میں دن گزارنے لگا۔ بعد اسلام قبول کرنے پر مجبور ہو گیا اور اس کا نام شیخ سالار رکھا گیا۔ اسی سنز خاندان میں ایک لڑکی بینیم رہ بھی تھی۔ اس کی شادی ایک ڈوم کے ساتھ ہوئی تھی

انمارے زمین نزول پر ایک پارک نما باغیچہ بنایا گیا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جب وہ بیوہ ہوئی۔ تو منشی مذکورہ کی مہربانی سے شیخ سالار کی شادی اسی بیوہ کے ساتھ کی گئی۔ اس بیوہ کا نام سدرہ ماجی تھا۔ دونوں میاں بیوی موضع کیموہ میں آ رہنے لگے۔

بیوہ سدرہ ماجی کے پہلے خاوند کے دو نابالغ لڑکے ساتھ تھے نئی شادی سے کوئی اولاد نہ ہوا۔ آپ کی پیدائش کی عجیب کہانی ہے۔ موضع ہذا میں ہندوؤں کی آبادی کافی تھی۔ اور یہاں ایک چشمہ ہے۔ اتفاقاً شیخ سالار نے ایک برہمن کو اپنی بیوی سے یہ کہتے سنا کہ فلاں دن پر اوپ پھٹنے پر جو وہاں جائے گا۔ تو چشمے سے دو گلدستے نمودار ہوں گے۔ پہلے گلدستے کی یہ تاثیر ہے۔ جو عورت یہ سونگھ لے۔ تو اس کے بطن سے ایک مشہور خدا دوست لڑکا پیدا ہوگا۔ دوسرے سے بھی ایسا ہی ہوگا مگر اس کی شہرت قدرے کم ہوگی۔ تو سدرہ ماجی نے ایسا ہی کیا۔ تو آپ کا جنم ہوا۔ یہ گلدستہ کا واقعہ ہے۔ دوسرا گلدستہ اس برہمنی نے اٹھا لیا۔ تو اس کے بطن سے نصر ریشی پیدا ہوا جسکو بعد میں مسلمانوں نے دفن کیا۔ القصہ جب آپ کا چاند سا مکھڑا کیموہ میں چمکا تو والدین بہت خوش ہوئے۔ مگر آپ نے دودھ نہ پیا۔ سب اہل خانہ متوجہ ہو گئے۔ اسی دوران میں للہ عارفہ بھی وہاں گھومتے گھومتے آ پہنچی۔ جب اُسے یہ معلوم ہوا۔ تو اس نے جھٹ آپ کو گود میں اٹھایا۔ کان میں یہ فقرہ کہہ سنایا۔ "ینہ چھوکنہ منہ چھپان۔ چینہ چھیک منہ چھپان"۔ تو آپ جھٹ دودھ پینے لگے۔ سارا قبیلہ خوش ہو گیا۔ لوگ تو حیران ہو گئے۔ مگر اصلیت کسی کو معلوم نہیں

یہ اہلِ ہنود کی روحانی مسئلہ کا اہم ترین اعتقاد ہے جس کی تشریح گیتا
میں ہو چکی ہے۔ یہ مسئلہ شریعت کی دائرہ سے بعید ہے۔ للیشوری آپ
کی ہمراز تھی۔ بہر کیف۔ آپ قابلِ تعلیم ہوئے تو ایک استاد کے سپرد کئے گئے
وہاں سوائے الف کے آگے پڑھنے سے انکار کیا۔ خدا واحد ہے۔ دوسرا
کوئی شریک نہیں۔ آپ کی تعلیم یہ ایک تھا جو بیشتر اس کے شائع ہوئی ہے۔
کچھ عرصہ کے بعد شیخ سالار بھی اس جہان سے رخصت ہو گیا۔ بیوہ ماں کو روزی
کمانے کی فکر دامنگیر ہوئی۔ پڑھنے کا تو یہ حال ہو گیا۔ اب ماں نے کچھ ہنر سیکھنے
پر لگایا۔ وہاں بھی اب منہ موڑ کر آ گئے۔ آپ کا دل تو دنیا کی عیش و عشرت
سے اچاٹ ہو گیا تھا۔ اب سے آپ کے دو سوتیلے بھائی اپنے ہمراہ لینے لگے۔
ان کا پیشہ چوری و ٹھگی کا تھا۔ آپ بکمالیت خود سادگی مجبور تھے۔ ان کا
تماشہ بھی دیکھنے لگے۔ (۱) ایک دفعہ انہوں نے ایک زمیندار سے ایک گائے
اور ایک چادر لائی۔ آپ سے گھر پہنچانے کو کہا۔ خود دوسرے طرف چل پڑے
جب آپ گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔ تو راستے میں کتوں کی بھونکنے کی آواز
آئی۔ وہ دو دو آواز سن کر آپ سمجھ گئے۔ کہ یہ کام ناجائز ہے۔ بیگانے ہتھ
کرتے ہیں۔ تو آپ نے گائے پر چادر ڈال دی۔ اُسے آزاد کیا۔ گھر خالی
ہاتھ گئے۔ شام کو بھائیوں نے گائے کے متعلق بازپرس کیا۔ تو آپ نے کتوں
کی آواز کا مطلب یوں سمجھایا ہے

ہنگہٕ نا ولایان چھہٕ ہون ۔ سمجاوکھ کتہ دِت لوٗز لوٗز
یم سنجیہ وُدہ تم ہنونہٕ لوٗن ۔ ترہ ہندہ دو دو دو

ترجمہ: حیوان کتے کی آواز کا مطلب ذرا سُن لو کہ جیسا کوئی بوئے گا۔ ویسا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہی کاٹے گا۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ جو کچھ میں کروں گا۔ اس کا پھل
آخرت میں ملیگا۔ یہ بات سمجھ کر میں نے چادر سمیت گائے کو رہا کر دیا
بھائی بہت ناراض ہوئے۔ پاگل سمجھ کر خاموش ہوئے۔

دوسرا واقعہ:۔ ایک دفعہ آپ کے بھائیوں نے موضع کھڈونی میں نقب زنی
کی۔ آپ کو اندر گھسا دیا۔ اندر جاکر آپ نے گھر والوں کو ننگے پایا ان
کی غربت پر ترس آیا۔ تو آپ نے اپنی چادر ان کے اوپر اوڑھ دی۔
خود باہر نکل آئے۔ جب بھائیوں نے حال پوچھا۔ تو یہ جواب دیا۔

ے کھڈونہ جماعتا وچھم ننی۔ جارت دژمکھ پنی کھنی

مطلب:۔ کھڈونی میں ایک جماعت کو ننگے پایا۔ ان کے ڈھانپنے
کو اپنی چادر اوپر ڈال دی۔ اس حرکت پر بھائیوں نے بہت کرودھ
کیا اور ناراض ہو کر لعنت و ملامت کی۔

تیسرا واقعہ:۔ آپ کے بھائیوں نے ایک اچھے گھرانے میں نقب ڈالا
حسب معمول آپ کو مکان کے اندر کر دیا۔ ہدایت کی کہ وزن دار اشیا باہر پھینک
دے۔ تو آپ نے وہاں سے زر و جواہر کے بدلے مٹی۔ ڈھیلے ٹھیکری وغیرہ
پھینک دیئے۔ بھائی آپ کو سادہ اور بیوقوف سمجھ کر بولے۔ ارے
ہلکے ہلکے چیزوں کو پھینکدو۔ تو آپ نے جھاڑو جھینی۔ پرانے
کپڑے وغیرہ پھینکنے شروع کر دیئے۔ تب انہوں نے باہر نکلنے کو کہا
جب باہر آ گئے۔ تو بھائیوں نے کرودھ سے مار پیٹ کی۔ اور وہاں سے تمہارا
بے چین بنا دیا۔ آپ کو ساتھ لے جانا چھوڑ دیا۔ تب آپ نے بھائیوں سے کہا

ے بہ تھو گوفی سلیت ماران۔ تمہ ژالہ نہ لاگن داس

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یم سبزہ سبزہ گاران ۔ تم ساری وبیدان ساس

مطلب :۔ جو کام ۔ گرد دھ اور لوبھ کو مارتے ہیں ۔ اور زاہد بجاؤ سے سب کچھ برداشت کرتے ہیں ۔ اور ہر وقت انتظار کی تلاش میں رہتے ہیں ۔ اور دنیا کے ہر چیز کو مٹی کے برابر جانتے ہیں ۔ اسی دوران میں ایک ہندوستانہ عورت شام دید نامی وہاں سے گذری اور بولی ۔ آرہ بلون منز ناگہ رادا رادی ۔ ساذا دودی چورن منز

موڈہ گوپن منز نیڈ نا دوی ۔ رازہ ہمسا ادی کاون منز

مطلب :۔ جھیلوں ندیوں میں ایک چشمہ ۔ چوروں میں سادھو ۔ بیوقوفوں میں ایک عالم اور کوؤں کی جماعت میں راجہ ہنس گم ہو جاتا ہے ۔
آپ کی والدہ آپ کے درویشانہ اور بے غرضانہ حالات دیکھ کر پریشان ہوئی ۔ تو اس نے آپ کی شادی رچائی ۔ شاید آپ کے خیالات تارکی بدل جائیں ۔ آپ کے دو اولاد (بابا حسیدر اور زونہ دید) پیدا ہوئے ۔ پھر بھی آپ کے خیالات جوں کے توں رہے ۔ اس وقت آپ کی عمر ۳۰ سال ہو چکی تھی ۔ آپ نے اپنی ماتا سدرماجی سے عبادت خدا انجام دینے کی خاطر اجازت چاہی ۔ اُس کے ساتھ کافی بحث و مباحثہ ہوا ۔ آخر پر راضی کر دیا ۔ آپ تن دمن سے مصروف عبادت ہوئے ۔ آہستہ آہستہ کھانا ۔ پینا اور آرام کرنا بھی چھوڑ دیا ۔ بسا اوقات بے ہوشی چھا جاتی تھی ۔ اور زار زار روتے تھے ۔ لوگ یہ حالت دیکھ کر آپ کو دیوانہ تصور کر بیٹھے ۔ کچھ عرصہ کے بعد جب شاہ ہمدان دوبارہ کشمیر میں آئے ۔ اُن سے ملاقات ہوئی ۔ پھر سید حسین سمنانی کولگام سے ملاقات ہوگئی ۔ اُن کے ساتھ روحانی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بات چیت سے کچھ حالات بدل گئے۔ پھر غار نشین ہو بیٹھے۔ ایک دفعہ سُندر حاجی درشن کو آئی۔ اور آپ سے بال بچوں کا بوجھ کہہ سنایا۔ اور رونے لگی۔ آپ نے تسلی دینے کی بہت کوشش کی۔ اس نے ایک نہ مانی۔ وہ آپ سے دودھ پلانے اور پالنے کا بدلہ چاہتی تھی۔ جب آپ تنگ آگئے۔ تو ایک پتھر سے دودھ جاری کیا اور ماں سے بولے۔ اماں! یہ دودھ لے ماں یہ معجزہ دیکھ کر حیران ہوئی۔ پھر آپ نے تسلی دیکر یوں کلام کیا۔

گیہہ بر وندسے سودلرے۔ جندہ بو وندیے نٹ گاد
گگرن دراز شک نعمزن گندسے۔ وہی بو وندسے گرہ ڈالے

مطلب: مجھے یہ غار شاہی محل اور پھٹا کپڑا ریشم کے مانند دکھائی دیتا ہے۔ اسی طرح چوہوں کی ہم نشینی اچھے جانداروں کے برابر اور ایک سال کا سمے ایک گھنٹہ کے سمان گذر جاتا ہے۔ یہ سن کر سُندر حاجی اپنے مطالبات لیکر واپس لوٹ آئی۔ کچھ اور سمے کے بعد آپ کی بیوی اپنے دو بچے لے کر ان کی نان ونفقہ کے خاطر حاضر ہوئی۔ آپ نے بہت سمجھایا۔ مگر بے سود آخر آپ نے خدا سے یہ دعا مانگی کہ اے خدا! مجھے عبادت کے لئے فارغ رکھ۔ اور اولادوں سے رہائی دے۔ پھر اپنی تپسیا میں مشغول ہوئے دوسرے دن آپ کی بیوی نے دونوں بچوں کو مرے ہوئے پایا۔ آپ نے اسی غار میں ۱۲ برس گذارے۔ اس عرصہ میں آپ نے سوکھے دانوں اور گھاس کے سوا کچھ نہ کھایا۔ کسی روز آپ نے غار کے باہر کچھ عورتوں کو باتیں کرتے سنا کہ ایک عورت دوسری سے بولتی تھی کہ شیخ صاحب موٹے تازے دکھائی دیتے ہیں۔ عورت نے جواب دیا۔ پھر لوگ دیوانہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہوگئے ہیں کہ وہ اپنی مویشیوں کو جنگل بھیجتے ہیں۔ ساتھی کا کلام سن کر آپ نے یہ دو چیزیں بھی کھانے بھی ترک کر دیئے۔ آپ کی سعد رماجی ماہتا کی مادی پھر ورشو کو آئی۔ آپ کو ڈوپی ہاک اور کاسنی پر گذارہ کرتے بولی۔ تم کس طرح ان سوکھے چیزوں پر گذارہ کرتے ہو؟ آپ نے یوں جواب دیا:۔

لُس ساوہم ڈوپہِ ہاکس اتھ منز سے۔ سوتی ساودم شوم ڈتم گنز سے چھاوُ

دودہ ترڈ نٹہ تیٹہ پون منز سے۔ سوتی سمعارس گنہ تو آ و !

اس کے بعد آپ نے کشمیر کے اطراف کی سیر و سیاحت کی۔ ایک ایک مقام پر کئی کئی دن گذارتے تھے۔ ایک دفعہ موضع دربہ گام میں کچھ لڑکیوں کو گھاس کاٹتے دیکھا۔ آپ بولے۔ یہ سبز گھاس جس میں جان ہے۔ کاٹنا گناہ ہے۔ ایک لڑکی نے جواب دیا کہ اس گھاس کو ہم چوپاؤں کو کھلا کر فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن آپ اس کو کدار ڈنڈے سے نہ معلوم کتنے جاندار مارتے ہیں۔ آپ یہ بات سن کر متاثر ہوگئے اور ڈنڈے کو بھی چھوڑ دیا۔ پھر ادھر ادھر پھرنا چھوڑ دیا۔ (۲) ایک دیگر دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ آپ نے ایک جماعت کو ایک پہاڑ کی طرف جاتے دیکھا۔ ان سے پوچھا۔ کہاں جا رہے ہو؟ یہ سامان کہاں لئے جاتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم چراگاہوں میں مویشیوں کے لئے نمک اور اپنا خوراک سامان لئے جا رہے ہیں۔ تو آپ نے کہا کہ دوسرے عالم کے لئے کیا سامان لے جاؤ گے۔ جہاں تمہیں بہت دن ٹھہرنا ہوگا۔ اس سے ایک شخص پر بڑا اثر ہوا۔ اُسے بے ہوشی چھا گئی۔ جب وہ ہوش میں آیا۔ تو آپ کے پیروں پر پڑا۔ آپ کا چیلا بنا۔ اسونت

آپ نے یوں کلام کیا :-

ہہئے ہنکھ نادزن وزان ــ گنبد وزان دنذہ بی دیپ
سوزن اشارہ اکی بوزان ــ کوزن بوزان نہ دمامہ ونت

مطلب ہے سنکھ ذرا پھونک مارنے سے بجتا ہے اور گنبد ڈھولوں سے دانا آدمی ذرا اشارے سے سمجھتا ہے۔ مگر بے وقوف آدمی ڈنکے کی چوٹ سے بھی نہیں سمجھتا ہے۔ آپ کی نفس کشی عدیم المثال ہے۔ آپ کا ویراگ اور ریاضت قابل داد اور تقلید ہے۔ اگر مفصل بیان کیا جائے تو دفتروں کی ضرورت ہے۔ آپ کے مفصل حالات گوہر نامہ فارسی میں ملتے ہیں جس جس کے شائق کم ہیں۔ مسٹر محمد امین و آفتاب کول وانچو نے بھی ایک کتابچہ شائع کیا ہے۔ پنڈت آنند کول بامزئی نے ڈکشنری میں کچھ حالات تحریر کئے ہیں مگر وہ اب دستیاب نہیں ہو سکتے ہیں۔ اس لئے اس رسالہ سالکان کشمیر میں مزید آپ کے حالات پر مفصل روشنی ڈالی ہے۔ آپ کا دیہانت ماہ رمضان ۲۳ھ سنہ ہجری مطابق ۱۳ اگست ۱۲۸۳ سنہ میں بمقام ڈوڈیہ پورن ہوا ہے۔ کچھ عرصہ چرار شریف میں عبادت کی ہے۔ اور آخر یہیں دفنائے گئے ہیں۔ آپ کے مقبرہ پر عالیشان خانقاہ تعمیر ہوا ہے۔ کشمیر کے اطراف سے لوگ زیارت کرنے آتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے ۱۲ برس از خشم زمانہ غلہ کچھ نہیں کھایا ہے۔ صرف دودھ اور پانی پر ہی دن گذار رہے تھے۔ اور آپ نے شہد، گوشت، پیاز کبھی استعمال نہیں کیا ہے۔ سب مسلمان اور ہندو بھی احترام کی نظر سے دیکھتے تھے۔ چرار شریف کے آس پاس کے لوگ نفیس تک گائیوں کا دودھ استعمال نہیں کرتے جب تک آپ کی زیارت پر چڑھاوا پیش نہ کریں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اس قسم کا اعتقاد سب میں موجود ہے ۔ آپ صاحب طریقت عارف تھے ۔ آپ کے چیلے حسب ذیل ہیں ۔

(۱) بابا نصر الدین خاص چیلا تھا (۲) زینہ شاہ ریشی عیش مقام (۳) رحیم ریشی - چرار شریف ۔ (۴) نارد ین ریشی - سوترہ بیلی ۔ (۵) شاہ بی بی - پوشکر (۶) غلام ریشی - بربن - (۷) صدر سرگنٹ ریشی - بانپور (۸) جے سنگھ - (۹) باھد مین - ان تمام بزرگوں کے زیارت کے ایام پر اہل معتقدان گوشت انڈا اور پیاز نہیں کھاتے ہیں ۔ کشمیر دراصل درویشوں، سادھووں اور ریشیوں کا مسکن رہا ہے ۔ مگر آجکل لوگوں کے مزاج اور چلن میں کافی تبدیلی آئی ہے ۔ اسی لئے قسم قسم کے آفات سماوی اور بیماریوں کے شکار ہوتے رہتے ہیں ۔ یہاں گوشت خوری زوروں پر ہے ۔

شاہ صاحب صفاکدل | آپ کا نام نعمت اللہ شاہ تھا ۔ اکثر معتقدان شاہ صاحب کے نام سے پکارتے تھے ۔ آپ ایران کے رہنے والے تھے ۔ آپ فارسی پڑھے لکھے تھے اور شاعر بھی ۔ آپ روپہ بھوانی صاحبہ کے ہمعصر بتلائے جاتے ہیں ۔ صاحب ریاض اور صاحب کرامات تھے ۔ بروز شیوراتر ایک ہندو معتقد کو شوجی مہاراج کے درشن کرائے ۔ مسلمان اور ہندو سب عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے ۔ آپ نے انقلاب زمانہ کے بارے میں قبل از وقت پیشگوئی کی ہے ۔ کچھ اشعار اپنے خانقاہ کے دیواروں پر کندہ ہوئے ہیں ۔ وہ نظم محمد دین فوق نے تاریخ کشمیر میں درج کئے ہیں اور ایک انگریز نے نقل اتارا ہے ۔ سجادگان خانقاہ دیگر لوگوں کو نقل دینا شاید گناہ سمجھتے ہیں ۔ آپ بٹہ مالو صاحب کے ہمعصر بتلائے جاتے تھے ۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بٹہ مالو صاحبؒ | آپ کا نام شیخ داؤد تھا۔ آپ بڑے نفس کش مرتاض تھے۔ آپ بھی مثل شیخ نورالدینؒ صاحب گوشت انڈا نہیں کھاتے تھے۔ آپ کی زیارت کے دنوں میں معتقدان گوشت کا استعمال نہیں کرتے ہیں۔ آپ کے عرس پر سب ہندو اور مسلمان شردھا کے پھول چڑھاتے ہیں۔ ایک کہاوت ہے۔ کہ روز عرس تیز ہوا چلتی ہے۔ اسی لئے آپ کو واؤ بٹہ مالو (درون) کہتے ہیں۔ آپ غریب لوگوں کی امداد کرتے تھے۔ وہ سب آپ کو بٹہ مول کہتے تھے۔ آپ کے پورے حالات معلوم نہ ہوئے۔ حالات کا انتظار ہے۔

پیر دستگیر صاحبؒ | آپ کا نام شیخ عبدالقادر تھا۔ آپ کا وطن بغداد تھا۔ آپ سید قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ تیمور شاہ کی سختیوں سے تنگ آکر وطن چھوڑنا پڑا۔ یہاں کشمیر کی سیر کی۔ بعد میں خانیار میں عبادت شروع کی۔ آپ بڑے حلیم تھے۔ ہر کسی کی امداد دکر حاجت روائی کرتے۔ اسی وجہ سے دستگیری کا لقب ملا ہے۔ بڑے متقی سادھو تھے۔ آپ کی سوانح عمری چھپ چکی ہے۔ یہاں پر مزید لکھنا باعث طوالت ہے۔ سرکار کی طرف سے برائے لنگر درویشان کچھ زمین تھی۔ اب وہاں انتظامیہ کمیٹی کے سپرد سب کچھ ہوا ہے۔ ڈوگرہ سرکار بھی مستنابڑی قدر و احترام کرتی تھی۔

مخدوم صاحبؒ | آپ بابا عثمان ساکن تو جر کے فرزند تھے۔ آپ کی پیدائش ۹۰۰ھ بتلائی جاتی ہے۔ شروع زندگی سے آثار فقیری نمایاں تھے۔ اس وجہ سے گھر میں زیادہ دیر قیام نہ کیا۔ فقیروں اور سادھوؤں کی ہم نشینی پسند کرتے تھے۔ کشمیر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کی اطراف کی سیاحت کے بعد باقی ایامِ زندگی سری نگر میں گذارے
یہاں مہا گنیش کے استھاپن کے پاس کٹیا بنا کر اسی میں ریاضت انجام
دی۔ بارہ در عہدِ مغل حکومت ایک بڑا خانقاہ تعمیر ہوا۔ پرہیزگاری اور
نفس کُشی میں خاص حصہ لیا جس کی ہندو مسلمان آپ کے معتقد بن گئے۔
آپ شیخ حمزہ کے نام سے مشہور ہیں۔ اب بھی ہندو اپنی شردھانجلی
پیش کرتے ہیں۔ غلام محی الدین مدیر نے اُردو میں، محی الدین مخدومی نے
فارسی میں آپ کا جیون چرتر لکھا ہے۔ اسی وجہ سے یہاں مفصل لکھنا باعث
طوالت ہے۔ شیخ و زیارت میں تیار شدہ پتھر دل کی ایک ڈیوڑھی بنائی گئی
ہے۔ سیڑھی تو پہلے ہی بن چکی تھی۔

ٹیلہ شاہ صاحب

آپ کے حالاتِ زندگی ان لکھے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ کشتوار کے ایک گاؤں میں نرنجن نامی ایک کھتری قوم کا تاجر
ہو گذرا ہے۔ اس کے ہاں کوئی اولاد نہ تھا، مگر وہ بڑا سادھو سیوک
اور صاحب ثروت تھا۔ کسی روز کوئی سادھو اس کی دکان پر آیا۔ اس
نے خوب سیوا کی، اور اسے دلی ارمان بھی ظاہر کیا۔ وہ پرسن ہوا اور جواب
دیا۔ اس غریب جنگل میں ٹانگ مت نامی سادھو دوئی رمائے بیٹھا کرتا
ہے۔ اس کی خوشنودی سے تمہاری مراد بر آئے گی۔ جس پر نرنجن نے ایسا ہی کیا۔
اس کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ وہ میاں بیوی خوش ہوئے۔ مگر افسوس
قضا نے اس بچے کا لطف اٹھانے نہ دیا۔ دونوں لقمہ اجل ہوئے
آپ بے سر و سامان ہو کر نان نفقہ کے محتاج ہوئے۔ کارساز قدرت
کے کرشمے۔ وہی ٹانگ شاہ ظاہر ہوا۔ خود گو آپ کو بکھیلی نامی گاؤں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کے ایک مسلم زمیندار کو سونپا گیا۔ زمیندار آپ کی پرورش کرتا رہا۔ جب کہ
آپ پندرہ سال کے جوان ہوئے۔ پڑھنا لکھنا تو درکنار۔ اس نے آپ
کو زمینداری پر لگا دیا۔ ایک دن آپ ہل چلانے نکلے۔ اسی دوران جب
آپ پرانے پھٹے کپڑے پہننے لگے۔ اور گوا ہل چلانے لگا۔ اتفاقاً لالہ
کار کا وہاں سے گذر ہوا۔ یہ دیکھا دیکھ کر وہ بہت حیران ہو گیا۔ جونہی
آپ نے اس نیاڈنٹ کو دیکھا۔ تو جھٹ ہل جوتنے لگے۔ وہ آپ کا ایڈریس
پوچھنے لگا۔ جبراً آپ نے مالک کا نام بتا دیا۔ لالہ کار بھی وہاں رات گذارنے
گیا۔ اس گاؤں کے لوگ اس کے معتقد تھے۔ دوسری صبح جب وہ
سری نگر کی طرف جانے کی تیاری کرنے لگے۔ تو آپ کے مالک سے پوچھا۔
کیا آپ اس نوکر کو چھوڑ دیں تاکہ میں اسے اپنا نوکر بناؤں۔ وہ راضی
ہو گیا۔ اس کو آپ کی روحانی عظمت اور عبادت کی بڑھائی معلوم
نہ تھی۔ بہرحال لالہ کار آپ کو گھر لے آیا۔ اور گھر میں علیحدہ کمرہ بڑے
رہائش کے دے دیا۔ گھر والوں کو ہدایت ہوئی کہ وہ آپ سے ہر کا کام
لیں۔ لالہ کار شام کو آپ کی سنگت میں کچھ وقت گذارتا تھا۔ آپ کی
روحانی عظمت دیکھ کر بحیثیت ایک سیوک کے خدمت کرتا رہا۔ معلوم ہوتا
ہے کہ آپ کو اسا نانک شاہ سادھو سے اپدیش ملا تھا۔ یعنی آپ
گیت دینی سے عبادت انجام دیتے تھے۔ لالہ کار کے ہاں کوئی لڑکا نہ
تھا۔ پھر آپ سے اولاد ہونے کی پرارتھنا کی۔ وہ منظور ہوئی۔ اس کے
ہاں ایک نیک سیرت لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام کرشنہ کار رکھا۔
کچھ عرصے کے بعد لالہ کار فوت ہو گیا۔ کرشنہ کار تو نابالغ تھا اور بجز گنگیو ہونت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رہا۔ تو اس کی بیوی نے آپ سے عاجزانہ التماس کی کہ اس کے بیٹے کرشنہ کار کی رسم یگنوپویت کون انجام دے گا۔ آخر آپ نے کرپا کر کے پھر لالہ کار کو زندہ کیا۔ پھر تقریباً ۱۰ سال تک جیتا رہا۔ اس عرصہ میں اس نے تمام مذہبی رسوم فرزند کو انجام دیئے۔ کرشنہ کار آپ کا سیوک بنا اور اپدیش حاصل کیا۔ پھر لالہ کار اور اس کی بیوی دونوں چل بسے۔ اس کے بعد آپ برلب نالہ مار ایک کٹیا میں رہنے لگے۔ آپ خاموش مزاج تھے۔ ایک دفعہ نالہ سے بھاری کشتی چلتے چلتے ہی رک گئی۔ ملاحوں نے بہت زور لگایا۔ کچھ نہ ہوا۔ تو آپ نے انہیں زور سے کہدیا "بولو میشا بادشاہ" ان کے آواز مارنے پر کشتی نکل پڑی۔ تب سے آپ کو سب لوگ درویش کامل تصور کرنے لگے۔ ہندو مسلم بڑے اعتقاد کے ساتھ درشن کو آتے رہے۔ اس کے بعد سنہ ۱۲۱۰ھ میں آپ کا دیہانت ہوا۔ اس دن بارش و برف باری ہوئی تھی۔ تب سے یہ کہاوت مشہور ہے کہ "میشا شاہ" آپ کے عرس پر اکثر برف باری ہوتی ہے۔ آپ کے مقبرہ پر جو بعد میں مسلم حکومت نے ایک خانقاہ تعمیر کیا ہے۔ جو کرشنہ پکش پنجمی کو آپ کا عرس منایا جاتا ہے۔ سب ہندو مسلم اپنا شردھانجلی پیش کرتے ہیں۔ آپ نے کشمیر میں بھائی چارہ کی مثال زندہ رکھی ہے۔ آپ کے کمالات و معجزات بے شمار ہیں۔

کرشنہ کار | آپ پنڈت لالہ کار رعناواری کے فرزند تھے۔ آپ کی جنم کتھا اوپر میشا شاہ صاحب کے حصہ میں آچکی ہے۔ آپ میشا شاہ صاحب کے چیلہ تھے۔ وہ آپ کو بڑے پیار سے رکھتا تھا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اس لئے اُس نے روحانیت کا سنادہ آپ میں چمکایا۔ چنانچہ نے
میتا صاحب کی موجودگی میں آپ کی شادی رچائی تھی۔ بچے اولاد بھی
ہوئے۔ بعد میں آپ مستانہ وار گھومنے لگے۔ اکثر ہاری پربت کے
پرکرما کو بھی جایا کرتے تھے۔ آپ بڑے دیوی بھگت اور شاعر بھی
تھے۔ آخری ایام میں ایک آگ کا برتن کندھے پر رکھ کر پھرتے نظر آتے
تھے۔ جیسا کہ آپ کے خود سے ظاہر ہے۔ زندہ پیر بھی ایک حسنہ نہاد ھو
گزرا ہے۔ وہ آپ کا ہمعصر تھا۔ اس کا حال معلوم نہ ہوا۔ وہ ملہ خواہ
میں ہڈیوں کی مالا گلے میں ڈال کر پھرا کرتا تھا۔ با جز مرتاض تھا شاید
وہ بھی میتا صاحب کا سید کیہ رکا ہے۔ آپ نے شری مہتا رکا دیوی (قدرت
کاملہ) کا سا کارہ روپ میں بزبان فارسی منظوم استوتی کیے۔ یہ
قدرت کاملہ کی جیتی جاگتی تصویر کھینچی گئی ہے۔ سمجھ لوگ بڑی چاہت
سے پڑھتے ہیں۔ بامراد ہو کر شانتی کو پراپت کرتے ہیں۔ اسی تو ناسے
معلوم ہوتا ہے کہ آپ باکمال مرتاض و مجذوب تھے۔ اعظم دیدہ مری
نے بھی تذکرہ کیا ہے۔

نمونہ کلام :- وندی بشکل ترا النوری سری شارکا دیوی لہٰ
جہر مے چراچر ابوذری۔ مذکورہ

نور جہاں سندری۔ تابندہ جہر سے اوغری۔ ماہ فروزاں اختری۔ مذکورہ
روشن چراغت پانوری۔ سندور خاصہ لاہوری۔ حیرت کنم زرد از زری
زنگ را سرو سامان توی۔ شاہ شہنشاہان توئی۔ جسم جہاں راجان توی
سیم وزندہ ہی بحرودری۔ لولی لالہ گوہری۔ زیب و دعا دم زلوری نبود

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

از بہر سرکار برتری - در ہر دو عالم سروری - بر فرق اندر افسری مذکورہ
حاجت روا ئے عالمے - شاہ شجاع الکبریٰ - قائم مقام داعئے بشری شمار کا دیوی
ہشت دہ ہزار از عیاں بستی دو قتال رہ کہکشاں - زال نور انبیا از نور جہاں مذکورہ
یک دست تو ور یک ابجے - داماں تو درماں بیکسے - داماں تو ساماں سبے مذکورہ
در دست تو چرخ کماں - بر پشت تو تیر دوراں - بر دست قفل کہکشاں مذکورہ
شکستہ و گدا جگر دیدم - خنجر سنان تیغ دالم - مد گریہ تیر شول سم - مذکورہ
بیجان کمند ستم بخم - بیجان بہ بند ستم بستم - دیوانہ در آمد دم بدم مذکورہ
ظرف عیسیٰ دست تو - ظرف پر از آب بقا - ظرف تیر کارانہ جفا - مذکورہ
تاج تو ماتاج ہر جہاں سر تاج تاج قدسیاں - نورانی از نورت عیاں مذکورہ
دوران ہستی پر ز تو - داماں گنجینہ پر ز تو - ساماں بحر و بر ز تو — مذکورہ
درباں پر ند بر درت سرمایاں برت نالو مرت - جم دم بدم چپل چاکرت مذکورہ
پر دس پر از انوار تو - خورشید و ماہ اسرار تو - بنہ آسمان اسیر دار تو - مذکورہ
جگر شورت حاجت روا - سازہ گدا را بادشاہ - واہ واہ چہ لجمی نقا پنا - مذکورہ
شبیر ببیر است زیر راں - سد بر شمش ننہ آسماں - بیشتر از دم تو آدواں - مذکورہ
گل از سر خود بستیم - بر شنج از دل و جان آوردم - تو جانے تو خواہم کنم - مذکورہ
سر شم لشیپہ دلیوی شاہ سکا روا سے تو کشتہ کرشمہ کار - گوید تو تا جو بود باید مذکورہ

آپ کے معجزات اور کمالات پورے طور بہم نہ ہو سکے اور دیگر حالات زندگی - تاریخ جنم و وفات بھی دریافت نہ ہوا - میں مصنف ماہ ساون ۱۹۵۸ء میں آپ کی درگاہ پر گیا - کیا دیکھا - آپ کا مکان از مدت تقریباً چار سو سال بدستور قائم ہے - آفات سماوی سے بالکل محفوظ ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مکان سنگ نذر بے قدر سے ڈھہا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ آپ کا مکان دیوا ستھان سے کم نہیں۔ نہ آپ کے اولاد ولی ہیں لیے کسی نے بھی اسکی ہیئت میں کوئی تبدیلی کی ہے۔ اس مکان میں ایک کمرہ ہے جس میں آپ کا متبرک دستی فوٹو معہ دلیشہ پر موجود ہے۔ آپ برہنہ تن سر پر جٹا رکھے ہوئے بر جلتا ہوا آگ کا برتن دیکھا گیا۔ افسوس آپ کا یادگار کوئی استھان نہیں ہے۔ آپ کے انتم سنسکار کے وقت اہل ہنود اور مسلمانوں میں جھگڑا ہوا۔ اتفاقاً ایک درویش وہاں سے گذرا تو اس نے کہا ذرا تو ہم درشن کریں۔ جب چادر اٹھائی گئی۔ تو وہاں بجز تختہ وکفن کے کچھ نہ تھا۔ پھر وہی کفن دو فرقوں میں بانٹا گیا۔ سب نے اپنے مذہبی رسوم کے مطابق اس کا انتم سنسکار انجام دیا۔ آپ اسی جسم سے سورگ کو پدھارے۔ سچ ہے عارفوں یعنی سادھوؤں کا ایسا ہی حال ہوتا ہے چونکہ آپ کی ہم نشینی میر شاہ صاحب سے ہوا کرتی تھی۔ ایسے عامیانہ لوگ مکھان بیان کا تمیز نہیں رکھتے۔ اسی بنا پر اعظم دیدہ مری نے اپنی تاریخ میں کرشنہ کار صاحب کو اسلام قبول کرنا تحریر کیا ہے۔ جو کہ حقیقتاً بے بنیاد ہے۔ آپ کے اولاد نسلاً بانسلاً اسی مکان میں رہائش رکھتے آتے ہیں۔ پرتھوی ناتھ۔ گوپی ناتھ۔ دامودر کار وغیرہ اس وقت موجود ہیں۔ آپ کا خاندان کمزور کنبوں میں بٹ گیا ہے۔

کرشنہ ٹپلو | آپ کی جنم بھومی سوپور بتلائی جاتی ہے۔ دیکھا گیا کہ اور خاندانی حالات معلوم نہ ہو سکے۔ یہ تو بہت عرصے کی بات ہے۔ مگر یہاں پر شیخ سنائی باغ ظفر بند کی جاتی ہیں۔ آپ نے سوپور چھوڑا اور سری نگر میں تپسیا کی ہے۔ تا شرم نا معلوم آپ پڑھے لکھے تھے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یعنی فن وِدیا میں کمال درجہ تھا۔ اس کا ثبوت بہت کافی ہے۔ یہ علم
قیافہ کا گرنتھ ہے۔ سریہ بابو عرف ٹھپو۔ شام لال بابو ساکن رہبوڑی
کول کے اس گرنتھ کا کچھ حصہ ہاتھ آیا ہے جس کی بدولت وہ روزی
کماتے ہیں۔ حاجت مند لوگ کیا ہندو کیا مسلمان روزمرہ وہاں جاتے
ہیں۔ آپ بڑے کرامات مشہور کئے جاتے تھے۔ اس کا ثبوت کہ آپ
اکثر مچھ بھونوں کے کبیر بھوانی کے درشنوں کو جاتے تھے۔ ان ایام میں وہاں
درخت توت کی جڑ سے پانی پیدا ہو نکلتا تھا۔ وہاں آپ کو الہام
ہوا کہ یہاں چشمے کی علامت دی جاتی ہے۔ اتفاقاً ایک سانپ چکر
دیتا ہوا ظاہر ہوا۔ اس جگہ کے نقش قدم پر چشمے کی دلو درمیان کی کھدائی
چشمہ شکل اوسکار وجود میں آیا۔ یہی آپ کی روحانی عظمت کا اچھا
تھا۔ ماگھبا دیوی دانشور کی تشخیص کا ظہور کا یہاں پر روشنی افروز ہو
کا گیا سکارن ہے۔ یہ مقام کشمیر میں اس وجہ سے نہایت متبرک تصور کیا جاتا
ہے کہ اس کے گرد و نواح میں ادنیٰ تیرتھوں کا سنگم ہے۔ مثلاً گنگا جی
سندھ۔ وقتاً وقتاً جمیل ڈل۔ انچار وغیرہ وغیرہ۔ دوسرا کارن یہ ہے کہ لنکا
کے راجہ راون کے ہاں اس کا واس تھا۔ جب راون فعل بد اور بے
انصافی پر تُلنے لگا۔ تو شری رامچندر نے اس کا ودھ تبدیل دیا۔ تو
ماگھبا دیوی راون سے ناراض ہوئی۔ تو سیتا دیوی مہو حاضر جی یہاں براجمان
ہوئی۔ یہ طویل قصہ اندراج واجب ہے۔ اس تیرتھ کی حالت روز
بروز روبہ ترقی ہوتی رہتی ہے۔ کشمیر کے اطراف سے یاتری آتے رہتے ہیں۔
اس تیرتھ کی خاص خصوصیت یہ ہے کہ اس چشمے کے پانی کا رنگ بدلتا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رستا ہے۔ انقلاب حالات کا راز مضمر ہے۔ معاند باطن آدمیوں کو جان پڑتا ہے۔ یہاں یاتریوں کے لئے ایک محترم شالہ تعمیر ہوئی تھی۔ اب کشمیری پنڈت سدھار سماج نے عوام سے چندہ جمع کر کے کئی اور مکانات تعمیر کئے ہیں۔ اس کے گرد کا نالہ خشک کر کے اس کے احاطے کو بڑھایا ہے۔ اور حلوائیوں کی دو کانات کو قدرے پیچھے ہٹائے ہیں۔ صحن چشمہ تراشیدہ پتھروں سے ہموار بنایا گیا ہے۔ عوامی گورنمنٹ نے پکی سڑک بنائی ہے اور احاطہ کے باہر دو ایک پارکیں بنائی ہیں۔ اور بس سٹینڈ بھی کھڑا کیا ہے۔ کافی سہولیت پیدا کی گئی ہے۔ مگر ڈوگرہ حکومت میں کوئی خاص انتظام نہ تھا۔ اب بجلی کی روشنی بھی ہے۔ سرینگر سے روزانہ بس جایا کرتی ہے۔ ڈوگرہ پنڈت آپ کا چیلا تھا۔

جیارام عرف زنانہ زُدیو

آپ کا نام جیارام تھا۔ بچپن میں والدین کا سایہ اٹھ گیا۔ آپ کے خاندانی حالات معلوم نہ ہوسکے۔ پیٹ کے خاطر رعنا واری میں کسی پنڈت کے ہاں پرائیویٹ ملازم رہا۔ آپ گپت ریاضی تھے۔ آپ سادہ لوح تھے۔ اسلئے عورتیں آپ سے تھوڑا کام لیتے تھے۔ جیسے کہ چولہا جلا پھونکتے تھے۔ بھی آپ کو زنانہ زیو کہنے لگے۔ کسی درویش مجالس میں نہیں جاتے تھے۔ باطن میں آپ باکمال پہنچ چکے تھے۔ اس کا ثبوت۔ جب ایک پیر صاحب کو آپ کے درشن کی خواہش ہوئی۔ جونہی وہ آپ کے صحن میں پہنچا۔ تو یہ بات سن کر آپ کسی کمرے میں جا کر سو گئے۔ اور وہیں پران تیاگ دیئے۔ جب پیر صاحب دیکھنے آگے۔ نوجوان مجتا ہوکر ہی منہ موڑ لیا۔ یہ راز کوئی سمجھ نہ سکا۔ آپ کا کشف و کمالات عوام

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سے ادھیل رہا ہے۔ ان کا کوئی چیلا بھی نہیں ٭

دلشہ پیر صاحب
عرف پیر پنڈت بادشاہ

آپ پنڈت گوبند جو کھشو بٹہ یار کے فرزند تھے بچپن میں ہی پتا کا سایہ اُٹھ گیا۔ ماں نے پرورش کی شروع سے ہی تیاگی اور ایشور بھگتی کی طرف مائل تھے تعلیم مروجہ کی طرف کوئی خاص دھیان نہ دیا۔ مگر قدرت نے علم غیبی بخشا تھا۔ صاحب کرامات تھے۔ کمال شاعر بھی تھے۔ روزانہ چکر ایشور پاری پربت کی پرکرما کو جایا کرتے تھے۔ اننت شاہ ملنگ اور نانہ شاہ آپ کے حقیقی دو چیلے تھے۔ آپ کا معتقد ہزاروں میں جا گزین تھا۔ آپ نے چالیس دن بلا ناغہ بجائے پیدل کے گھٹنوں کے بل پرکرما کیا۔ خاتمہ پر شاردکا دیوی کے آپکے روبرو درشن ہوئے۔ حکم ہوا کیا خواہش ہے؟ دنیاوی عیش و عشرت ہیچ سمجھ کر صرف گرو اپدیش کی اچھا ظاہر کی۔ منظور ہوئی۔ اور حکم ملا کہ جو شخص پہلے آپ سے ملاقی ہو گا۔ اُسکو گرو تصور کرنا۔ اتفاقاً اللہ دلولی کرشنہ کار حضرت خبیب مستانہ طرز سے گھومتا تھا۔ آگے ہاری دیوی کے مقام پر ملا۔ کچھ بحث و مباحثہ کے بعد وہ آپ کا گرو دلو ٹھہرا۔ آپ نے ایسی تپسیا کی بخشش کیا دیوتا (ملائک) بھی ششدر رہ گئے۔ اس کے بعد آپ باکمال عارف تصور ہونے لگے۔ اور کشف و کمالات میں کمال دکھایا۔ جبھی آپ پیر کے نام سے مشہور ہوئے۔ معجزہ عـ۱ ماتا جی کو گھر بیٹھے ہی گنگا جی کا اشنان کرایا۔ عـ۲ اپنے چیلے نانہ شاہ کی ماتا کو دوبارہ زندہ کیا۔ عـ۳ ملا آخون شاہ کے جہاز کی دعوت پر آپ نے وہ کمال دکھایا ہے۔ شاید ہی کوئی خدا دوست دکھا سکتا ہے۔ یہ مختصراً یوں بیان کیا جاتا ہے کہ آخون صاحب کی دعوت اس شرط پر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

قبول ہوئی کہ آپ کے کھانے سے پیشتر کوئی چیز نہ چکھی جائے۔ آپ کے ہمراہ بارہ سو چیلے تھے سب کے لئے انتظام مکمل ہو چکا۔ جب دسترخوان بچھایا گیا قسم قسم کی ضیافتیں۔ مرغ۔ انڈا۔ گوشت اور ترکاریاں تیار کی گئیں تھیں کئی چیلوں کے بیچ یہ خیال پیدا ہوا کہ آپ غیر ہندو دعوت کو کیسے قبول کریں گے؟ ایسی چہ میگوئیاں ہوئیں۔ خیر جب کھانا سب کے سامنے رکھا گیا۔ تو آپ نے کچھ پانی کی چھینٹیں سب پر چھڑکیں۔ تب آپ نے سرپوش اٹھانے کا حکم دیا۔ تو تو ضیافت کی اشیاء اپنی ذاتی روپ میں پرکٹ ہوئیں۔ مرغ، بھیڑ وغیرہ سب زندہ ہو کر بھاگنے لگے۔ ترکاری سرسبز ہو گئی۔ صرف ایک مرغ لنگڑا نکلا۔ تو آپ گرودیو سے بولے۔ اس مرغ کی دوسری ٹانگ کوئی کھا گیا ہے فوراً اس کی ٹانگ پیش کی جائے۔ نہیں تو اس کا بدلہ لیا جائے گا۔ آخون شاہ معہ ٹانگ کے شرمندہ ہو کر سامنے آیا۔ معافی کا خواستگار ہوا۔ آپ نے کہا کہ یہ جھوٹا کھانا ہے۔ شرط پورا نہ ہوا۔ تمام اہل مجلس حیران ہوئی۔ آپ کی روحانی عظمت کو سراہا۔ آپ معہ شاگردان کے واپس لوٹے۔

ہے کہ۔ دوسرا قصہ یوں ہے کہ آخون ملا شاہ نامی ایک نامی سحر ساز تھا۔ اس نے آب زلال کا ایک چشمہ سحر سازی کی بدولت تیار کیا تھا جس کے پی لینے پر وہ مشکل سے مشکل کام حل کر سکتا تھا۔ اس حقیقت سے عوام بے خبر تھا۔ کہا جاتا ہے کہ پنجاب کے ایک امیر گھرانے کی لڑکی حسن و صورت میں یکتائے زمانہ تھی۔ آخون ملا شاہ کی دل لگی بڑھتی گئی۔ تو وہ اسی سحر کے ذریعہ اس کنواری لڑکی کو معہ پلنگ رات کی تاریکی میں یہاں لانے میں کامیاب ہوا۔ دوسری صبح سویرے اسے واپس لے جایا جاتا تھا۔ کچھ عرصہ یہ راز مخفی رہا حتیٰ کہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وہ یاد آور ہوئی۔ جب یہ بات اس کی والدین پر آشکارا ہوئی۔ تو انہوں نے
لڑکی سے استفسار کیا۔ وہ شرم کے مارے خاموش ہوئی۔ بعد میں اس نے
خفیہ ماجرا کو انہیں کہہ سنایا۔ تو انہیں اس کی نازیبا اور شرمناک حرکت پر
حیرانگی اور پریشانی کی حد نہ رہی۔ کریں تو کیا کریں۔ آخر لڑکی سے بولے کہ جس
دلیش میں تمہیں لے جایا جا رہا ہے۔ اُس سے تم وہاں کی کوئی چیز بطور تحفہ
طلب کرو۔ بہر حال دوسرے دن وہ ایک بہتر بادام کی ثمردار ٹہنی ساتھ لائی
اس کا ملاحظہ کر کے یہی خیال کیا کہ یہ کشمیر کا مشہور میوہ ہے۔ پھر انہوں نے
شہنشاہ اورنگ زیب کے دربار میں داد رسی کی درخواست کی۔ بادشاہ اس
شرمناک حرکت پر بہت ناراض ہوا۔ تو اس نے گورنر کشمیر (سیف خان) سے
سحر بازوں کی فہرست طلب کی۔ گورنر یہاں اسی کھوج میں لگ گیا۔ مگر کچھ پتہ
نہ چلا۔ آخر آپ کی کرامات اور مہپ پنڈت بادشاہ کی شہرت نے اُسے
مشتبہ بنا دیا۔ اس لئے اس نے آپ کے اسم شریف کی اطلاع بھیجدی
اسی بنا پر اورنگ زیب نے وہاں سے دو ایلچی معہ حکمنامہ بھیجدیئے۔
جب انہوں نے یہ حکم نامہ آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ تو آپ شیر سوار
ہوکر رات کی اندھیری میں شہنشاہ کے خوابگاہ میں داخل ہوئے۔
وہ اس بھیانک روپ کو دیکھ کر گھبرا گیا۔ آپ سے عرض کرنے لگا کہ
معاملہ کیا ہے؟ آپ کون ہیں۔ تو آپ نے اُسے پروانہ شاہی دکھایا۔
تو اس نے معافی مانگی۔ اور حکمنامہ منسوخ کیا۔ دوسرا حکم رہائی لکھ دیا۔
ساتھ ہی گورنر کشمیر کی مذمت کا خط لکھ دیا۔ پھر آپ کے آشرم کے لئے
دہلی سے کچھ گاؤں بطور جاگیر دینے کا حکم آیا۔ قصہ کوتاہ۔ اس طرح سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کئی سنسکرتوں کے حالات ہیں۔ ان کا مفصل حالات مصنف نے ایک علیحدہ کتابچہ تیار کی ہے اور جلدی چھپنے کا ارادہ کرلیا ہے۔ ماخوذ از جیون چرتر فارسی۔ مصنف ٹھاکر بھان:۔ آپ کے راما نند فرزند کے دو بیٹے تھے کاشی پنڈت۔ لالہ پنڈت۔ اس کے اولاد اب تک نسلاً بہ نسلاً آپ کا دل مقام رہتے ہیں اور زر نیاز حاصل کرتے ہیں۔ ان میں سے اس وقت گوبند ہیر نند لال، جیا لال وغیرہ موجود ہیں۔ مگر آپ کے آشرم کو ابھی تک کسی نے بڑھایا نہیں، نہ آپ کے جیون چرتر پر کسی نے روشنی ڈالی ہے۔ مرحوم ٹھاکر بھان کا نسخہ فارسی غیر مطبوعہ موجود ہے۔ آپ کا جنم ۱۶۹۵ سنہ ب بیکھ پنچمی کو ہوا ہے اور ۶۰ سال کی عمر میں پہر اشٹمی دن ۱۷۵۵ سنہ ب میں دیہانت کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مرگھٹ پہنچکر جب آپ کے اوپر سے کفن اٹھایا گیا۔ تو وہاں کچھ نہ تھا۔ ذیل شعر سے آپ سکینڈ کو پد دھارے ہیں:۔

پاسکر رازدان | آپ بہانہ محلہ سری نگر کے رہنے والے تھے ۱۸۱۶ سنہ ب میں پیدا ہوئے ہیں۔ آپ سنسکرت اور علم جیوتش میں بڑے ودوان مانے جاتے تھے۔ کئی پستکیں تصنیف کی ہیں۔ للیشوری کے واکھیہ (کلام) کے ۶۰ اشعار کا ترجمہ سنسکرت میں کیا ہے۔ آپ کا فرزند شنکر ناتھ بھی بڑے اعلیٰ جیوتشی کہلاتے ہیں۔ در عہد شجاع الملک گورنر کشمیر چند جیوتشیوں کا اظہار سورج گرہن چار بجے دن تھا۔ مگر آپ کا اندازہ ۱۲ بجے دن ہی تھا۔ جو بعد میں ٹھیک نکلا۔ جس پر حاکم الوقت اتنا خوش ہوا کہ آپ کو ایک گاؤں بطور جاگیر عطا ہوا ۱۸۷۴ سنہ ب دیہانت ہوا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نمبر ا رام رازدان ۱ آپ جگن ناتھ رازدان کے فرزند تھے۔ اشاڑ کرشن پکش پنچمی میں جنم ہوا ہے۔ دس سال تک مروجہ تعلیم حاصل کی۔ بچپن سے ہی بھگتی اور ویراگ کے آثار نمایاں تھے۔ ایک دفعہ بچپن میں مٹی کھائی۔ تو ماتا منہ صاف کرنے کو دوڑی۔ سری کرشن مہاراج کی طرح اسکے منہ میں برہمانڈ دیکھ پڑا۔ وہ حیران ہو گئی۔ جسے آشکارا کرنے کا اس لئے خاموش رہنے کی تلقین کی۔ اس سے معلوم پڑتا ہے۔ کہ آپ بھی دیوتا کے اوتار تھے۔ آپ کی بدھی اور تیز فہمی قابل داد تھی۔ سولہویں سال میں شادی رچائی گئی۔ دو برس بعد وہ مر گئی۔ آپ کا دل عشق رنگ تھا۔ شروع میں رد بیر لتیک میں آشرم بنایا۔ تپسیا شروع کی۔ مابعد گھر میں نواس کیا۔ آپ کا وہ کمرہ ابھی تک محفوظ رکھا گیا۔ آپ ڈولی جاپا سنے لگے۔ پنڈت ڈولی صاحب کے نام سے مشہور ہو گئے۔ سری نگر میں اسی وقت سے لے کر آج تک آپ کے اولاد آپ کا دن مناتے آئے ہیں۔ سری نگر میں آپ کا یادگار ہے۔

دوسرا بواہ | اس کا ورنن یوں ہے کہ ایک دفعہ ایک ہندو بیوہ اپنی لڑکی کا زائچہ دکھانے آئی۔ کہ اس لڑکی کے لئے کوئی موزوں کا بر ملا۔ اس کے بچی دل پر زیادہ تشویش تھی۔ اس خوش کی دانا دوسرے بر پر لگی تھی۔ اور اس کا دل بھی جاتا ہوتا تھا۔ جب آپ کے مکھ سے بھی وہی بات سن پائی۔ تو اسے پکا یقین ہو گیا۔ کہ لڑکی کی قسمت میں بیوہ پن لکھا ہے۔ مگر سوچ میں پڑ گئی۔ تو آپ نے دیاوشی سے کہا۔ کیوں تم پریشان ہو گئی ہو؟ کہ اگر تمہیں اس کی خوشحالی درکار ہے۔ تو ایک علاج ہے۔ اگر منظور ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تو بتاؤں۔ بیوہ خوش ہوکر پرارتھنا کرنے لگی۔ جو کچھ بھی علاج ہے۔ تو مجھے منظور ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ اگر تمہیں اسے شادی نہ کھٹکے۔ تو اس کی شادی میرے ساتھ کرکے آشرم کی سیوا میں دیکر دیجئے۔ تو بیوہ چنگی بھلی ہو جائے گی۔ بہرحال بیوہ نے بسروچشم منظور کیا۔ اور کارِ خیر انجام لایا۔ لڑکی کا جیون پھلتا پھولتا گیا۔ اس سے ایک لڑکا بھی پیدا ہوگیا۔ آپ کے کشف و کمالات تو بہت ہیں۔ اس رسالہ میں مفصل قلمبند کرنا طوالت ہے۔

پھر بھی بھکتوں کی شردھا بڑھانے کی خاطر چند ایک حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ پنڈت نند رام ٹکو آپ کا مشہور سیوک شہر کابل میں وزارت کے عہدہ پر مامور تھا۔ اس کا ایک بھائی ہر نام داس نیپال کی ہٹیالی حکومت میں ایک اعلیٰ عہدہ پر کام کرتا تھا۔ نند رام اپنے بھائی ہر نام کو آپ کی سیوا کرنے کی تلقین کر چکا تھا۔ ایک دفعہ آپ نے کسی محتاج کی حاجت براری کے لئے ہر نام مذکورہ کے پاس چٹھی لکھدی۔ قبل ازیں اسکے وہ کئی تعمیلات کر چکا تھا۔ افسوس آپ کی عظمت نہ پہچان سکا۔ آپکے حکم سے منکر ہوا اور کہلا بھیجا۔ کہ ہر ایک حکم کا تعمیل کرنا مشکل ہے۔ کسی اور سے اس محتاج کو دلوا دیجئے۔ تو آپ نے (ہر نام) کہلا بھیجا کہ اب خزانچی کا چارج کسی اور کو سونپ دیا جائے گا۔ کچھ دنوں کے بعد ہر نام داس ملازمت سے برطرف کیا گیا مابعد اس کی حالت ابتر ہوگئی۔

۲۔ ایک اور واقعہ ہے۔ ایک شخص بیربل وانگنو پٹیالہ حکومت میں بلند پایہ کا ملازم ہو گیا تھا۔ آپ کے کئی احکام کی تعمیل تو کر چکا تھا۔ کسی اور شخص کی سفارشی چٹھی بیربل کے نام لکھدی۔ بیربل نے جواباً لکھدیا کہ اسی پہچان

حکومت میں ہر وقت ایسا نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر حکومت کو منہ چڑھے۔ تو اُس کی پیٹ چیر پھاڑ دینگے۔ آپ یہ سُن کر بولے کہ اب ہم بھائی سے جھول جائیں گے کیونکہ ہم اس کی پیٹ چیرنے کی تکلیف کو سُننا نہیں چاہتے ہیں۔ آپ کے بانہال پہنچنے کی دیر تھی کہ پنڈت وانگنو کو کسی پاداش میں وہی سزا مل گئی جو وہ خود کہہ چکا تھا۔ اس بدبخت کو جب آپ کی پرکھشا کا نتیجہ جاننا تھا۔ تو اس کا پھل ملا۔

۳۔ آگے چل کر راستے میں ایک کھتری دکاندار کے پاس پہنچے۔ وہ دن سے بلا کچھ کھائے سفر کرتے رہے۔ اس دکاندار نے اپنی شردھا سے آپ کو دودھ پلایا۔ دیکھنے کی بات ہے کہ دکاندار کی عورت نے جلدی اور لاعلمی کی وجہ سے بجائے کھانڈ کے ایک زہریلا پوڈر بشکل کھانڈ دودھ میں ڈال دیا۔ آپ آگے چل پڑے تھے۔ اس اثنا میں دکاندار کو اس پوڈر کی ضرورت پڑی۔ تلاش کرنے پر نہ ملا۔ آخر اپنی بیوی سے اس کے متعلق پوچھا۔ وہ بولی کہ میں کھانڈ سمجھ کر دودھ میں ڈال گئی۔ دونوں بے چین ہو گئے۔ ہاتھ ملنے لگے اور خیال کیا کہ سادھو مہاراج (آپ) کہیں مر چکے ہوں گے۔ آخر دکاندار آپ کے تعاقب میں دوڑ گیا تو راستے ہی میں آپ کے درشن ہوئے۔ پورے صحت میں دیکھ کر خوش ہوا۔ اس زہر کا اثر آپ پر نہ پڑا تھا۔ آپ نے پیچھے آنے کا سبب پوچھا۔ اس نے یہ ماجرا سنایا اور آپ سے اس غلطی کی معافی مانگی۔ آپ آگے چلنے لگے۔

چنہنی کا آشرم

آپ آگے چل کر چنہنی پہنچ گئے۔ وہاں ایک کٹیا میں رہ کر تپسیا کرنے لگے۔ رفتہ رفتہ آپ کے کمالات عوام میں پھیل گئے۔ حتیٰ کہ وہاں راجہ بھی آپ کا سیوک بن گیا۔ ایک دن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

راجہ کے نیا کا شہزادہ آیا۔ اُس دن آپ سے بھوجن کرنے کی پرارتھنا کی۔ ساتھ ہی یہ بھی پرارتھنا کی کہ وہ اُس دن پتر (بابیا) کو پرتکمش دیکھنا چاہتا تھا۔ آپ نے اس بات کا وعدہ دیا۔ کہ پتر کو شہزادہ کے اختتام پر ہی رخصت دی جائے۔ اتفاقاً انہیں پتر کو رخصت کرنا بھول گیا اور بھوجن کرنے بیٹھے۔ تو آپ نے انکار کیا۔ کارن پوچھنے پر جواب دیا۔ کہ آپ کا پتر کمرے میں ابھی موجود ہے۔ جب اُسے رخصت کر گئے۔ تو بھوجن کرنا شروع کیا۔ راجہ رانی دونوں یہ کمال دیکھ کر بہت پرسن ہو گئے۔ آپ کی عظمت کو سراہا۔ ایک گوہرنام گاؤں آپ کے نام بطور جاگیر لکھ دیا اور آپ کے رہنے کو ایک مکان بنوایا۔ آپ اس میں نواس کرنے لگے۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ کی ماتا (سجے دیدی) معہ آپ کی دھرم پتنی اسی آشرم پر آئی۔ یہاں اُسے ایک سنتان پیدا ہو گیا۔ تھوڑے سمے کے بعد آپ کی ماتا دیہانت کر گئی۔ بڑے شان اور پرجہ سے اس کا کریا کرم بھی کیا۔ آپ اپنی دھرم پتنی کو معہ نونہال بچہ سری نگر جانے کو کہا۔ مگر وہ انکاری ہوئی۔ پھر کیا تھا آپ مثل گوتم بدھ اس کو اکیلا چھوڑ کر جنگل کا راستہ [illegible] پر [illegible]۔ جونہی دھرم پتنی کو پتہ چلا۔ تو اس نے بچہ وہیں چھوڑ کر آپ کی تلاش میں نکل پڑی۔ دو دن تک بغیر [illegible] پانی کے جنگل بھٹکتی رہی۔ جب وہ نڈھال ہو گئی۔ تو اسے [illegible] اس کی درد ناک حالت دیکھ کر تیسرے دن آپ نے درشن دیا۔ مگر بات [illegible] آپ آگے بڑھتے گئے۔ وہ آپ کے نقش قدم پر پیچھے چلتی رہی۔ تو آپ نے اُسے ایک سال ساتھ رہنے کا وعدہ دیا۔ بعد میں وہ گھر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چلی جائے۔ اس پر وہ رضامند ہوئی۔ آپ نے واپس کٹیا پر جانے کا ارادہ کیا۔ اس سفر میں چار دن بیت چکے تھے۔ بیوی بولی واپس لوٹنا فضول ہے۔ نہ معلوم بچے کا کیا حال ہوگا۔ آپ نے کہا کہ فکر نہ کرو۔ ابھی پہنچتے ہیں۔ تو میرے پیر کے انگوٹھے پکڑ لو اور آنکھیں بند کر لو۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ جھٹ کٹیا کے صحن میں موجود پایا اور بچے کو لسترے پر انگوٹھا چوستے ہوئے جوں کا توں دیکھا۔ آپ کی بیوی نہایت خوش ہوئی۔ آپ کی روحانی عظمت کو سراہا۔ یہاں ایک سال حسب وعدہ گزارا۔ اس کے بعد وہ مع فرزند گھر لوٹ آئی۔ یہاں اس کا ذات کرم نام کرم کرایا۔ سنت رام نام رکھا۔

گنیولوپنٹ سنسکار کچھ عرصہ کے بعد یہاں سے چل کر ضلع جہلم کے ایک گلیدار ناحی گاؤں میں آشرم جمایا۔ وہ آشرم اب تک دولی صاحب کے نام سے مشہور چلا آتا ہے۔ آپ کی کشف و کمالات نے انگریزی حکومت کو بھی کچھ گاؤں بطور جاگیر دینے پر مائل کر دیا۔ یہاں گھر سے آپ کے فرزند سنت رام کے گنیولوپنٹ سنسکار انجام دینے کی اطلاع آئی۔ تو آپ خاموش رہے۔ جس دن سنسکار کا فنکشن (FUNCTION) ہونا تھا۔ اپنے لوگوں سے کہہ دیا کہ آج برت ہے۔ کھانا دیر سے تیار کیا جائے۔ سیوک حیران ہوا جب گھڑی گنیو دھارن کرنے کا سمے آن پہنچا تو آپ آسن پر لیٹ گئے۔ ادھر سری نگر میں کھڑاؤں پہن کر آ موجود ہوئے۔ اہل خانہ اور خویش و اقربا سب خوش ہوئے۔ تو آپ نے بدست خود رسم گنیولپنٹ انجام دیا۔ جب واپس لوٹنے کا ارادہ کیا۔ تو گھر والے روکنے لگے۔ آپ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نے ایک نہ مانی۔ وہاں سے نکلتے ہی یہاں آشرم سے جاگ اُٹھے۔ نوکروں کو بھوجن بنانے کا حکم دیا اور نوکروں کو کہا کہ سنت رام کے گیتو پونیہ سنسکار کا نو بدلا یا ہُوں۔ اُدھر سری نگر میں گھر والے ڈھونڈنے نکلے۔ پھر آپ نے ان کو چھٹی لکھ دی۔ یہ آپ کی ریاضت کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ آپ کے کمالات نوان گنت ہیں۔ آپ کے خاندان میں اس وقت وشیشور ناز دان موجود ہے۔ آپ کا مختصر جیون چرتر ہندی میں شایع ہو چکا ہے۔ اس لئے یہاں مزید لکھنے کی ضرورت نہیں۔ ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند سے آپ کے آشرم کے جاگیر علاقے پاکستان میں آ گئے۔ اس جائیداد کی مالیت کئی لاکھ روپیہ ہے۔ اس بارے میں خط و کتابت جاری ہے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کا دیوان دینا ناتھ آپ کا خاص چیلا تھا۔ اس نے بھی کئی گاؤں بطور جاگیر بابت لنگر آشرم کلیدار اور سری نگر مقرر رکھے تھے۔ آپ کے چیلوں کا حال معلوم نہ ہو سکا۔

واگہ پنڈت ٹپلو

آپ سری نگر کے رہنے والے تھے۔ تاریخ جنم و دیہانت نامعلوم۔ آپ کی جنم کتھا دلچسپ کہی جاتی ہے۔ آپ تقریباً ڈھائی سال کے بعد ماں کی گربھ سے باہر آئے ہیں۔ حتیٰ کہ سر پر لمبے بال اور دانت بھی نکل آئے تھے۔ اسی وجہ سے ٹپلو کہنے لگے۔ (کشمیری زبان میں ٹپلو بہت بال والا) بڑے ہو کر سنسکرت اور فارسی علم خوب پڑھا ہے۔ شروع سے سادھوؤں کی سی طبیعت تھی۔ پرشنہ پنڈت آپ کا گرو تھا۔ آپ صاحب کرامات تھے آپ کے خاندان کو ٹپلو کہنے لگے ہیں۔ اس وقت ٹپلو خاندان کے کئی کنبے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آباد ہیں۔ مثلاً پنڈت امرناتھ وغیرہ۔

سودہ صاحب

آپ موضع وشو کے رہنے والے تھے۔ تاریخ جنم معلوم نہیں۔ اکثر سادھو سنگت میں رہا کرتے تھے۔ لب شاہ۔ نرائن کول وغیرہ کے ہمعصر بتلائے جاتے ہیں۔ آپ کئی سیوک بھی تھے۔ آخری عمر میں آپ جینتے جی ہرمکھ پہاڑ کی طرف شنکھ بجاتے ہوئے بانڑاکوٹ چلے۔ اپنے ساتھیوں کو واپس کیا۔ آپ پھر واپس نہ آئے۔ آپ بڑے شو بھگت ثابت ہوئے۔

جیون شاہ صاحب رعناواری

آپ راجہ کاک پنڈت رعناواری کے فرزند تھے آپ کی ماتا ۵۴ سال تک بے اولاد تھی۔ مگر وہ بڑی دیوی بھگت تھی۔ اکثر کھیر بھوانی جایا کرتی تھی۔ وہیں پیاس کی پرارتھنا قبول ہوئی کہ ان کے دو فرزند ہوئے۔ پہلا فرزند ہربرام تھا۔ دوسرے آپ۔ ہربرام تو گرہستی تھا۔ اگرچہ پتا نے آپ کی شادی بھی رچائی۔ مگر آپ دنیاداری کاروبار سے اچاٹ رہے گھر میں تپسیا شروع کی۔ ایک مستطیل لکڑی کے تختہ پر اپنا آسن جمالیا گویا جیسا آسن بنالیا۔ جیسا کہ فوٹو سے عیاں ہے۔ حقہ پینے کے عادی تھے۔ آپ کے بھائی کے اولاد ابھی تک چلے آتے ہیں۔ شوجی پیر اور ان کے فرزند شام لال موجود ہیں۔ اس نے آپ کا مختصر حیرت انگریزی میں چھپایا ہے۔ وہی آپ کا دن مناتے ہیں۔ عام میں نوید اور تھوجی تقسیم کرتے ہیں۔ آپ صاحب کرامات اور بڑے عابد مرتاض تھے۔ آپ کے کشف و کرامات کے چند ایک بطور نمونہ اندراج رسالہ ہذا کئے جاتے ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

۱۔ سنہ ۱۷۸۳ء میں جہاں آزاد خان گورنر کشمیر کے عہد حکومت میں ہندوؤں پر ظلم و تشدد کا دورہ تھا۔ اس کا ثبوت یوں ہے۔ ایک دفعہ محلہ بہشتاہ صاحب میں نالہ مار سے پٹھان نوجوانوں کی کشتی گذر رہی تھی۔ ایک ہندو نوجوان لڑکی وہاں سے گذری۔ اسے دیکھ کر انہیں جبراً اٹھا لانے کا حکم دیا۔ لوگوں میں اس دلسوز واقعہ سے کہرام مچ گیا۔ ظلم و ستم کی وجہ سے بے بس تھے۔ چند آدمی دوڑ کر آپ کے چرنوں پر گر پڑے آپ ریاضت میں مشغول تھے۔ آخر پران کی پرارتھنا قبول فرمائی۔ آپ نے اپنی لاٹھی کمرے کی دیوار حل سے ماری۔ اور ذیل کا فارسی فقرہ پڑھا۔ "اگر حکم خدا نیست بحکم جیون شاہ کشتی غرق آب شود۔ ہندوا از آب بالا شود۔ مطلب: اگر اس میں خدا کا حکم نہیں۔ تو جیون شاہ کے حکم سے کشتی ڈوب جائے اور لڑکی بچ نکلے۔ یہ کہنے کی دیر تھی کہ کشتی الٹ گئی۔ بجز لڑکی اور کوئی بچ نہ سکا۔ تمام شہر میں آپ کی شہرت پھیل گئی۔ ارکانِ حکومت پر سکتہ بیٹھ گیا۔ سب لوگ آپ کی سراہنا کرنے لگے۔

۲۔ ایک سال بارش نہ ہونے کی وجہ سے خشک سالی ہوئی۔ فصل اور گھاس پھونس نیم جان ہو گئے۔ مویشی بیمار ہو گئے۔ گو جر لوگ مرنے لگے۔ آخر سب اکٹھے ہو کر عازم التماس ہوئے۔ تو ایک فارسی فقرہ پڑھ کر سنایا۔ . . . . بارش شروع ہوئی۔ فصل اور گھاس میں تر و تازگی پیدا ہوئی۔ بیماری دفع ہوئی۔ شانتی اور امن کا دور دورہ شروع ہوا۔ لوگ قحط سے بچ گئے۔

۳۔ پنڈت دلارام قلی ایک نیم خواندہ مفلسی کا مارا آوارہ پھرتا تھا۔

مگر آپ کے آشرم کا دلدادہ تھا اور آپ کا معتقد تھا۔ اس دوران میں یہ رواج
تھا۔ کہ اگر رعنا واری میں کبھی اہلِ ہنود کے ہاں شادی ہو۔ تو وہ پہلے ایک
طباق طعام آپ کے آشرم پر لانا فرض تھا۔ اگرچہ آپ کھاتے نہ تھے۔
وہیں پڑا رہتا تھا۔ ایک دن یہی دلارام آپ کے درشن کو آیا۔ بھوک کے
مارے بیتاب تھا۔ تو آپ نے کرپادرشٹی سے پوچھا۔ بھوک تو
نہیں ہے۔ یہ خاموش رہا۔ آپ نے فرمایا۔ اٹھو۔ وہ طباقِ طعام کھا جا۔ دلارام
نے غنیمت سمجھا۔ جب کھانے بیٹھا۔ تو کھایا نہیں جاتا۔ یہ کئی دنوں سے بدمزہ
اور ناقابلِ خوردنی ہو چکا تھا۔ روشن ضمیر سمجھ گئے۔ بمشکل چند لقمے کھائے
تو آپ نے فرمایا۔ کیوں کھایا نہیں جاتا ہے۔ ہمارے ساتھ کھاؤ۔ پھر بھی کھانا
مشکل ہی ہو گیا۔ کچھ لقمے کھائے۔ تو آپ نے فرمایا۔ ارے بدنصیب۔ اب
بتاؤ۔ کہ حاکم بننا چاہتے ہو۔ یا اس کا سالا۔ دلارام کے لئے دونوں باتیں
قریبِ قیاس سے بعید تھیں۔ اول تو وہ نیم خواندہ تھا۔ دوم اس کے ہاں
کوئی بہن نہ تھی۔ کہ رشتہ جوڑ کر سالا بن سکے۔ وہ سوچ رہا تھا۔ مگر اس کا
نصیب تو جاگ اٹھا تھا۔ تو آپ نے فرمایا "اٹھ۔ اپنا قلمدان اور کاغذ ساتھ
لے کر گنہ کدل (ڈل گیٹ) جاؤ۔" وہاں گورنر کا کیمپ لگا ہے۔ چونکہ گورنر کا
دیوان تاذقلی خان بھی نیم خواندہ ہی تھا۔ حسب الارشاد دلارام وہاں چلا
گیا۔ ادھر ادھر نظریں مارتا تھا۔ اچانک آزاد خان کو اس پر نظر پڑی۔
جھٹ اندر سامنے بلایا۔ اس وقت شہنشاہ دہلی کا حکم دیوان سنا رہا
تھا۔ مگر اس کا لفظ "سگ منوی" پڑھنا گورنر کو ناپسند آیا۔ دلارام کو سنانے
کا حکم دیا۔ تو اس نے مہذبانہ طرز سے پڑھ کر سنایا۔ مراد "سگ نشوم" پڑھا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اس طرز پر گورنر نے دلارام سے کہا کہ یہ لفظ غلط کیوں پڑھا؟ آپ کی کرپا سے اس کی بدھی چمک اٹھی تھی۔ دلارام نے جواب دیا۔ جناب میں نے سگ۔ کو اپنے سے منسوب کیا۔ آپ کے لئے نازیبا سمجھا۔ اس پر حاکم بہت خوش ہوا۔ پھر اپنے سالے دیوان نارتلی خان کو اپنا چارج دلارام کے حوالے کرنے کا حکم دیا۔ القصہ وہ اس کا دیوان مقرر ہوا اور سرکاری لباس سے ملبوس کیا گیا۔ یہ آپ کی کرپا تھی۔ تب سے ہندوؤں کا ظلم وستم ختم ہونے لگا

(ماخوذ از حضرت شام لال پیرا)

کچھ عرصے کے بعد صوبہ دار کشمیر دیوان دلارام پر اس قدر ناراض ہو گیا کہ اسے دریا برد کرنے کا حکم نافذ کیا۔ وہ زندگی سے مایوس ہو کر آپ سے آخری رخصت لینے آیا۔ تو آپ نے بے تحاشا فرمایا۔ "جاؤ فکر کیا ہے؟" جب دیوان دلارام دریا عبور کرنے لگا۔ تو آپ سے مخاطب ہو کر حسب ذیل اشعار بزبان کشمیری پڑھنے لگا:

نظم: منظر بی پوش داری گیہ دراؤ دیوان ہوشیار پدگس جیون مستان
اتھ کو لو یہ نزان چھوس منے۔ ینہ بر ونھ چھیں نظر دیوہ دلن
شرمنی صاحب بنی گسان۔ گرہ گرہ صاحبو سروم جیون دعبان

آپ کی بدولت دلارام پار اتر گیا۔ جب یہ خبر صوبہ دار کو ملی۔ تو وہ سمجھ گیا کہ اسے جیون صاحب کا پورا سہارا ہے۔ تو اسے پھر بحال کیا۔ آئندہ اس کے سامنے چھیڑنے کی جرأت نہ پڑی۔ بلکہ اس نے دلارام کو آپ سے ملنے کی عرضداشت بھیجی۔ جب صوبہ دار آپ کے درشن کو آیا۔ تو آپ کے آشرم کے نزدیک اسے جنگلی شیر دکھائی دیا۔ وہ ڈر کے مارے دور سے ہی سلام کر کے واپس

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لوٹ گیا۔ آپ نے اُسے کہلا بھیجا کہ ایسے ظالم حاکم کو یہاں کیا سروکار ہے؟ آئندہ صوبہ دار بڑی احتیاط سے کام کرنے لگا۔

دوسرے روز گزشتہ کوتوال بھگت بھی حاضرِ دربار آیا۔ اُسے بھی وہی جھوٹا کھانا تناول کرنے کو کہا۔ بمشکل کچھ لقمے کھا گیا۔ آپ کی کرپا سے وہ پولیس آفیسر بن گیا۔ اتفاقاً اس کی ماتحتی میں ایک قاتل بھاگ گیا۔ پچھلی حکومت میں بڑی سزائیں ملتی تھیں۔ گزشتہ کوتوال بھی آپ کی شرن میں آیا۔ آپ سے سارا حال کہہ سنایا۔ آپ نے اُسے ایک بانڈہ جشنہ منانے کا حکم دیا اور کہا کہ لوگوں کی بھیڑ میں وہ مجرم بھی تماشہ دیکھنے آئیگا اگر پہچان لوگے۔ تو تمہارا کام نکل آئیگا۔ کوتوال نے ویسا ہی کیا قاتل مع ساماں پکڑا گیا اور اس کی آبرو بحال رہی۔ سادھو سیو کول کو اکثر بشارتیں یاد دہانے سے حاصل ہوتی ہیں۔ آپ کے حالات زندگی اور معجزات بے شمار ہیں۔ حالانکہ آپ خاموش عارف تھے۔ آپ کی دورانِ زندگی میں امن و شانتی کا دور دورہ رہا ہے۔ آپ کے گھر کے میں بلی چوہے۔ پرندے اکٹھے ہو کر دانے کھایا کرتے تھے۔ بغض اور دشمنی کا نام و نشان نہ تھا۔ اس کا ثبوت آپ کا فوٹو ہے۔ آپ کا سموت زندگی ۱۷۰۰ - ۱۸۰۰ بکرمی کے درمیان بتلایا گیا ہے

لچھو شاہ نولہ مولہ اور سودہ صاحب۔ نرائن کول وغیرہ عارف آپ کے ہمعصر تھے۔ آزاد خان گورنر نے آپ کو پیر کامل کا خطاب دیا تھا۔ اس لئے آپ کے خاندان کو پیر کہتے ہیں۔ جب آپ کا دیہانت ہو گیا۔ تو آپ کے معتقدوں میں صفِ ماتم بچھ گیا۔ مرگھٹ پر جا کر جب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چادر کفن اٹھایا گیا۔ تو تختہ خالی تھا۔ آپ اسی وجہ سے بھکتوں کو پدھارے رہیں پیچھے افشور بھگتوں کی گنتی ایسی ہی ہو رہی ہے۔

لسہ بٹ شاہ تولہ مولہ

آپ کی جنم بھومی دھنا وری جلالی خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔ شروع میں گرہست ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ پھر گرہست تیاگ کے مستانہ طرز زندگی اختیار کی۔ کمال مرتاض تصور ہونے لگے۔ اکثر لوگ کشمیر کے اطراف سے درشن کو آنے لگے۔ آپ کی زندگی کا دورہ ۱۷۰۰ اور ۱۸۰۰ بکرمی کے درمیان رہا۔ آپ سر پر بال، کشمیری فرن، مدرا اور مالس کا بھی استعمال کرتے تھے۔ بہت سے سیوک بن گئے۔ آپ تولہ مولہ میں تپسیا کرتے تھے۔ اور وہیں پر آپ نے شریر تیاگ دیا۔ وہاں آپ کی سمادھی پر چھوٹا سا مندر کھڑا ہے۔ لسہ بھٹ۔ اشٹمی کے گذر جانے کے بعد اب نندلال بھٹ آپ کا دن مناتا ہے۔ لوگ اپنی شردھا انوسار بھینٹ چڑھاتے ہیں۔ آپ کے کلام کی کافی چھان بین کی۔ پنڈت نند رام کے پاس ایک صندوق ہے جس کو راقم نے ۱۹۶۵ء میں دیکھا۔ آپ کے دستی نسخے بزبان فارسی ملے۔ کشمیری کرم خوردہ کاغذ پر تجنیہ الفاظ اور دوائیوں کے نسخے ملے مگر پورے پڑھے نہیں جاتے ہیں۔ آپ کے کشف و کمالات کافی ہیں۔ پٹھان حکومت میں ایک گاؤں جاگیر ملا تھا۔ بعد میں سکھ حکومت میں بھی دو گاؤں ملے۔ جس سے آپ کا لنگر جاری رہا۔ مہاراجہ گلاب سنگھ نے بجائے جنس کے صرف مبلغ ساٹھ روپیہ سالانہ نقدی مقرر رکھدی۔ بہ رقم عوامی حکومت ۱۹۴۸ء میں در عہد شیخ وزارت بند ہوئی۔ ۱۹۵۳ء میں بخشی وزارت

نے پھر واگذار کردی۔ یوہ کرشمہ بخشش ہے آپ کا جو ہبات ہوا ہے۔ آپ کے کمالات یوں تو بے شمار ہیں جنمیں ایک حوالۂ قلم کئے جاتے ہیں۔

۱۔ پنڈت گوبند رام زدگر آپ کا معتقد دوران سکھاں حکومت ایک اعلیٰ عہدے پر ممتاز ہوا تھا۔ کسی غلطی کی پاداش میں اُسے ایک اندھیرے گھڑے میں (سیاہ چاہ) ڈالا گیا۔ جب وہ چالدول اُدھر سے نیم آتش ہوگیا۔ تو اس نے آپ کو شرف لی لدر مرتا بود دوک دعا جنانہ) ٦/٥ اشعار میں زبان کشمیری لوڈ تا کی جس کی برکت سے وہ اعلیٰ پایہ کا شاعر بھی تصور ہونے لگا۔ اور تن وتن کی کشت سے رہائی پائی۔ نمونہ حسب ذیل ہے:۔

رشوہ شنکر بجوہ بھیہ ہرہ۔ ہرہ لگیو چرن۔ گورہ لگیو پاد کمن ست گور لگیو چرن
چرنن تل داہ ورتھم۔ دردھا چھک شرہ ون۔ شرمدہ سہاسی کا شم ملہ ہنہ کرنہ
کرشنا کرہ کرہ ہم کرہ اہرہ مرہ نف۔ مرہ مرہ چھچم نہ ترک امر شور پیسکوں
پاد کملن تل بہ بالنم پالہ دنہ چھک ساکاہن۔ نہ بہنہ ذی شو چھپت لوبہ ذی ملگہ ہندین

نوٹ:۔ یہ دستونی گیان پرکاش میں درج ہے۔

۲۔ ایک دفعہ کشمیر میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے فصل۔ گھاس۔ پھل پژمردہ ہو گئے۔ لوگ کیا چرند وپرند نہایت پریشان ہونے لگے۔ بہت سے لوگ برائے استغنا کرنے آئے۔ تو آپ نے ذیل کا فقرہ کاغذ پر لکھ کر دے دیا اور نالہ سندھ میں پھینکنے کا حکم دیا۔

ناگ ناراں۔ رحمت باراں۔ اگر در خزانہ موجود نیست۔ از خزانہ عامرہ بحکم لبو شاہ بادشاہ باراں زود بیارید۔ یہ پرچہ جونہی کہ پانی میں ڈالا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گیا۔ چاروں طرف بادل چھا گئے۔ بارش خوب برسنے لگی۔ تمام
حیوانات اور نباتات میں نئی روح پیدا ہوگئی اور رونق نئی ہوئی۔
سب نے آپ کی روحانی عظمت کی سراہنا کی۔

۱۳۔ ایک عورت ملشی خاندان کی بغرض اولاد آپ کے پاس آئی۔ وہ آپ کی معتقد تھی۔ بہت عاجز تھی۔ تو آپ نے اسے ایک علیحدہ کمرے میں عریاں رہنے کا حکم دیا۔ آپ نے اس پر عارفانہ نظر کی۔ وہ بار آور ہوئی۔ ایک بدبخت خدمتگار ساتھ آیا تھا۔ اس نے کھڑکی کے سوراخ سے دیکھنے کی کوشش کی۔ تو اس کی دونوں آنکھیں نابینا ہوگئیں۔ مزید آپ کا جیون چرتر معلوم نہ ہوسکا۔ تلاش جاری ہے۔

نرائن کول رعناواری

آپ کا جنم رعناواری میں ہوا ہے۔ پتا کا نام معلوم نہیں۔ آپ کا بھائی روپ کول جو راجہ رنجیت سنگھ کے دربار میں ملازم تھا۔ راجہ دینا ناتھ اسکا دیور تھا آپ علم مروجہ کی طرف کم مائل تھے۔ اگرچہ والدین نے علم سکھانے کی بہت کوشش کی۔ پھر آپ کی شادی [illegible] میں کاکرن دھنجی کول کی ایک خاندانی لڑکی سے رچائی گئی۔ آپ کا دل سوچ وچار میں رہا کرتا تھا۔ خویش و اقربا آپ کو پاگل سمجھنے لگے۔ یہاں تک کہ آخر آپ ایک دوست کے ساتھ براستہ بانہال بھاگ نکلے اور لاہور میں بھائی روپ کول کے پاس چلے گئے۔ وہ ڈیرے پر موجود نہ تھا۔ تو آپ دریائے راوی کے کنارے سیر کو نکلے۔ آپ کا سچت کرم بار آور ہوا تھا کہ اچانک ایک ناگا بابا جی وہاں انتظار کرتا تھا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اُن سے ملاقی ہوئے۔ وہ یہ کہتا تھا کہ ابھی نہیں آیا۔ نہ ابھی ابھی نہیں
آیا۔ جب آپ اُس کے پاس گئے۔ تو اُس نے دیکھتے ہی آپ کو
گلے سے لگا لیا۔ اس کے بعد اُس نے آپ کے کپڑے پھاڑ دیئے۔
تو آپ کے دو کندھوں پر ممبر لکڑی کی چھڑی رکھ دی۔ اس کا دوسرا
سرا اپنے ماتھے سے لگا لیا۔ اسی طرح ایڈیشن کیا اور خود اسی دفعہ
انتر دھیان ہو گئے۔ تو آپ دھیان میں مگن رہے۔ یہ خبر سفر جیسے
ہوا کی طرح پھیل گئی۔ راجہ دینا ناتھ فرزند رنجیت سنگھ جو کہ اس
بابا جی کا چیلا تھا۔ اس کا انتم سنسکار کرنے آیا۔ آپ کا بھائی
روپ کول بھی اس کے ساتھ تھا۔ آپ کو بُت کی طرح کھڑا پایا۔
آپ خاموش اور آنکھیں بند کئے ہوئے تھے۔ ہزار کوشش کئے بھی
بھی آپ جوں کے توں بے حرکت رہے۔ تو بمشورہ راجہ دینا ناتھ
آپ کو منشی راز دان صاحب کلیدار کے پاس لے گئے۔ وہ روشن ضمیر
تھے۔ ان کا اظہار ہے کہ یہ سخت کرم لوگی ہے۔ تو راز دان صاحب
نے حلوے کے تین لقمے کھلائے۔ لکھتے ہیں کہ تب سے آپ صرف
تین ہی لقمے چاول کے کھانے لگے۔ پھر آپ سری نگر آئے۔ یہاں
زبرشان میں قیام کیا۔ آپ کی شہرت بڑھ گئی۔ لوگ جوق در جوق
درشن کو آنے لگے۔ کہتے ہیں کہ گورنر کشمیر بھی معہ وزیر پنڈت گنیش داس
درشن آیا۔ اس نے کچھ بھینٹ کیا۔ مگر آپ لینے سے انکاری ہوئے
بڑے سنتوش سے زندگی گذاری ہے۔

۶۔ سیوکول کی برادری پر ایک دفعہ پھر بھوانی جانے کا اتفاق ہوا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وہاں پہنچ کر لب شاہ کی کٹیا سے گزرے۔ تو لوگوں نے اُن
کے درشن کرنے کی پرارتھنا کی۔ آپ مُکر گئے۔ بعد میں ان کے اصرار پر
مجبور ہوئے۔ آپ کو اُن کے ساتھ ناراضگی کا کارن یہ بنا تھا کہ
لب شاہ نے کسی وقت چوہے کو بھُن کر کھایا تھا۔ جس سے
لوگوں میں حقارت پھیل گئی تھی۔ بہرحال آپ اُن کے پاس بیٹھ
کر خاموش رہے اور اپنے یوگ بل کے ذریعہ اُنسے وہ چوہا واپس
نکالنے پر مجبور کیا۔ آپ نے اُن کے سینے پر ایک دو مکے مارے
نتیجے پر زندہ چوہا واپس آیا۔ اور آئندہ ایسا کرنے کا توبہ کرایا
لوگ یہ طاقت روحانی دیکھ کر ششدر رہ گئے۔ آپ کے اور بھی
معجزات ہیں۔ چونکہ آپ کا جیون چرتر واسدیو سیوک نے اردو میں
چھپایا ہے۔ لہٰذا یہاں درج کرنا باعث طوالت ہے۔ سٹری
واندر بالبو آپ کا سیوک گزرا ہے۔ کاتک کرشنہ پکش الگدوہ
میں ۵۰ برس کی عمر میں آپ سورگ کو سدھارے۔

پربھاکر ٹکو گنڈ کدل

آپ خاندان ٹکو شالہ کدل میں ایک مشہور عارف
تصور کئے جاتے تھے۔ آپ گرہستی بھی تھے۔
اور گیتا کے ودیا بھگت تھے۔ آپ کو اس بات کا الہام
آیا کہ ماگھ چودس شکلہ پکش کے دن حبہ کدل کے نیچے کشتی میں انتظار
کریں۔ آپ نے ایسا ہی کیا۔ تو آپ کے سامنے تریپرا دیوی کی مورتی
ظاہر ہوئی۔ تو اُسے بڑی احترام کے ساتھ گھر لائے۔ یہاں ایک چھوٹے
مندر میں استھاپنا کی۔ بعد میں اس مورتی کو ناواکدل ٹکو دنر یوڈائی (

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کے مکان میں لائے۔ تب سے اُسی مکان میں سنھاپت ہے۔ روزمرہ اس کی پوجا ہوتی ہے۔ ہر سال اسی چودھی کو وہاں بڑا میلہ لگتا ہے۔ جو ترلیدا چودھی کے نام سے مشہور ہے۔ ان کو خاندان اُس دن برت رکھتا ہے۔ کھیر اور ماس دولوچی تیار کر کے لوگوں میں نوید تقسیم کیا جاتا ہے خاص کر پنڈت جیا لال انکو اس کے بعد اب اس کا فرزند پرتھوی ناتھ جگیہ رچا کر نوید تقسیم کرتا ہے۔ گوپی ناتھ ان کا کل پوجاری مقرر ہے۔ چڑھاوے کا مالک گروجی ہوتا ہے۔ جگیہ کا خرچہ پرتھوی ناتھ خود برداشت کرتا ہے۔ یہ اس کی دیوی بھگت ہونے کا بڑا ثبوت ہے۔ آشچرج تو یہ ہے کہ وہ مکان اتنے برسوں سے جوں کا توں کھڑا ہے۔ آفاتِ سماوی سے محفوظ ہے۔ اسی کا نام بھگوت کرپا ہے۔

شنکری صاحب

آپ کا آشرم دعناواری متصل میشاہ صاحب تھا۔ بہت سے ایشور بھگت گذرے ہیں۔ آپ کے حالات پورے سے معلوم نہ ہو سکے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے حکومت پٹھان میں ایک ہندو لڑکی کو پٹھانوں کی دستبرد سے بچایا ہے۔ آپ کے جیون کا حال معلوم نہیں۔ مزید حالات کا انتظار ہے۔

مرزا کاک صاحب ہانگل گنڈ

آپ کا جنم استھان بمقام اچھ ۱۸۰[illegible] میں بتلائی جاتی ہے۔ بچپن سے والدین کا سایہ اٹھ گیا۔ آپ کا بڑا بھائی پونہ پنڈت اپنی ماسی کے ہاں ہانگل گنڈ میں متبنٰی ہوا تھا۔ اس بنا پر آپ بھی اسی کے ساتھ رہنے لگے۔ مروجہ تعلیم سے غیر محروم رہے اور گرہست سے مبرا۔ چونکہ آپ کا دل پرماتما

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کی تلاش میں مبتلا ہو چکا تھا اور سچے گرو کی تلاش میں کوشاں تھے۔ اُس زمانے میں زمینداروں سے مالیہ بطور جنسی وصول کیا جاتا تھا (آجکل نقدی ہے) وصول کرنے والے کو کاردار (تحصیلدار) کہتے تھے۔ گرشنہ پنڈت علاقہ برنگ کا کاردار تھا۔ جنسی وصولی بڑی سختی سے کرنی پڑتی تھی۔ ڈیوٹی کے لحاظ سے وہ ایک ظالم تصور کیا جاتا تھا۔ مگر باطن میں وہ ایک اعلےٰ دیانتدار تھا۔ اس لئے آپ کی رسائی اس تک مشکل تھی۔ آخر کچھ عرصہ کے بعد رسائی پائی۔ وہ آپ کا گرودیو ٹھہرا۔ وہ بڑا روحانی طاقت کا مالک تھا۔ آپ نے سچے دل سے اُپدیش کو اپنایا۔ کٹھن تپسیا کی۔ آپ عارف کامل بن گئے۔ کئی سیوک بن گئے۔ ان میں سے ندھان صاحب۔ نجیہ کاک۔ ذوبہ جو در قابلِ ذکر ہیں۔ کشمیر کے اطراف سے خاصکر سری نگر سے لوگ درشن کو آنے لگے۔ آپ کے معجزات یوں تو بے شمار ہیں۔ چند ایک ناظرین کے خاطر درج رسالہ کئے جاتے ہیں۔

(۱) موضع براری آنگن میں لچھمی گوسائی ایک مرتاض تھا۔ کبھی دور دیال جانے کا اتفاق ہوا۔ اس نے بڑے پریم سے آپ کا سواگت کیا۔ آپس میں ست سنگ بھی کیا۔ اس سے آپ کی شہرت بڑھنے لگی۔

۲۔ کچھ عرصہ کے بعد کئی پریمیوں کی پکار تھا پر آپ سری نگر سے ہوتے ہوئے وُلر جھیل کی سیر کو چلے۔ کئی مسلم درویش بھی ہمراہ ہوئے۔ جب آپ کی کشتی محافظ وُلر کے پاس پہنچی۔ تو ایک فقیر بولا کہ تم جب دریا پار کی ملاقات کو حاضر کیوں نہیں ہوتا۔ ایکایک ایک سانپ کشتی میں حاضر ہوا اور سر جھکایا۔ تو آپ نے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اس قسم کا تکلف نہ ہمارے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لئے زیبا نہیں۔ پھر سانپ کو رخصت دی۔ دوسرے روز وہاں سے واپس
لوٹے۔ وہاں ایک ہیضے کالرا کی بیماری سے آپ کے سیوک کا لڑکا بھی
بیماری کی زد میں آکر راہ عدم ہوا۔ سیوک اعتقاد کا پکا تھا۔ گھر والوں کو
خاموش رہنے کا حکم دیا۔ خود آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مگر آپ کہیں
دور بھوجن کرنے گئے تھے۔ دوسرے دن وہ آپ کی شرن میں آیا۔ اس
وقت سب بھوجن کرنے بیٹھے تھے۔ تو آپ نے اس سیوک کو کھانا کھانے
کا حکم دیا۔ وہ بھوجن کیا کرتا۔ اس کا دل ہی جانتا تھا۔ مگر تعمیل سے گریز
نہ کیا۔ خاتمہ پر وہ آپ سے رخصت مانگنے آیا۔ تو آپ نے کچھ دانے
نبات مزید دیئے۔ تو اس نے مردہ بیٹے کے لئے مزید مانگا۔ مزید ایک
دانہ بھی دیئے گئے۔ آپ سے کوئی بات چھپی نہیں تھی۔ جب اس سیوک نے
وہ نبات کے دانے تقسیم کئے۔ مردہ بیٹے کے منہ میں بھی ڈال دیا۔ تو بیٹا
بھی اٹھا۔ اس کے گھر والے یہ اچنبھا دیکھ کر حیران ہوئے اور خوشی منائی
یہ آپ کا ایک ادنےٰ کرشمہ تھا۔

۴- ایک روز کا ذکر ہے کہ کسی بیوہ عورت کے ہاں ایک اکلوتا بیٹا جو تھا
کالرا سے فوت ہوگیا۔ اس کی ماں اعتقاد کی پکی۔ آپ کے شرن میں آئی۔ زار
زار رونے لگی۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ اس کا اَن جل ختم ہو چکا ہے۔
اب کیا ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر تم اپنی عمر سے کچھ عرصہ دو گے۔ عورت بولی۔
جیسا آپ مناسب سمجھیں۔ پھر کچھ مدت کے بعد لڑکا زندہ ہوگیا۔ ازاں بعد
وہ لڑکا خود وہ کہانی دوہرانے لگا کہ کیسے آپ نے اسے زندگی دلائی؟
آپ کے اور بھی معجزات ہیں۔ آپ شاعر بھی تھے۔ آپ کا کلام نادر خزانہ ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کشمیری۔ ہندی۔ اُردو۔ سنسکرت زبانوں کا مرکب ہے۔ چند ایک اشعار بطور نمونہ یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) بھجن گوسنزن گھٹن۔ اندر دِس پانہ اچھن۔ گوسو پالن گودہ وچن بھجن نام رادہ رادہ

(۲) آپ ہی اونا جاونا۔ آپ ہی لینا دینا۔ آپ ہی ہووے کھاونا۔ پرساد بابا سوکھ
پرمیشور کا جاننا سا پنا آتما ماننا۔ آپ ہی داتا بیٹا۔ جاناں جاناں سوسو وغیرہ

(۳) ادم چھو ہر جاری۔ ادمکار روزگاری۔ ادم چھہ بالہ باری۔ رفیقی رادہ رادہ
ادم پانہ ہر نجی آو۔ ادمکار روزگار آو۔ ادم تھہا آکاشی باو۔ بھجن نام رادہ رادہ
ادم گوہ آکاشی۔ ادم گو پرم آکاشی۔ دیک تت سو پرکاشی۔ پنچھے رٹ رادہ رادہ
ہندو مسلمان معتقد بن گئے۔ علاقہ برنگ میں آپ کا کلام سجنوں کے زبان زد
ہے۔ آخر جیٹھ کرشنہ پنچ دوی سنیچروار ۱۸۸۶ ہجری میں بعمر ۸۰ سال دیہانت
کیا۔ معتقداں میں حسن مانم بچھ گیا۔ آپ کا کوئی آشرم نہیں۔ نالہ کوکرناگ (ڈنگل گنڈ)
کے پاس ایک چبوترہ ہے جس کے ارد گرد پانچ پتھر ہیں۔ جن میں کئی چنار
اور کئی پیڑ موجود ہیں۔ وہاں پر آپ کا انتم سنسکار کیا گیا ہے۔ وہی
یادگار ہیں۔ یہیں پر سالانہ یگیہ رچایا جاتا ہے۔ سروانند پریمی ہوگام نے
آپ کا کچھ کلام جزوی طور شکل رسالہ حال ہی میں شائع کیا ہے۔

انتر دھیان تاریخ منظوم ہے

چوں زرنگی گذشت جہاں آرام جست آں جہان جہاں

کاک مرزا شاہ عرفانی کلام ندو ہر الاعکال

یوم شنبہ دوی کرشنہ پنچ ہنگام جیٹھ

در سن ہشتاد و شش فرمودہ اند انتر دھیان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نندلال صاحب | آپ رعناواری کے رہنے والے تھے۔ مرزا کاک کے چیلے تھے۔ بڑے آتشک اور محنتی سادھو تصور کیے جاتے تھے۔ کاک صاحب کی سمادھی کے ساتھ ہی آپ کا بھی اور چبوترہ بنایا گیا ہے۔ اس پر دیا جلتے رکھتے تھے۔ موتی یار میں بھی آپ کا مستقل آشرم موجود ہے۔ اس کے علاوہ اننت ناگ خواجہ محلہ میں آپ کا دوسرا آشرم موجود ہے۔ پریم ناتھ خواجہ سے کول اور دیگر معتقدان آپ کا جگیہ رچاتے ہیں۔ پھر اور بھوجن کا نوید تقسیم کرتے ہیں۔ مگر نند جو داسی آپ کا چیلا بتایا گیا ہے۔ مزید حالات کا انتظار ہے۔

بچھے کاک سٹھو نواسی | آپ کی جنم بھومی کرنیڈ گام بتلائی جاتی ہے۔ کسی قدر مروجہ تعلیم بھی حاصل کی تھی۔ بچپن سے شوق حقیقی کے آثار نمایاں تھے۔ پنڈت دوپہ جو در آپ کا گرو دیو تھا۔ وہ کاک صاحب کا چیلا تھا۔ بڑے نفس کش تھے۔ آپ صاحب کرامات تھے ہندو اور مسلمان سب احترام کی نظر سے دیکھتے تھے۔ دوپہ جو کے حالات پچھلے کی تعداد میں سے اوجھل ہیں۔ آپ غذا بہت کم کھاتے تھے۔ سنا گیا ہے کہ رفع حاجت کے وقت اپنے معدے کو باہر کر کے صاف کرتے تھے۔ اسے دھوتی کرم کے ساتھ کم دکھائی دیتے ہیں۔ آپ شاعر بھی تھے۔ نمونہ کلام حسب ذیل ہے:-

دمہ منتاں ڈیوڑ دپیہ دن جیہ نشانی ۔ امر یالی کوہ منتان پھوٹی
کاکنہ ترنگ دپیہ بلہ یوان ۔ کس سنا شونس پیرستا گو۔
وتھان بہان بھوگن چھے بو گان رشویہ گچھان دپیہ ادہ پیگو۔
دپیہ ننزہ کیا بتر چھیو۔ دودو زلان انش بیور دو۔ مذکورہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۲- زوو زانہ ونے گیمانہ دانے۔ تنہ پتہ ہوٹن یاوس گئے۔ نانا یُوی دیہہ آدیکین منز۔ کونہی پاک اَر تُوس گئے۔

پوتر پاپہ کرنہ رتا بُو ولیمت۔ زنہ مرنہ دُوگن تھیئے۔ مذکورہ

۳- ایشور اگن امنش تنیز۔ اگنیا نہ کاٹھس سند رزے۔
کاٹھس ہیت شوئی اگن تیز۔ امنش ایشور ہیتن زے۔
یہ دیہہ دھنہ تس لبی گرو کرپا۔ برمی سمسار گنیز زے مذکورہ

۴- کوہ چھیک ونشے سوکھن برماں۔ تتو دھیہ بھلہ بتران دوکھ
کالینہ سند چھے نمی تران۔ سدبی گرو بچھنہ پرچھے سوکھ۔
حیا چھیلن من لیئے کرال۔ سوران سُو دیو انز مکھ۔ مذکورہ

آپ کا لباس پھرن۔ دستار تھا۔ نہایت پاکیزہ زندگی گزاری ہے۔ آپ کے بھی بہت سے کشف و کمالات ہیں۔ آپ کا چیلا داماند تا بھگام آشرم رہا ہے۔ آپ کا دن بڑے پریم سے منایا جاتا ہے۔ اس کے بجد تمیونا نہ منانا رہا۔ اب اس کا فرزند مناتا ہے۔ گوبند جو دشو دوسرا چیلا تھا۔ یہ دونوں بڑے سادھو شریر تھے۔ گوبند جو اکثر ہمرکاب رہتا تھا جس وقت گوبند جو کا دیہانت ہوا۔ کسی ہمسایہ نے سوپنا دیکھا کہ راستوں اور سڑکوں کو سجایا جاتا ہے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ گوبند جو دشو کو یہاں سے گزرتا ہے۔ یہ اس کی گرو بھکتی کا ثبوت ہے۔ پرہ کاک ہانگل گنڈ بھی آپ کا چیلا تھا۔

باباجی ننرہہ گام	آپ بھارت سے آئے تھے۔ کشمیر کی سیر کر کے ننرہگام آشرم جمایا۔ یہاں کٹیا بنائی۔ پھر آہستہ آہستہ دھرم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سالہ بھی تعمیر کی۔ لوگ درشن کو آنے لگے۔ آپ چائے میں کالی مرچ۔ لونگ ڈال کر استعمال کرتے تھے۔ غذا کم کھاتے تھے اور سرکار سے کچھ زمین برائے آشرم حاصل کی اور لنگر جاری رہا۔ میوے دار باغ لگایا۔ ہر کسی کو بھوجن ملتا تھا۔ کشمیر میں ۶۰ سال رہے ہیں۔ آپ کی عمر ستر اسی برس بتائی جاتی ہے اسی شہر سے زمین کے اندر سمادھی میں بیٹھ کر نہ معلوم کب دیہانت کیا۔ ایک دفعہ ایک انگریز کمشنر وزیر نے لنگر اور ڈولی کی لکڑی بند کر دی۔ تو دوسرے دن اسے جنگل میں پھرتے پھرتے شیر سے مقابلہ پڑا۔ اس نے میم صاحبہ پر حملہ کیا۔ بہت کچھ زور لگایا اگر بچے تو سوامی جی تک لکڑی بند کرنے کی الہام ہوئی۔ تو وہ فوراً آپ کی شرن میں آیا اور معافی مانگی۔ پھر لکڑی جاگنداری ہوئی۔ آپ بڑے روحانی طاقت کے مالک تھے۔ سمت ۱۹۷۶ میں دیہانت کیا۔

سرنہ بھٹ یادرشو وغیرہ بھی آپ کے پاس آیا کرتے تھے۔

زندہ دھن صاحب

آپ سری نگر کے رہنے والے خاندانی وزیر سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے حالات زندگی معلوم ہو سکے یوں تو آپ کامل ریاضی قصور کئے جاتے تھے۔ اس کا ثبوت شنکر داروان چھٹے ہیں اور حسب صراحت دعا وادی آپ کے خاص سوک تھے۔ شنکر داروان کو کشمیری میں ٹشکرن کہتے "کنز تھے" وہ ایک راج یعنی کلمہ اڑی اساتذہ پڑھتا تھا۔ جو کشمیریوں کی زبان زد ہے۔ اس میں کچھ قدرتی راز تھا۔ اس کے خانہ ساں ہیں موہن کشن وسیہ ملازم ڈاک خانہ کشمیر ہے۔ وہ بڑا بھگت معلوم ہوتا ہے۔ آشرم کوئی نہ تھا۔ سمت ۱۹۳۰ بکرمی میں اس کا دیہانت ہوا ہے موہن کشن نے آپ کا مختصر جیون چرتر چھپوایا ہے۔ آپ صاحب کرامات تھے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

باسہ کاک نوز | آپ موضع نوز کے رہنے والے تھے۔ آپ برہمن تھے۔ شروع میں گرہستی رہے۔ کشائش باطنی کے جذبہ نے گرہست تیاگ کرایا۔ آخر عمر کوئی نہیں ساکر آپ کو خلوت مقامات اور درختوں کی کھوکھوں میں اور کبھی جنگل میں تپسیا کرتے پایا۔ بڑے عابد تصور کئے جاتے تھے۔ موضع نوز میں آپ کی تپسیا کا بڑا چرچا ہے۔ مزید حالات کا انتظار ہے۔

ہرہ کاک نوز | آپ کا حال مثل باسہ کاک نوز سنا گیا ہے۔ مفصل حالات کا انتظار ہے۔ آپ بھی بڑے مرتاض سمجھے جاتے تھے۔ صبور شاہ لار آپ کا چیلا تھا۔

نند رام عرف پرمانند ٹکن نواسی | آپ کا جنم سمت ۱۹۲۸ ب میں ہوا ہے۔ در اصل آپ موضع سیر کے رہنے والے تھے۔ آپ کے پتا کا نام کرشن پنڈت اور ماتا کا نام سرسوتی دیوی تھا۔ کرشن پنڈت پٹواری رہا ہے۔ آپ بھی پٹواری تھے۔ آپ گرہستی تھے۔ کئی اولاد بھی ہوئے۔ آپ ایشور بھکتی اور سادھو سنت کے بڑے دلدادہ تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ٹکن کے نزدیک کوئی باہر کا بابا جی آیا تھا۔ آپ اس کی سیوا کرنے لگے۔ وہ کامل مرتاض تھے۔ وہی آپ کے گرو دیو ٹھہرے۔ آپ بڑے عارف تصور ہونے لگے۔ آپ کی شاعری گیان اور بھکتی سے بھرپور ہے۔ ایشور بھکتوں اور ان پڑھوں کے لئے بھی کوہ نور ہے۔ آپ نے سدھاما چرتر رادھا سوئمبر کشمیری زبان میں منظوم بنایا ہے۔ ان میں پریم اور گیان بھرا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ شو لگن اور کئی بے شمار لیلائیں منوہر بنائی ہیں۔ دل میں سکون اور شانتی پیدا ہوتی ہے۔ کشمیر کی دھرتی نے زمین پر ایسا کرنی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سادھو سنز پراور کشمیری شاعر ہنیں گزرا ہے۔ آپ کی لیلائیوں سے بھگوت چرنز بھگتی اور ویراگ حاصل ہوتا ہے۔ آپ کا جزوی کلام گیان پرکاش میں چھپ چکا ہے۔ لہذا اس رسالہ میں مفصل لکھنا ضروری نہیں۔ پھر بھی چند اشعار بطور نمونہ درج ذیل ہیں:-

۱۔ گنڈو ناچھا زندہ مرن۔ سہنز وچار کرن۔ پانہ دوستہ پان شرن۔ مذکورہ

پورنت دارہ پنچھی تراوتھ تاٹ اٹھی۔ پاکھنڈی انہ لبعثی۔ سہنزہ وچار کرن

شبدہ برہم سوتنہ گیان۔ پڈن میجے شروتر مسان یکھت بنیٹر وگیان۔ مذکورہ

۲۔ بھگوت ما یا بانہ چھینہ زانانہ۔ پان پانہ کو بنہ برزہ ناوانو۔

تو بچھ لیتے سو بھگوان۔ تسی تجھ زانہ ناوانہ چیت دبرینہ دفتہ مال ہیگوانو۔

اسی چھینہ دارنا کمنہ دنانہ۔ واسہ بوس چھینہ منگہ ناوانو۔

بلوہ کن کھاندنتہ بیرہ بزبانہ۔ چیت دبرینہ دفتہ مال ہیگوانو

۳۔ امر پانو برہ سمسار چھوی۔ آدہ ولونہ تگ دی آدہ دھکار چھوی

نادتو بسنو ہی لوہ سرہ نار چھوی۔ ستہ وبچار ستہ وچار:-

آد انت ستدن منز ادھکار چھوی۔ زیرن منز آنہ باز بہ کوی سار چھوی

وھیانہ منز انحک دھیان شوید دار چھوی۔ دارنا بہ دار دارنا بہ دار۔ مذکورہ

(دیکھو گیان پرکاش)

آپ کے کلام وحدت نے تہلکہ مچا دیا ہے۔ اور آپ نے فرزانہ زندگی بسر کی ہے۔ آخر موت ۱۹۳۶ء میں اپنے خولیش واقربا کو داغ مفارقت دیئے گئے۔ آپ کا مکان رالیش بغیر آفات سہادی کے اب تک موجود ہے۔ آپ کے اولاد اور سیوک آپ کا دن شوبھا سے مناتے ہیں۔ گذشتہ سال سے عوامی حکومت نے آپ کے نام پر ایک لائبریری الگ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یادگار ہے ۔ منتخب میں کھولی ہے ۔ آپ کے دو چیلے رچھن جو ناگام اور واسو بھی گزرے گئے ہیں ۔ وہ دونوں بھگت اور سنیاسی تھے ۔ ان کا کلام بھی گیان پرکاش میں شائع ہوا ہے ۔

سوامی آنند جی جمہ نگری

آپ طوطا رام سنز دل سکنہ گنپت یار کے سپوت تھے ۔ سنچت کرموں کے پربھاؤ نے ایشور مارگ کی طرف مائل کر دیا ۔ جبھی آپ نے جوانی میں سب کچھ ترک کر دیا ۔ پہلے شانگس میں کچھ عرصہ گزارا ۔ اس کے بعد موضع عورن میں قیام کیا ۔ پھر موضع شنز گام متصل شنسہ لاگنیا دل بی ۔ ایک جنگل میں دو تین سال تک تپسیا میں مصروف ہو گئے ۔ سجن پرشد سماندھ بھی درشن کو آنے لگے ۔ آپ متانت طرز کشمیری فرقہ ۔ سر پر جٹا ۔ ہاتھ میں مالا رکھتے تھے ۔ اکثر عقیدوں سے قوت نار سہ ہیں ۔ بڑے صاحب کمال مرتاض اور روشن ضمیر ہو گئے ۔ آخر پر جمہ نگری میں در خانہ آفتاب کول قیام کیا ۔ سال دو تین جلالی میں شریر چھوڑ دیا ۔ شروع کبر ولیل پر دھیان سے اوم رام کے شبدوں کا سوزانہ کار اسرنتے تھے ۔ آگ دھنا لگا لیا کرتے تھے ۔ یہاں پر اکثر بھجن لوگ مدانی ۔ مانس ۔ شراب اکر بھینٹ کرتے تھے آپ سب کچھ آہار کرتے تھے ۔ یہ بات قابل غور ہے کہ دن بھر جتنا بھی سامنے رکھا جاتا ۔ سب آہار کرتے تھے ۔ اس کے برعکس اگر کئی کئی دنوں تک کچھ بھی نہ ملتا پروا نہ کرتے ۔ آپ کا چہرہ سورج کی طرح چمکتا دکھائی دیتا تھا ۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ کئی کئی دنوں تک دروازہ بند کر بیٹھ جاتے ۔ جسمانی طاقت پر کچھ فرق نہیں پڑتا ۔ کشمیر کے اطراف سے اور خاص کر سری نگر سے بھگت لوگ درشنوں کو آیا کرتے تھے ۔ سب کے ساتھ خاطر [illegible] آتے تھے ۔ کیا ان میں [illegible] تھے ۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اس کا راز کسی کو معلوم نہیں۔ اگر کوئی کھانے کی چیز خود مزہ چکھ کر لاتا۔ تو
وہ جھوٹ سمجھ کر واپس کر دیتے۔ وغیرہ وغیرہ۔ آپ کے کشف و کمالات
بے شمار ہیں۔ (۱) ایک دفعہ مہاراجہ پرتاپ سنگھ بھی درشن کو آئے۔ کوئی
چیز سود و کار نہیں کی۔ بلکہ بڑی مشکل سے درشن دیا۔ (۲) جب جنگل میں
تھے۔ تو سری نگر سے دو شخص وہاں پہنچ گئے۔ رات کو ٹھہرے۔ وہاں دوسرا
کوئی بھی نہ دیکھا۔ وہ آپس میں کھانے کی فکر کرنے لگے۔ مگر خاموش رہے
جب شام کے آٹھ بجے ہوئے۔ تو اچانک کسی لڑکی نے دو بھات کی
تھالیاں ان کے سامنے رکھ دیں۔ خود غائب۔ ان صاحبوں نے خوب کھایا
صبح سے ادھر ادھر نظر ڈالی مگر کہیں بھی آپ کا لنگر نہ دیکھا۔ متحیر ہو کر
سری نگر کی طرف روانہ ہوئے۔ ہم نے بھی آپ کی بڑھائی کی داد دی۔
(۳)۔ اسی جنگل میں آپ کو ایک مسلم بڈھا کبھی کبھی لکڑی اور دودھ بھی
لایا کرتا تھا۔ وہ آپ کا معتقد تھا۔ اتفاقاً ایک زمستان میں وہ پنجاب چلا
گیا۔ وہاں اپنے بیٹوں کو آپ کی سیوا کرنے کی ہدایت کی۔ قدرت کا کھیل
اسی سال برف باری زیادہ ہوئی۔ اور انہیں اس کی ہدایت بھول گئی۔
ایک دو ماہ کے بعد یاد آیا۔ وہ دونوں ہاتھ ملنے لگے۔ اور پریشان ہوئے
کہ آپ کو بہت تکلیف پہنچی ہوگی۔ آخر برف سے راستہ صاف کر کے مع
سامان آپ پہنچے۔ وہاں پر کیا دیکھا کہ آپ کی دھونی برابر جلتی ہے۔
آپ مصروف عبادت تھے۔ پھر وہ آپ سے ہاتھ جوڑ کے معافی کے
خواستگار ہوئے۔ آپ کی سراہنا کی۔
(۴)۔ ایک بھگت آپ کے حکم دلانے سری نگر سے کچھ ضروری اشیاء لے کر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

روانہ ہوئے۔ راستے میں دریائے ویشو کا پار کرنا تھا۔ بوجہ بارش پانی کافی سے زیادہ تھا۔ اب کرے تو کیا کرے؟ آخر جنم دن کی اہمیت کا خیال کر کے اُس نے اپنے گھوڑے کو پار لنگنے پر مجبور کیا۔ پانی کے زور سے وہ نیچے بہنے لگا۔ دریا کے کنارے کے لوگوں نے آوازیں بھی ماریں۔ سب کا یہی خیال گذرا کہ سوار بہہ گیا۔ مگر آپ کی کرپا سے وہ کہیں دور سے پار گیا۔ اب وہ جلدی سے چلنے لگا۔ آپ کے پاس پہنچ کر اپنا سر جھکایا۔ آپ نے اُسے ملامت کی کہ ایسے وقت بے اس طرح خطرے میں ڈالنا اچھا نہیں۔ پھر اپنے کندھے دکھائے ان پر زخم لگے تھے۔ وہ حیران ہو گیا۔ آپ نے کہا کہ کندھوں کے بل تمہارا گھوڑا پار کرانا پڑا۔ آئندہ ایسا نہیں چاہیئے۔

آپ کا ڈیرے والا آفتاب کول اور اس کے عیال کو ان چیزوں کے بغیر کچھ نصیب نہ ہوا۔ جو لوگ از قسم جنسی۔ چادر۔ دھسہ پگڑی وغیرہ نذر کرتے تھے۔ آخر ۱۹۸۰ سنہ آپ نے دیہانت کیا۔ آپ کے چیلوں میں منشی حق شاہ رتنتی پورہ ایک مشہور سادھو گذرے ہیں۔ باقیوں کا حال معلوم نہیں۔ آفتاب کول کے فرزندان۔ مکند کول۔ جیشر ناتھ کول وغیرہ موجود ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دوسرا حصّہ

سوامی لالانند سنتو نواسی | آپ کوئل گاؤں کے رہنے والے تھے۔ پچھلے کرموں کے پربھاؤ سے النتور مارگ کی طرف مائل ہوئے

گھر تیاگ کرکے سوامی نجیبہ کاک کے آشرم (سمتھا) پر حاضر ہوئے۔ اُن
کی آگیا کا پالن کیا۔ پھر اپدیش ملا۔ آپ نے تن من سے محنت کی۔ عبادت
کا دھنبہ کیا۔ کئی گرو مہاراج کے وقت میں بھگت کے وسیلہ سے
کچھ دفینہ زمین بھی پراپت ہوئی۔ جس کی بدولت لنگر جاری رہا۔ یہ
زمین صفاپور سے حاصل کی تھی۔ آپ گرو مہاراج کا دن بڑی شان
سے مناتے رہے۔ عام لوگوں میں بھوجن اور نوید تقسیم ہوا کرتا تھا۔ آپ
کے دیہانت کے بعد آپ کے بھائی مکند رام آپ کا دن ۲۰ سال تک مناتا
رہا۔ اس کے بعد اُس کا فرزند دینا ناتھ ۲۰۰۰ تک مناتا رہا۔ مابعد
اب اس کا بیٹا شمبھو ناتھ مناتا ہے۔ آپ گرہست سے مبرا تھے۔
آپ کے پرسدھ چیلوں میں سے دیو ناتھ کاک کسو رعنا واری۔ نجن کاک سنتو
نواسی اور اس کی ماتا کسر دیدی۔ سہج رام شمبھو ناتھ نجاتی وغیرہ ہیں۔ دیوہ کاک
گرہست سے مبرا تھا۔ وڈ دن میں آشرم بنایا ہے۔ وہاں پر ان کی دھرم
سالہ موجود ہے۔ باقی سب گرہستی تھے۔ دیوہ کاک بھی اب گزر گیا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آپ شاعر بھی تھے۔

نمونہ کلام :- ہی دلشہ بتزِ و سُرودُ ادم۔ وچار کرُدُ کُسُو پچھ پچھ۔
سمسار سورُوئی مابابنہ برم۔ ہی دلشِ پتزِ سوردُکُ ادم۔

۲- مایا کا یا سوبھوتوئی زال۔ مانتہ بسِ مچھوئی نس چھوئی سکال۔
گاش آست گوس گتہ منہ بچرم۔ وچار کرودُ کُسُو پچھ پچھ۔

۳- دہیہ ابھمانک زِرنے لوز۔ ٹاٹھلیو تبہ پچھ کن دت دوز۔
من مان دپان۔ تن ورن آشرم۔ وچار کرودُ کُسُو پچھ پچھ۔

۴- نادنِ کایا۔ نادنِ تن۔ چھاوُن زل بیہ چھس برہمن۔
سند صبا بائجِ پُرجا نیم بم۔ وچار کرودُ کسُو پچھ پچھ۔

آخر کا تک شکلہ پچھ دُمی سمہ ۱۹۲۱ بکرمی میں دیہانت کیا ⁘

چندر و جو بچرو | آپ سمہ ۱۸۷۷ بکرمی میں پیدا ہوئے ہیں۔ دیوانی گریہست آپ کے تین فرزند اور ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ جب آپ گریہست تھے۔ تو ان دنوں بھی آپ کا بیتا ہنگوت کنٹھ تُسٹ کرتے تھے۔
اس کارن آپ بچپن سے ہی ایشور بھگتی کی طرف جھک پڑے۔ مروجہ تعلیم بھی حاصل کی۔ بچپن کا نام چندر جو تھا۔ آپ کا سسرال موضع بچرو میں تھا۔ وہاں کچھ عرصہ آشرم رکھنے سے آپ کو بچرو کہنے لگے۔ ۲۵ سال کی عمر میں ایک بھارت لوائی جہنت سے ملاقات ہوئی۔ دیکھی آپ کا گرو بنا۔ کچھ عرصہ ان کے ساتھ ہی رہے۔ اس کے بعد آپ نے مہتا کو جو کو ٹھا سکن ہوبانہ محلہ کے پاس بطور منشی کام کرتے تھے۔ جب سے آپ کی روحانی عظمت ہشکارا ہوئی۔ تو آپ نے اپدیش دیا۔ پھر منشی کے گھر جا کر کچھ عرصہ تپسیا کی

مکند رام در و چار ناگ کے ساتھ اپنی لڑکی کا بیاہ کیا۔ اس کے بطن سے نادان جو در پیدا ہوا۔ جو کہ بعد میں کامل سادھو بن گیا۔ آپ کا یادگار ایک قلمدان معہ قلم اور کچھ لکھا ہوا کچھ کاغذ دینا ناتھ کوہٹا کے گھر میں موجود ہے۔ بلہ کاک لیتی۔ ہٹاکور کوہٹا، ٹیکا لعل۔ پرکاش رام خزانچی۔ دیوہ رام۔ گوپال جو آپ کے سیوک تھے۔ وہ سب گذر گئے ہیں۔ اس وقت نند لال آپ کا فرزند آپ کا دن مناتا ہے عام میں بھوجن۔ نوید تقسیم کرتا ہے۔ سادھو اور سجن لوگ درشن کو آتے تھے۔ آپ صاحب کرامات تھے۔ آپ سنہ ۱۹۱۳ ب میں دیہانت کر گئے۔

ٹیکالال گنجو آپ سنہ ۱۸۰۰ ب میں پیدا ہوئے۔ آپ بڑے نقش کش عارف تھے۔ مجردانہ زندگی بسر کی ہے۔ آپ بڑے شاعر تھے۔ ڈھائی ہزار اشعار بنائے تھے۔ کبھی گھر میں کبھی ہگلن میں رہائش کرتے تھے۔ آپ کا چیلا لونہ کاک ہگلن تھا۔ انقلاب زمانہ کی وجہ سے آپ کا کلام دست برد ہوا ہے۔ آپ کے مزید حالات زندگی معلوم نہ ہوئے۔

لونہ کاک ہگلن آپ موضع ہگلن تحصیل پلوامہ میں بر دز لوہ تسکا نواشمی سنہ ۱۸۸۵ ب میں پیدا ہوئے۔ ٹیکالال گنجو سے اپدیش حاصل کیا۔ گو دو بھگتی کافی تھی۔ ان کے ہاں اکثر دھیان کرتے تھے۔ ان کے دیہانت کے بعد آپ امیشر داس گلاب باغ کے ہاں ٹھہرے۔ وہاں آپ تپسیا کرنے لگے۔ امیشر داس۔ گوبند جو در کا فرزند رامچند در لامیشر میں اس وقت موجود ہے۔ آپ شاعر تھے: نمونہ کلام:

لویاؤ لو یاؤ سیتہ تنہ راد من۔ لو یاؤ یاد تنہ پراؤم۔ لونہ کانہہ ذے پانی پان پر دخادم۔ پھیرس ہو تام ہمی گوم۔ وغیرہ وغیرہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آپ کے اشعار کلام دستیاب نہیں ہوئے۔ آپ بڑے محنتی سادھو تصور کئے جاتے تھے۔

سوامی گنگا رام ٹن

آپ ٹن کے رہنے والے تھے۔ بہت عرصہ بھارت کی یاترا میں گذارا۔ آپ کا اپدیشی گرو معلوم نہ ہوا۔ آپ بڑے ریاضی تصور کئے جاتے تھے۔ اکثر آپ گھوڑے پر ادھر ادھر جانے کے عادی تھے۔ کئی سیوک بھی اسپ سوار ہمرکاب ہوا کرتے تھے۔ آپ صاحب کرامات تھے۔ ایک دفعہ مع سیوکان ہوائی اسپ مکندداز دوان چوکگام کے ہاں چلے گئے۔ وہ بیچارا غریب بقلی کا مارا بھگوان کا آسرا لے کر دن گذرانی کرتا تھا۔ اہل مجلس کو کھانا کھلانے کی طاقت نہ تھی۔ تھوڑا چاول موجود تھا۔ ابھی سوچ میں تھا کہ آپ اٹھ کھڑے ہوئے اس کے لنگر کا معائنہ کرنے لگے۔ وہ شرمندہ ہوا۔ آپ نے تسلی دی کہ فکر نہ کرو جتنی بھی چاول ہے۔ دو برتنوں میں ڈال کر پکانا شروع کرو۔ اس نے ایسا ہی کیا کہ بھات کے دو دیگچے تیار ہوئے۔ سب نے سیر ہو کر روٹی کھائی۔ یہ دیکھ کر وہ حیران ہوا۔ اسی طرح آپ کے کئی معجزات ہیں۔ سونہ پنڈت مکندرازدان۔ نیلہ کنٹھ کول۔ سونہ پنڈت ٹن وغیرہ آپ کے خاص سیوک تھے۔ سونہ پنڈت نے بعد میں گوسائیں گنڈ میں آشرم بنایا۔ جو کہ اسی وقت تک موجود ہے۔ آپ کا تاریخ وفات معلوم نہیں ہوا۔

گوبند جو نلامشی

آپ کی جنم بھومی بانہ محلہ تھی۔ آپ کے حالات تلاش کرنے پر دستیاب نہیں ہوئے۔ آپ کی روحانی عظمت آپ کے چیلوں کے جیون چرتروں سے منکشف ہوتی ہے کہ بڑے عارف گزرے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہیں۔ آپ کا سیوک آنند کول ملازم کسٹم۔ آفتاب رام کار رہا۔ جو سمت ۲۰۱۷ب میں انتقال کرگیا۔ یہ دونوں فرزانہ سادھو تھے۔

سونہ پنڈت گوسائی گنڈ

آپ مٹن کے رہنے والے تھے۔ شروع سے ہی بھگونت بھگتی کی تھی۔ ویراگ اتپن ہوا۔ سوامی گنگا رام سے اپدیش لیا۔ اس کے بعد گوسائی گنڈ میں آشرم بنایا۔ آپ سنسکرت لکھے پڑھے تھے۔ کچھ رقبہ زمین حاصل کیا جس کی بدولت لنگر جاری رہا۔ اور ایک دھرم سالہ بھی تعمیر کی۔ بڑے ویراگی مہاتما تھے۔ آپ کا خاص چیلہ آنند رام ہے۔ جس نے آپ کی شان کو زندہ رکھا۔ باقی چیلوں کا حال معلوم نہیں۔

ریشی صاحب اننت ناگ

آپ کا نام محی الدین تھا۔ اب ہندو اور مسلمان دونوں کی صحبت میں رہا کرتے تھے۔ کسی پنڈت سادھو سے اپدیش لیا تھا۔ جبھی آپ وشنوی رہے۔ بڑے محنتی درویش ثابت ہوئے۔ بوجہ غربت کچھ عرصہ آپ ایک لوہار کے پاس نوکر رہے۔ آپ اپنی ریاضت میں خبردار تھے۔ ایک دن کوئی عورت لوہار سے کچھ چیز مانگنے آئی۔ تو لوہار نے اسے کچھا چھا مانگا۔ عورت نے کہا کہ اس نوکر کے ہاتھ برتن بھیج دیجئے۔ آپ برتن لے کر اس کے پاس گئے۔ آپ انتظار میں رہے۔ قدرت خدا۔ انگو وزن اس عورت کو کافی سے زیادہ نقص حاصل ہوئی۔ دوسری دفعہ عورت نے خود ہی کہلا بھیجا کہ اگر کچھ چیز کی ضرورت ہے۔ تو اسی نوکر کے ذریعہ برتن بھیج دیں۔ جب آپ پھر گئے۔ تو اسے پھر وہی واقعہ پیش آیا۔ تو اس عورت کو معلوم ہوا کہ آپ درویش ہیں۔ اس طرح سے آپ کی شہرت بڑھنے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لگی۔ تب سے یہیں گوشہ نشیں ہو کر ریاضت میں مشغول ہوئے۔ لوگ درشن کو آنے لگے۔ پھر وہاں سے لوٹ کر اننت ناگ میں عبادت شروع کی۔ یہیں پر آپ کا انتقال ہو گیا۔ وہاں اس وقت ایک عالیشان خانقاہ بنا ہے۔ آپ کے عرس پر لوگ ماتھا ٹیکنے آتے ہیں۔ ہندو آپ کو رشی کے نام سے پکارتے ہیں۔ عوامی حکومت میں سن ۱۹۶۰ئہ میں وہاں ایک اور عالیشان مکان تعمیر کیا گیا ہے۔ جس میں کئی دوکانات بنائے ہیں۔ کچھ رقم سرکار سے بھی عطا ہوئی۔ آپ کا جیون چرتر اردو میں شائع ہوا ہے۔ اس لئے یہاں لکھنا زیادہ ضروری نہیں ہے۔

جال بابا صاحب بالہ ہمولہ

آپ خانہ لوہ دبا ہمولہ میں عبادت کرتے تھے۔ خاندانی حالات معلوم نہ ہوئے۔ اکثر درویشوں کی ملاقات کو جایا کرتے تھے۔ آخر میں ایک ہی جگہ عبادت میں مشغول ہوئے۔ جتنے معتقدان جو جنس بطور بھینٹ پیش کرتے تھے۔ تو آپ نے ایک بھاری دیگ بنوائی۔ اسی برتن میں ڈال کر اکٹھے پکایا جاتا تھا۔ ہر کسی کو اسی میں سے روٹی ملا کرتی تھی۔ وہی آپ کا تبرک سمجھا جاتا تھا کیونکہ یہیں پر دیگ بابا کر کے مشہور ہے۔ آپ صاحب کرامات تصور کئے جاتے تھے۔ مزید حالات کا انتظار ہے۔

نورہ صاحب ٹنگمرگ

آپ مستانہ طرز رکھتے تھے۔ بڑی محنت سے عبادت کی ہے۔ بہت سارے ہندو مسلم آپ کے معتقد بن گئے۔ آپ کی خانقاہ پر اطراف سے لوگ زیارت کرنے آتے ہیں۔ مزید حالات کا انتظار ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سمنانی صاحب
کولہ گام

آپ ایران سے آئے تھے۔ شیخ نور دین اور بابا نصر دین کے ساتھ صحبت میں شرکت کرتے تھے۔ بڑے متقی، عابد تصور کئے جاتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے حالات فارسی میں چھپ چکے ہیں۔ لہذا یہاں پر مفصل لکھنا باعث طوالت ہے۔ آپ کے عرس پر بڑا میلہ لگتا ہے۔ ماہ کاتک میں آپ کا عرس ہوتا ہے۔

کاکاجی مستانہ

آپ کا اصلی نام معلوم نہیں نہ خانگی حالات معلوم ہوئے۔ کنہ کدل کے متصل ایک مکان میں آشرم تھا۔ مستانہ طرز رکھتے تھے۔ بڑے ہوشیار اور روشن ضمیر تصور کئے جاتے تھے۔ ہندو مسلم سب درشن کو آتے تھے۔ اکثر لوگوں کی مطلب براری بھی ہوتی تھی۔ سنہ ۱۹۸۱ب میں آپ کا دیہانت بتلایا گیا ہے۔

راجی بشوی آشرم
فتح کدل

آپ کا جنم چنہ کرال محلہ میں شنکھ دیو نامی برہمن کے گھر سنہ ۱۹۱۰ب میں ہوا ہے۔ کہتے ہیں کہ آپ کی جنم پتری سے سادھو پن کے آثار تھے۔ لالہ جو کرو سے شیوی تعلیم حاصل کی۔ بعد میں منسارام موتگہ شہی ٹینگ سے اپدیش لیا۔ اپنی عبادت میں مشغول رہے۔ پھر فتح کدل میں آشرم بنایا۔ آپ شیوی تعلیم بھی دیتے رہے۔ پنڈت نادہ ناراں مشہور تاجر نے اپنا مکان آپ کے خاطر سنکلپ کیا۔ جس میں آپ کا آشرم تھا۔ وہ ابھی بدستور ہے۔ آپ بڑے ودوان تھے۔ جہتاب کاک۔ گوبند کول جلالی، دیدیا دھر ہری رام بھگوان۔ کنٹھ بالیو۔ کنٹھ بھٹ ماسٹر۔ آفتاب کول۔ گواشہ کول وغیرہ خاص چیلے بن گئے۔ آپ کا دیہانت سنہ ۱۹۷۱ب ماگھ کرشنہ پکے چودشی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

میں ہوا ہے۔ آپ کے بعد جستا بب کاک۔ گوبند کول جالالی نے اس آشرم کو
بدستور چلایا۔ اس وقت گوبند کول کے سیوک مسمی تاراچند۔ پریم ناتھ نرد
جیشور ناتھ گنجو وغیرہ چلاتے ہیں۔ آپ کا جیون چرتر کشمیر ہیٹ ماسٹر نے مختصر
چھپوایا ہے۔ یہاں پر دوہرانا ضروری نہیں۔

گمشہ کاک خزانچی

آپ خزانچی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ شروع میں گرہست۔ بعد میں تیاگ کیا اور گپت طریقہ سے تپسیا کی۔ تاریخ دیہانت معلوم نہ ہو سکا۔ زنہ کاک نقچھی آپ کا سیوک بتلایا گیا ہے۔ مفصل حالات کا انتظار ہے۔

زنہ کاک نقچھی

آپ جیا دیو رام نقچھی ساکن فرہ خلی محلہ کے فرزند تھے۔ شروع میں گرہست۔ بعد ازاں تنہائی اختیار کی۔ آپ کشہ کاک خزانچی کے چیلے تھے۔ آپ نے بڑی محنت سے عبادت کی۔ آپ کے چیلوں میں سے آفتاب جو ڈنگو مشہور ہے۔ آپ کا فرزند امر چند نقچھی آپ کا ورن مناتا ہے۔ آپ کے اجداد توپ خانہ کے ملازم تھے۔ اس لئے توپچی سے بگڑ کر نقچھی کہنے لگے۔ تقریباً سنہ ۱۹۸۲ب میں آپ کا دیہانت بتلایا گیا ہے۔

ہری کاک رازدان
چنکرال محلہ

آپ چنکرال محلہ میں رہتے تھے۔ شروع میں گرہست تھا۔ دو لڑکے اور ایک لڑکی تھی۔ آپ گپت مزاج تھے۔ بڑے نفس کش تھے۔ آپ کے مکان میں ایک تتر خانہ تھا۔ بعد ازاں اسی میں گھس کر تپسیا کی۔ اپنے ساتھ پانی کا لوٹا اور ستو کا چھوٹا سا تھیلا ساتھ رکھا۔ چالیس دن کے بعد آپ باہر نکلے۔ تو نصف

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سنتو موجود تھا۔ اُنہ ایام میں نہ ٹٹی نہ پیشاب کرنے کی ضرورت پڑی۔ یہ آپ
کی نفس کشی کی مثال ہے۔ آپ نے سنتوشی زندگی بسر کی ہے۔ آپ صاحب کرامات
تھے۔ کئی سیوک بنے ان میں سے جیندرہ جُو در۔ وشیشور ملنہاں۔ لال جی گوجہ
مشہور ہیں۔ آپ ۱۹۳۹ء میں بعمر ۷۰ سال اس دنیا سے چل بسے۔ آپ کا
یادگار بھی جاناد ہے۔

نارائن بھان
صدر گیر

آپ سنجرام بھان رَمیس کیمبر کے فرزند تھے۔ آپ کو سرکار
کی طرف سے کچھ رقبہ زمین بطور جاگیر ملا تھا۔ آپ
درجہ مڈل سے آراستہ تھے۔ تحصیلداری پر مامور ہوئے تھے۔ کشش طبعی
کی وجہ سے سب کچھ تیاگ دیا۔ گرہست سے علیحدگی اختیار کی۔ سنت سادھوؤں کی طرح اکثر منگام۔ تونر۔ و چار ناگ۔ وتن سری نگر وغیرہ
مقامات میں پھرا کرتے تھے۔ صاحب کرامات تھے۔ آپ طریقہ آفریدی کی
طرح چلتے تھے۔ آپ کے کئی سیوک بنے۔ کنتہ کاک منگام آپ کا خاص
چیلا تھا۔ ۱۸۷۰ء میں پیدا ہوئے اور آخر ۹۰ برس کی عمر میں ۱۹۶۰ء
میں وفات کی۔

سوامی کیلاس کول
بانہ محلہ

آپ ۱۸۹۶ء میں پیدا ہوئے۔ آپ گرہستی
سادھو تھے۔ بجز ایک لڑکی کے اور کوئی اولاد
نہ تھا۔ بڑے تحفتی سادھو تھے۔ گیت طلب
ریاضت میں مشغول رہتے تھے۔ بھجن اور عام لوگ درشن کرنے کو آتے
تھے۔ آپ کی لڑکی امرناتھ ریسہ ڈاکٹر کے ساتھ بیاہی گئی۔ پنڈت خسر تاجہ
نساکاری [illegible] آپ کے بڑے [illegible] تھے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مہاراجہ پرتاپ سنگھ بھی درشن کو آئے۔ مگر مہاراج نے کسی قسم کی نقدی یا جنسی تسلیم نہیں کیا۔ قناعتی زندگی بسر کی ہے۔ بڑے آگاہ دل تھے۔

ایک دفعہ ایک عورت بیمار لڑکے کو آپ کے پاس لائی۔ وہ بے چین تھا۔ بلکہ سخت تڑپ رہا تھا۔ آپ اس وقت روٹی کھا رہے تھے۔ جب اس نے تنگ کیا۔ تو اسے اپنی گود میں رکھ دیا۔ روٹی کھانے کے خاتمہ تک وہ خاموش رہا اور صحت یاب بھی ہو گیا۔ اسے کہا کہ اب ٹھیک ہے۔ آپ کے کافی معجزات ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ نوجوانی میں ویرانوں اور جنگلوں میں پھرا کرتے تھے۔ آپ کی بیوی چکریشور کی شرن میں آئی۔ تو آپ کے دل میں الہام آیا۔ پھر آپ نے گھر ہی میں نواس کیا۔ آپ کا مکان پرساد رام گرٹو منٹو سے خرید کیا گیا۔ ۱۹۶۸ء میں آپ کا دیہانت ہوا ہے۔

ڈاکٹر بال کرشن کول

آپ کشمیر کے بخاری خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کا دادا یہاں سے کوچ کر کے لاہور میں سکونت کرنے لگا تھا۔ آپ نے انگریزی تعلیم حاصل کی۔ پھر میڈیکل ٹریننگ کی۔ آخر میڈیکل کالج کے پروفیسر ہوئے۔ آپ کامیاب ڈاکٹر تھے۔ کشمیر میں آپ کا مسکن موجود ہے۔ آپ نے پاکیزہ زندگی بسر کی۔ بڑے بھگت تھے۔ آپ کا کھان پان وشنوی تھا۔ غریبوں کے لئے دو ہسپتال کھولے۔ ایک لاہور میں دوسرا کشمیر میں۔ دوائی مفت دیا کرتے تھے۔ آپ کی شہرت پھیل گئی۔ آپ کے اور دو بھائی تھے۔ دیا کرشن کول مہاراجہ کشمیر پرتاپ سنگھ کا پرائیویٹ سیکرٹری رہا ہے اور ہری کرشن کول۔ انگریزی حکومت میں پشاور کا پرائم منسٹر پھر کشمیر کا پرائم منسٹر در عہد مہاراجہ ہری سنگھ رہا ہے۔ یہاں ایجی ٹیشن کا خاتمہ کر کے امن قائم کیا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کچھ عرصہ بعد ہی آپ نے مقام لاہور گھر میں دیہانت کیا۔ یہاں کے درویش شعبان جنو وغیرہ اور دیگر پنڈت سادھو آپ کے پاس آتے تھے۔ آپ گپت ریاضی تھے۔

چندر جو در جمعہ کدل

آپ سونہ جو در ساکن نواکدل کے فرزند دوم تھے۔ سنہ ۱۹۱۱ ب میں جنم ہوا تھا۔ مروجہ تعلیم فارسی کے اُستاد و سنسکرت اور جوتش میں بھی ماہر تھے۔ آپ کے کئی اولاد بھی ہوئے۔ مگر آپ بڑے سادھو سیوک اور بھگوت بھگت تھے۔ آخری عمر میں ایک دفعہ کھانا کھاتے تھے۔ ہری راز دون کے چیلے تھے۔ آپ کا آخری فرزند دوگناتھ موجود ہے۔

آپ کی روشن ضمیری کے کئی معجزات ہیں۔ آپ کے ایک رشتہ دار کے ہاں جب دو لڑکیوں کی شادی کا اوسر آیا۔ تو انہوں نے اپنا سارا حال کہہ سنایا۔ ان کی اقتصادی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ آپ نے تھوڑی دیر بعد یہ مشورہ دیا کہ جس قدر نقدی موجود ہے اس کا ایک چھوٹا لا کر ایک تھیلے میں رکھ دیں۔ شادی کے ختم تک خرچ کرتے رہو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ تو کارِ خیر انجام پایا۔ بعد میں تھیلا کھولا گیا۔ تو ابھی کچھ نقدی موجود تھی۔ حساب کا اندازہ لگایا۔ تو خرچ شدہ رقم بھاری تھا۔ وہ سب حیران ہوئے۔ آپ کا شکریہ ادا کیا۔ یہ گرو سمتی مہاتماؤں کا کرشمہ ہے۔ جو یوگی ہوں۔ تو ان کا کیا کہنا ہے۔
آپ کے بھائی بھگوان داس کا ایک لڑکا رام چند بہت تجربہ کار تھا۔ وہ بھی ایک عامل آدمی تھا۔ اُس کے ہاں دو فرزند کشن لال اور شام لال در موجود ہیں۔ آپ نے سنہ ۱۹۷۱ ب میں دیہانت کیا۔

ہری کول عالیکدل

آپ ۱۹۱۲ سنبت میں پیدا ہوئے۔ بچپن سے فارسی پڑھا۔ آپ بڑے ویراگی تھے۔ بعد میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سنسکرت اور ہندی تعلیم حاصل کی۔ آپ کو للیشوری سے درشن ہوئے ہیں۔ دو سالی
پشکر تیرتھ پر گذارے۔ وہاں کمار جی کے درشن ہوئے۔ آخر پر آپ کا خیال
شاعرانہ ہوا۔ آپ نے بھاگوت کے دشم اسکندھ کا فارسی نظم بنایا۔ اردو
میں گل عشق کی کتاب تصنیف کی۔ آفتاب کول منانہ آپ کا شاگرد چیلا تھا
اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ باکمال عارف تھے۔ نمونہ کلام بوقت جانکنی کنس

آں وقت ملک بہ شام شدر۔ گفتند ای مالک ہمہ دخور
در کشتن کنس بخت داروں۔ سعی کن ای خدیو گردوں — بادشاہ
مادو چو شنید بانگ افلاک۔ افزود اندر تن چو افلاک
مادو بہ لکد در آں زمانش۔ افگند کلاہ زرفشانش
موئے سر دو گرفت بر خاک۔ افگند چنانکہ خوشہ از تاک
بار سے سہ حیال گرفت دریا۔ از طفر لصبر آں نگوں سر
سلار ہری شوا زگراں خواب۔ خوابیست نہاں عیاں در خواب

(ماخوذ از دشم اسکندھ)

لال شاہ | آپ تریپورستان کے رہنے والے تھے
خاندانی حالات معلوم نہ ہوئے۔ آپ آنند جو اچھم نگری کے ہمعصر
تھے۔ راقم نے تیرہ سال کی عمر میں بمقام دیوی آنگن درشن کیا ہے۔ لباس
کشمیری تھا غرض۔ سر پر کنٹوپ اور جبا ہوتی تھی ہندوستانہ طرز سے ہی پھرا کرتے تھے
بڑے عابد تصور کئے جاتے تھے۔ معجزات تو معمولی بات ہے۔ آپ مردوں
کو زندہ کر سکتے تھے۔ ایک قصہ یوں ہے۔ محلہ چوندہ پورہ میں آپ کے
ایک بھگت کا فرزند بوجہ کالرا فوت ہو گیا۔ وہ آپ سے زار زار عرض کرنے
لگا۔ آپ نے فرمایا کہ آج بارہ بجے دن دیوی آنگن حاضر ہو جاؤ۔ وہاں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جاکر اس نے اعجاز نما کیمپ دیکھا۔ اس کی سجاوٹ اور انتظام بیان سے باہر
تھا۔ مختصراً اس بارگاہ میں جگت دھیا کا نشست گاہ تھا۔ کئی منٹوں کے اندر
ایک دفتری رجسٹر لے کر حاضر ہوا اور تمام نام بولنے لگا۔ جوں ہی آپ کے
سیوک کا نام بولنے لگا۔ تو آپ جھٹ دیکھنے لگے۔ اور اُسے بولے۔ یہ
چھوڑ کر آگے چلو۔ مطلب یہ ہے کہ اس سیوک کے لڑکے کی جان بچائی۔ یہ سارا
نقشہ اس کی نظر سے غائب ہو گیا۔ اس کے بعد بزبانی سیوک معلوم ہوا کہ اُسے
آپ نے کیسے چھڑایا تھا۔ آپ کے بے شمار معجزات دیکھنے میں آئے ہیں۔
بیان مفصل درج کرنا مشکل ہے۔ ایک چلتے راہ آدمی آنند جی کے پاس جا دھمکا
تھا۔ تو آپ نے اس کے ہاتھ کچھ نبات بطور بھینٹ بھیجا۔ جب وہ جمنہ نگر
پہنچ گیا۔ تو وہاں آنند جی نے وہ چیز اس سے طلب کیا۔ عارفوں کی باتیں
اور حرکات انوکھے ہیں:

بالجی کاؤ
گیت گنگا

آپ سہجرام کاؤ عالمکدل کے فرزند تھے۔ اس کا پیشہ صرافی
تھا۔ آپ سوامی لال شاہ کے چیلے تھے۔ آپ کا لباس فرن
سر پر چٹا اور کنٹھو پہ۔ آپ کا طرز دستانہ تھا۔ سنسکرت جانتے
تھے۔ بڑے بخشتی عادت بنے تھے۔ ۱۹۸۶ میں جب ابھی راقم نے آپ کے درشن
کئے ہیں۔ اس وقت آپ گیت گنگا میں ٹھہرے تھے۔ آپ شروع میں گرہستی
تھے۔ بعد میں سب کچھ تیاگ دیا۔ آپ کے دو بیٹے اور ایک لڑکی رہ گئی
تھی۔ جب یہاں مسلمانوں نے ایجی ٹیشن برپا کی۔ لوٹ مار کا بازار گرم ہوا۔ تو
آپ بولے کہ اب یہاں رہنا اُچت نہیں۔ ۷۵ سال کی عمر میں ۱۹۸۹ ب
میں دیہانت کیا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مہادیو جُو دَر
بڈگام آشرم

آپ کیلاس در ساکن سری نگر کے فرزند تھے۔ بچپن میں ماں کا سایہ اُٹھ گیا۔ باپ نے دوسری شادی کی۔ دنیاداری کا روبار ناطہ توڑ دیا۔ سنسکرت ودھیا کی طرف دھیان دیا۔ ایشور سمرن کی طرف راغب ہو گئے۔ بڈگام میں آشرم بنایا۔ وہاں ایک باغ اور دھرمسالہ خیمہ بھی لگایا۔ وہیں پر تپسیا کی۔ آپ نے خاموش اور شنوستی زندگی بسر کی۔ کچھ عرصہ آنند کول سفتولو ہی کے ہاں رہائش کی۔ کبھی اپنے چھوٹے بھائی گوبند جُو در گنجرال محلہ کے ہاں بھی ٹھہرے۔ کبھی لافم کے ہاں بھی آتے رہے۔ آپ کے بعد بڈگام آشرم پر نند لال سادھو بھی ٹھہرے۔ آپ کا دوسرا بھائی دلشیبہ جی در بمقام وترپش دلونہ سینا دیوی کے آشرم پر تپسیا کرنے لگا۔ وہ بھی خاموش اور سچنتی سادھو تصور ہونے لگا۔ آپ دونوں بھائی اپنے آشرموں پر تھکے ماندے لوگوں کی ہمیشہ خدمت سیوا کرتے رہے۔ آخر ۷۰ سال کی عمر میں ۱۹۹۰ بکرمی پوہ میں آپ کا دیہانت ہو گیا۔ اور دلشیبہ جی نے ۸۱ سال کی عمر میں ۱۹۹۵ بکرمی میں بمقام وترپش رحلت کی۔ آپ دونوں شادی سے مبرا تھے۔ پنڈت گوبند جو در نے آپ دونوں کا انتم سنسکار کیا اور بعد میں سال بھر کریا کرم بھی کیا۔ ان کا فرزند رادھا کرشن در موجود ہے۔

الشیر جو منشی نُوز

آپ پنڈت نیلکنٹھ جیو منشی مشہور رئیس کشمیر کے فرزند تھے۔ وہ ایک جاگیردار تھا اور اعلیٰ ملازمت بھی کرتا تھا۔ ان کے گیارہ فرزند تھے۔ ان میں سے آپ پر ہی کشائش باطنی کا دروازہ کھل گیا۔ آپ بڑے پاکیزہ اور صاف رہنے کے عادی تھے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

فارسی سنسکرت پڑھے لکھے تھے۔ گھر میں کافی مکانات ہونے پر بھی ٹوبریں
آشرم بنایا۔ ہر قسم کی خوشحالی میسّر تھی۔ مگر اپنے ہاتھ سے کھانا بنا کر کھایا
کرتے تھے۔ اسی کا نام تیاگ ہے (ترک) بچپن میں راقم نے آپ کا درشن
کیا ہے۔ اُس وقت آپ کی عمر ۶۰ برس کی تھی۔ گرہست سے بیترا۔ آپ
کے سیوکوں کا حال اور تاریخ دیہانت معلوم نہ ہو سکا۔

گنیش داس کرالگام۔ البیشر داس کولہ گام

آپ پنڈت پرکاش رام کولہ گام کے فرزند تھے
فارسی سنسکرت جانتے تھے۔ شروع سے
تیاگی۔ گرہست سے بیترا۔ بالک بالو عرفہ
بچہ بالک ساکن رعناواری ایک بڑا پنڈت اور جیوتش گذرا ہے۔ اُن
سے اپدیش لیا اور بڑے پریم اور محنت سے تپسیا کی۔ پھر آپ کو جیوتشی
کہنے لگے۔ آپ خاموش عابد تھے۔ اکثر گرو مہاراج کے ڈیرے پر رہا کرتے
تھے۔ چنہ کول۔ شنکر کول پیرہ دو دونوں سادھو سیوک تھے۔ اُن کے ہاں
ایک برہمچریہ سادھو ہردہ جی ایک لیش مقصد تھا۔ آپ بھی اُن کے ہاں جایا
کرتے تھے۔ آپ چھوٹی اوستھا میں رحلت کر گئے۔ آپ کا چھوٹا بھائی
البیشر داس بھی تیاگ مورت بھگوت بھگت تھا۔ اس نے سوامی کاشی ناتھ
ڈنڈی سے اپدیش لیا تھا۔ وہ بھی چھوٹی اوستھا سمت ۱۹۲۰ میں دیہانت کیا۔

منشی بھوانی داس کاچرو۔ رعناواری

آپ رعناواری کے خاندان کاچرو میں سے
تھے۔ آپ بڑے سادھو طبیعت اور شاعر
تھے۔ بحر طویل فارسی کتاب تصنیف کی ہے
اور کئی مناجات (مثنوی) منظوم لکھے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کہ آپ اچھے الشور بھگت تھے۔ آپ کی بیوی شری متی ادبی مالی شاعر طبع اور سادھو تھی۔ اس نے بھی الشور بھگتی کے اشعار کافی بنائے ہیں۔ اس وقت عوامی حکومت میں ریڈیو کشمیر پر اس کا کلام وحدت گایا جاتا ہے۔ مفصل حالات کا دستیاب رہے۔ نمونہ کلام:-

کیا کرہ وییئے پوشش نائے کرمس۔ نس لگ پرمس کی چھوپیون پائیہ

پیرہ کاک ہانگل گنڈ | آپ کا وطن ہانگل گنڈ تھا۔ آپ گرہست سے نیارے۔ الشور کے پیارے۔ بھائی بھگوان اس کے ساتھ رہ کر جنم سنبھل کیا۔ پنڈت نجہ کاک سے اپدیش لیا تھا۔ آپ بڑے نفس کش تھے۔ مرزا کاک کی سمادھی پر تپسیا کیا کرتے۔ مروجہ تعلیم پانے کا اوسر کم ملا۔ بڑے آگاہ دل تھے۔ مزاج سادہ لباس فرن۔ دستار تھا۔ ہر کسی کی آؤ بھگت کرتے تھے۔ اکثر سری اگر جیا سیو کول کے پاس جایا کرتے تھے۔ زنانہ ھوح دوراس کا چھوٹا بھائی کرا محیند سمسار چند۔ بخشی اننت ناگ وغیرہ آپ کے چیلے مانے جاتے ہیں۔ بیٹوں صاحبان اس دنیا سے چل بسے۔ راجند ٢٠١٣ ب جب یہ سب سادھو سیوک تھے۔ سادن دوادشی کرشنہ پکھ ١٩٨٢ ب میں دیہانت کیا۔ آپ کا برادر زادہ دینا ناتھ جی آپ کا دن مناتا ہے۔

نانہ کاک گنگوتزی | آپ گوپال کول عمبر ناصر کے فرزند تھے۔ آشرم گنگوتزی (دبارہ مولہ) سنسکرت ودیا کے سکالر تھے۔ بچپن سے ویراگی۔ اکثر سادھوؤں کی سنگت میں اور کچھ عرصہ بھارت کی یاترا میں گذار آخر پوس ٢٠٠١ ب میں دیہانت کیا۔ آپ کے آشرم پر ہر کسی کو بھوجن ملا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کرتا تھا۔ بالک بالو دعنا داری آپ کا گرو تھا۔ آپ بڑے محنتی بھگت تھے آپ کے سیوک معلوم نہیں۔

پیرہ کاک۔ ویجہ ونرد

آپ میر ہامہ کے رہنے والے۔ سنسکرت فارسی پڑھنے کا بہت کم ملا۔ شروع میں پرائیویٹ ملازمت کی۔ پھر ویراگ پیدا ہوا۔ ویجہ ونرد پر آشرم جمایا۔ دھرم سالہ بھی تعمیر کی۔ ہر کسی کی سیوا کرتے تھے۔ بڑے ایشور بھگت کہلائے۔ سنہ ۲۰۰۰ ب میں دیہانت کیا۔ آپ کے بعد نتیانند قائم مقام رہا۔ اب اس کے بعد اس کا بھائی اچانند آشرم ہے۔ آشرم کے ساتھ کچھ زمین بھی ہے۔ بالک جیٹ آپ کا گرو تھا۔

آفتاب کول مستانہ بال گارڈن

آپ سہ یار توا کدل کے رہنے والے۔ شروع میں گرہست۔ دو بیٹے ہونے کے بعد سب کچھ تیاگ دیا۔ بھگوت مارگ کا راستہ اختیار کیا۔ سوامی ہری کول عالیکدل سے اپدیش لیا۔ کچھ عرصہ لنگٹ میں تپسیا کی۔ کسی بادا کی وجہ سے مستانہ طرز اختیار کیا۔ آخر پر بال گارڈن میں آشرم بنایا۔ آپ گوشت۔ روٹی۔ شراب۔ چرس۔ حقہ وغیرہ کے عادی تھے۔ اکثر بھگت لوگ ایسی ہی چیزیں بھینٹ کرنے لگے۔ اس سے ان کی مطلب براری ہوتی تھی۔ سنجی مالی ایک بیوہ آپ کی سیوا میں نت پر رہی۔ جو بعد میں ایک باکمال سادھو بن گئی۔ آپ کمال کے عارف تصور ہونے لگے۔ سب ہندو و مسلمان آپ کو احترام کی نظر سے دیکھتے تھے۔ آخر سنہ ۱۹۹۰ ب میں بعمر ۹۳ سال دیہانت کیا۔ آپ کے کشف و کرامات مشہور ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دیہانت سے پیشتر آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھ چین حکومت کرنے کون آئیگا؟ کسی کو ہمت نہ گفتگو پر یا در نہ آیا۔ آخر ایک بنگالی چیلے نے کہا۔ مہاراج میں تیار ہوں۔ گھر جا کر وہ دوسرے دن جینا نہ رہا۔ جب یہ خبر دوسروں کو لگی۔ تو کسی اور پنڈت چیلے نے کہا کہ میں تیار ہوں۔ جواب ملا۔ اب وہ بات نہیں۔ القصہ اُسے بھی حکم ملا۔ تیسرے دن اس کا دیہانت ہوا۔ پھر چوتھے دن خود چل لیا۔ شاید آپ کمیونسٹ چین کے کوئی حاکم ہوں گے۔

شوجی مہاراج نیکری
درگا ناگ

آپ کے ابتدائی حالات عوام سے اوجھل ہیں۔ نوجوانی میں بحیثیت سنیاسی یہاں وارد ہوئے۔ بھارت کی یاترا تو پہلے کر چکے تھے۔ ملتان اور دیگر مقامات پر کئی مندر اور دھرم شالائیں تعمیر کیں۔ یہاں مقام درگا ناگ آشرم جمایا۔ اس مقام کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ آپ کی انتھک کوششوں اور خرچ زر سے اس استھان کی حالت سورگ کے سمان بنا دی۔ بھیک مانگ کر دھن جمع کیا۔ مندر، چشمے کی مرمت۔ دھرمسالا نجات۔ چبوترہ۔ احاطہ کی دیوار بندی کی۔ باغیچہ اور میوہ دار باغ بنائے۔ اس جگہ کی رونق کس قدر بڑھا دی۔ چشم بینا رکھنے والے ہی وضاحت کر سکتے ہیں۔ لاگت کا اندازہ ایک لاکھ روپے سے زیادہ ہے۔ کئی دھرم سالوں کے پیچھے دکانات بنا دیئے۔ آمدنی کے ذرائع بنا دیئے۔ عام مسافروں اور سادھوؤں کے لئے آرام دہ رہائش گاہیں بنا دیں۔ سالانہ یگیہ رچانے کا انتظام اور ایک دفتر کھولا جس میں حساب و کتاب باضابطہ رکھ دیا۔ اپنے دیہانت سے پیشتر ایک کمیٹی بنائی جس کا نام درگا ناگ ٹرسٹ رکھا۔ حسب ذیل ممبران نامزد ہوئے:-

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۱۔ منموہن ناتھ ریٹائرڈ سابقہ گورنر کشمیر - پریزیڈنٹ
۲۔ پنڈت سروانند چینہ۔ ٹھوکیدر ..... سیکریٹری
۳۔ ٹھاکر ہرنام داس .... ممبر
۴۔ گنہ لال در وکیل ...... ممبر
۵۔ شمبھوناتھ در ...... ممبر
۶۔ امرناتھ کاک وغیرہ .... ممبر

یہ کمیٹی ۵ سال تک متواتر کام کرتی رہی۔ آخر آپ ۲۰ ساون ۱۹۹۶ ب جی کشمیر نواسیوں سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہوئے: تمام اہل ہنود میں صف ماتم بچھ گیا۔ دنوٹال ڈوگرہ حکومت نے یا کسی ہندو منسٹر نے اس مستغنی کی طرف کبھی دھیان بھی نہ دیا تھا۔ ایک گرہستی کی طرح کام کرکے بھی آپ تیاگی اور ویراگی کی سی چال رکھتے تھے۔ آپ کی پراپکاری قابل داد ہے۔
آپ کی محنت اور دماغی قابلیت قابل تقلید تھی:

نرسنداس ونلپوہ | آپ موضع ونلپوہ کے مشہور سجن تھے۔ آپ گرہستی ہوتے ہوئے بھی تیاگ مورت اور دھرم مورت سادھو تھے۔ آپ شاعر بھی تھے۔ آپ کی لیلا ہیں بڑی پریم سے پڑھتے ہیں۔ آپ کا کلام وحدت ہری ہر کلیان کے نام سے مشہور ہے۔ آپ ہر کسی کی آؤ بھگت کرتے تھے۔ اکثر ایشور بھگت درشن کو آتے تھے۔ آپ بھی اپنے پریمیوں کے پاس جایا کرتے تھے۔ لباس فرن۔ دستار۔ کمرچادری۔ پاجامہ پہنا کرتے تھے۔ کمند جو نکو شالہ بار کے چھپے تھے۔ آپ کے سیوکوں میں سے واسدیو راندان۔ کنٹھ کول شرابی موجود ہیں۔ مگر شکل پنچمی سنہ ۱۹۹۰ ب میں انتقال کیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جھناب لکاک | آپ کی جنم بھومی موضع کرگام بتلائی جاتی ہے۔ والدین کے سورگباش ہونے پر آپ کو ویراگ ہوا۔ سنسکرت پڑھنے کی طرف دل مائل تھا۔ تو آپ لاجی کے آشرم پر آ گئے۔ یہاں ان سے شیوی تعلیم حاصل کی۔ آخر پر ان کے بھی چیلے بن گئے۔ ان کے انتردھیان ہونے کے بعد آپ ان کی گدی نشین ہوئے شیوی تعلیم بدستور جاری رکھی اور پرمارتھ نیم بھی چلاتے رہے۔ آپ دوابیات بھی بناتے تھے۔ صاحب مندوں کو مفت دوا کرتے تھے۔ آپ گرو مہاراج کا دن بڑی شان اور پریم سے مناتے رہے۔ عوام میں بھوجن اور نوید تقسیم کرتے رہے۔ آپ کا دیہانت پوہ شکلہ پنچ دی کو ہوا ہے۔ تمن جوگیت گنگا اور وشینہ کول رگناتھ منڈر آپ کے چیلے ہیں۔ آپ کا سیوک تمن جو آپ کا یادگار مناتا اور نوید اور بھوجن عام کو ملتا ہے۔

شوجی شاہ - زنی پورہ | آپ کا نام شوجی کسو ساکن رعنا واری تھا۔ پدرکم کے مشغلہ راہ ہونے سے ویراگ انہیں ہوا۔ موضع زنی پورہ میں آشرم جمایا۔ آپ سوامی آنند جی جمنگری کے سیوک تھے گرو مہاراج کی طرح ڈونی جلانے لگے۔ اپنی ریاضت سنجوگی کے ساتھ انجام دینے لگے۔ آپ کاغذ پر رام رام شبد لکھا کرتے تھے۔ آپ کے آشرم پر عام لوگوں اور سادھوؤں کو بھوجن ملتا تھا۔ آپ کی شہرت پھیل گئی۔ مہاراجہ پرتاپ سنگھ کے عہد میں کچھ زمین برائے لنگر عطا ہوئی تھی۔ عوامی حکومت میں یہ رعایت بھی چھین گئی۔ پوہ ایکادشی ۱۹۷۸ ب میں آپ کا دیہانت ہوا ہے۔ آپ کی جگہ گوشنہ لال قائمقام رہا۔ اس کے بنا گنے پر نند لال عافیکل انچارج آشرم رہا۔ کئی سالوں سے اب وہ بھی یاترا کر رہا ہے۔ آپ کے حسب ذیل

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

چیلے بنائے گئے:- عزیز بدرخشو ۔ کیشو شاہ ۔ شمبھو بھنگ ۔ تجمن کول ہانند سونہ کول لوجرہ ۔ آفتاب بھٹ ٹمٹی ۔ آنند رام اترسو وغیرہ ۔

(نوٹ) آپ نے ۲۴ سال مونہ دھارن کیا تھا :

لسی درویش عرف لسہ جنو ٹوپٹہ

آپ سرورہ بھٹ ٹوپٹہ کے فرزند تھے ۔ شروع میں گرہست ۔ دو اولاد ہونے پر ترک دنیا کر دیا ۔ مستانہ طرز یعنی بالکل عریاں پھرتے نظر آتے تھے ۔ کندھے پر انگنی سب ٹمٹہ جلتا تھا ۔ کندھے جلتے ہوئے بھی پرواہ کرتے تھے ۔ دوسرے بستر سے دن وہ زخم پھر ٹھیک ہوتے ہوئے تھے ۔ اس قسم کی ریاضت بہت کم فقیروں میں نظر آئی ۔ بجز سرشتہ کار کے اور کوئی فطر سے نہیں گذرا ہے ۔ آپ شریعت کے دائرے سے اونچے تھے ۔ بوجہ عریانی عام قبرستان میں بعد وفات برائے دفن جگہ نہ ملی ۔ آپ کا جسم مبارک بشیر احمد وانی کے صحن میں دفنایا گیا ۔ مقبرہ موجود ہے ۔ راقم نے آپ کو عریاں پھرتے دیکھا ہے ۔ آپ سری نگر میں مشہور مستانہ تھے ۔ سنہ ۱۹۸۹ء میں دنیا چھوڑ گیا ۔ جب تحریک آزادی میں لوٹ مار کا بازار گرم ہوا ۔ تو آپ نے کہا کہ اب فقیروں کے لئے یہاں ٹھہرنا زیبا نہیں ۔ رحمان شاہ المنیہ بری ۔ بالجی کاڈگنت گنگا آپ کے ہمعصر تھے ۔ آپ کا کلام ان کے ساتھ مسطہ لوث کھاتا ہے ۔ آخری عمر میں صرف چائے پانی پر گذارہ کیا ۔ بڑے نفس کش درویش تھے ۔ آپ کی پوتی ابھی موجود ہے ۔ آپ صاحب کرامات تھے ۔

رحمان شاہ المنیہ بری

آپ کے خاندانی حالات معلوم نہ ہو سکے ۔ آپ نالان بہال ۔ بالجی کا ڈیلسی جنو کے ہمعصر تھے ۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آپ صاحب ریاضت درویش تھے۔ لوگ درشن کو آتے تھے۔ راقم نے بھی سنہ ۱۹۸۶ء میں ملاقات کی ہے۔ تحریک آزادی کے بعد ہی دیہانت کیا ہے۔ آپ کی پیشگوئی مثل بسی منتو تھی کہ انقلاب کشمیر ہجا طرح طرح کے مصائب رونما ہوں گے۔ آپ کو ہندو مسلمان عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

رجب پہلو ٹینگرو

آپ موضع ٹینگرو میں رہتے تھے۔ آپ بڑے نفس کُش مرتاض بتلائے جاتے ہیں۔ آپ نارلان بھان عارف کے ہمعصر تھے۔ تاریخ دیہانت معلوم نہ ہو سکا۔ آپ کا مقبرہ ٹینگرو میں موجود ہے۔ ہندو مسلم احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

شعبان درویش عرف متو

آپ کا جنم بادہ مولہ میں ہوا ہے۔ وہاں سے ہجرت کر کے بٹہ مالو میں آ گئے یہاں امیراکدل تک رمن کرتے رہتے تھے۔ اکثر دکانوں پر مستقل قیام گاہ کوئی نہیں۔ آپ مستانہ طرز رکھتے۔ سر ننگا۔ بدن پر میلے کچیلے کپڑے۔ چرس رتمباکو پینے کے عادی تھے۔ زور سے کھانسی کرتے اور نفرہ کہتے رہتے۔ اس کا مطلب کہ آپ کو دنیا دی نعمتوں سے نفرت بڑھانا تھا۔ جو کہ اصلی درویش کے نشانات ہیں۔ اگر کوئی چائے کا پیالہ پیش کرتا تو دو چار گھونٹ پی کر پھینکتے تھے۔ بڑے غنی درویش اور صاحب کرامات تھے۔ آپ کی کئی معجزات ہیں۔ چند ایک درج کتاب کئے جاتے ہیں۔ راقم نے سنہ ۱۹۷۰ء میں کئی دفعہ ملاقات کی ہے۔ جہاں جہ پنجاب سنگھ اکثر چرس بھیجتا تھا۔

۱۔ ایک دفعہ ایک ٹٹو پر سوار ہوئے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گھوڑا تیز دوڑایا۔ مرگبان (مالک) پکڑنے آیا۔ بہت کوشش کرنے پر آپ کو پکڑ نہ سکا۔ آخر پولیس تک خبر پہنچی۔ دو تین کانسٹیبل ہتھکڑیاں لے کر آ گئے بڑی مشکل سے پکڑ لیا اور حوالات میں بند کر دیا۔ چند منٹ کے اندر آپ کی ہتھکڑیاں کھل گئیں۔ پھر بند کئے۔ پھر کھل گئیں۔ سب ملازمان پولیس متعجب ہو گئے۔ مگر آپ خاموش بیٹھے رہے۔ آخر تھانیدار کو مطلع کیا۔ اس نے آپ کو چھوڑ دیا اور معافی مانگنے لگا۔ الغرض آپ نے اسے کہدیا کہ خود آ گیارہ روپے کی دو تھیلی کنوئیں میں پھینک دو نہیں تو تباہی ہوگی۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ اتنے میں بڑے دفتر کی طرف سے کئی گذشتہ شکایات تیار ہونے کی خبر آئی۔ تو وہ پریشان ہو گیا۔ پھر آپ سے عرض کرنے لگا۔ تو آپ نے اسے معافی دی اور کیس واپس ہوا۔ اسی طرح ایک ایجون چڑھاوا بھیجنے والے پر جب آپ نے اس کی دیانت داری دیکھی۔ تو اسے روزمرہ گنتاں (دکش) میں دو روپیہ۔ ڈیڑھ روپیہ اضافہ ہونے لگا تو وہ تاڑ گیا کہ یہ آپ کی مہربانی ہے۔ اسی طرح کئی معجزات ہیں۔ آپ کا تاریخ وفات معلوم نہ ہو سکا۔ آپ کا مقبرہ دودھ گنگا کے کنارے بٹہ مالو کے نزدیک فتح شاہ اصفہان کے مرغزار میں واقع ہے۔ آپ کے مقبرہ پر کوئی خانقاہ تعمیر نہیں ہوا ہے۔ کیونکہ آپ دائرہ شریعت سے بعید تھے۔ آپ کے مقبرے کے ارد گرد جھاڑیاں اگ آئی ہیں جنکو محض صفائی کاری کی ضرورت نہیں۔ آپ درویش کامل تھے۔ آپ ایک بار کپڑا بھی اگر

صبور شاہ لار

آپ لار کے رہنے والے۔ گوجر خاندان سے متعلق رکھتے تھے۔ عشق خدا نے زور دیا۔ ہر کام کو ترک کر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پاس پہنچے۔ اُس نے آپ کا سچا پریم دیکھ کر خدا پرستی کا راستہ دکھایا
آپ نے اپدیش کو بڑی پریم اور محنت سے اپنایا اور اچھے درویشوں
میں شمار ہونے لگے۔ گرو بھگتی اتنی تھی کہ آپ ہر روز اُنہیں دودھ
پہنچایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ بارش کی وجہ سے ندی میں سیلاب آیا تھا
آپ کے ہاتھ میں دودھ کا برتن تھا۔ پار جانے کے سوچ میں تھے۔ آخر
بڑی دلاوری سے پانی میں کود ماری اور بہنے لگے۔ مگر گرو دھیان سے
پار اُتر گئے۔ جب ہرکاک کے پاس پہنچے تو اُس نے لعنت ملامت کی
کہ ایسے اوقات میں ضروری نہیں تھا۔ دیکھو! میرے کندھوں کا حال۔
تجھے کندھوں پر اُٹھا کر پار کیا۔ اب دیکھئے آپ کا گرو مہاراج کتنا کامل
درویش تھا۔ اُس کی مہربانی سے آپ نے بھی کمال درجہ حاصل کیا۔ آپ
۱۹۰۲ء میں رحلت کر گئے۔ جنم اشٹمی پر آپ گوشت نہیں کھاتے تھے۔
سب ہندو مسلمان احترام کی نظر سے دیکھتے تھے۔

حضرت پیر بوٹ سولوری | آپ بخشن بوٹ سولور کے فرزند تھے۔ وہ ایک گرہستی
سادھو تھے۔ آپ نے سری نگر میں بمقام سید
منصور متصل گوبند رام کے گھر آشرم بنایا۔ آپ سنسکرت پڑھے تھے۔ بہت
سے ہندو اور گرہستی آپ کے پاس کتھا سننے آتے تھے۔ راقم نے بھی ۱۸۹۶ء
میں درشن کیے ہیں۔ بندر کول آپ کا سوک دنا سے جس نے بعد میں شمبل میں
ایک آشرم بنایا تھا۔ آپ نے سری نگر میں اپنے اور بزرگ آدمیوں
کو سنسکرت دھیان سے منور کیا۔

وشنو بھٹ کنی پورہ | آپ موضع کنی پورہ (مضافات شمبل) کے فرزانہ سادھو

آپ کے دو اولاد تھے۔ آشرم گھر ہی تھا۔ اچھے اور محنتی سادھو تصور کئے جاتے تھے۔ سینکڑوں لوگ درشن کو آتے تھے۔ ۱۹۱۰ء میں آپ کا دیہانت ہوا۔ سورج کول صفاپوری آپ کا سیوک تھا۔

ستی مالی کنہ کدل — آپ کنشہ کاک ٹکو کی دختر تھی۔ پرکاش کول حالیکدل کے ساتھ بیاہی گئی۔ نوجوانی میں پتی دیو رحلت کر گئی۔ مگر آپ نے ایشور کا دامن پکڑ لیا۔ پروکرم تے آفتاب کول ہمتانند کی سیوا میں پہنچا دیا۔ تریجا طور اُن کی سیوا کرتی رہی۔ اُن کی سیوا میں رہنے سے آپ کی روحانی حالت ترقی پذیر ہوئی۔ گرو کے دیہانت پر آپ نے پتا کے گھر میں آشرم بنا دیا۔ ستی جی کے نام سے پکارنے لگے بعد میں ایک عارف بن گئی اور تمام شہر میں شہرت پھیل گئی۔ بہت سے نادیاں آپ کی سیوا میں معہ بھینٹ حاضر ہوتے تھے۔ آپ کو صرف ایک لڑکی رہی۔ جو کہ آپ کے آشرم پر بدستور سکونت رکھتی ہے۔ آپ کے پریمی بھی آپ کا یادگار مناتے ہیں۔ بعد میں آپ کو ستی دیوی کہنے لگے۔ دیکھ دیو آپ کی اکلوتی بیٹی بھی سادھو طبیعت رکھتی ہے۔

آنند جی شالہ کدل — آپ شنکر بالو گنیت بار کے چھوٹے بھائی تھے آپ سنسکرت لکھے پڑھے تھے۔ جوتش ودیا دور فن مصوری میں ماہر تھے۔ بیاہ سے انکار کیا۔ آپ ہر قسم کی منتر ول کی اُپاسنا جانتے تھے۔ گاؤں اور شہر میں بہت سے سیوک بن گئے جو شنو مشی تھے۔ آپ اپنے ہاتھوں سے تصویریں (دھیان) بناتے تھے علیحدہ آشرم میں بیٹھنا منظور نہ کیا۔ آخری عمر بھائی کے داماد سورج رام

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کے حال بٹھڑے اور فتاب پر مارگ کرشنہ پنچمی دوی سمت ۱۹۹۵ ب میں دیہانت
کیا۔ سیوکوں نے بڑی پریم اور شان سے انتم سنسکار کا انجام دیا۔ آپ کے
بہت سے کشف و کمالات ہیں۔ چند ایک کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ آپ کی
روحانی عظمت بہت اونچی تھی۔ کسی ایک سیوک کا کشنہ کاک منگام کے ساتھ
ٹکر ہو گیا۔ جب کشنہ کاک نے دھیان لگایا تو سر خم کیا۔ آپ کی عظمت کو سراہا۔
۲۔ ایک دفعہ آپ کے ایک سیوک کا مقدمہ پڑا۔ تو سارنے آپ کی شرن لی۔
ایک رات کی مہلت لینے کے بعد دوسرے دن عدالت کا ہی نقشہ الٹ
گیا۔ اس کی رہائی ہوئی۔ ۳۔ ایک شخص ان کا سیوک بوجہ مرض معدی سے
بیمار ہوا۔ تو آپ نے مٹی سے ایک قسم کا پرانا بام کرایا۔ تو مرض دور کیا۔ (۴) کئی
روز لگاتار بارش ہوئی۔ ایک سیوک نے پرارتھنا کی کہ مہاراج مجھے کل
ڈیوٹی پر حاضر ہونا ضروری ہے کیا کیا جائے؟ تو آپ نے فرمایا کہ چلو
ہم بھی سبر کو آگئے ہیں۔ دوسرے دن نو بجے صبح سے ہی بارش ختم ہوئی
آپ دونوں کی روانگی سے پہلے ہی دھوپ نکلنی شروع ہوئی۔ یہاں پر
مضمون لکھنے کی ضرورت نہیں۔ آپ بڑے مرتاض با عمل تھے۔

سیوک ہر گنیش داس بچھپ گام۔ راجہ کاک آشرم پور رشہ یار۔ بالک رام
آشرم ٹنکر۔ جہاں براہمانے دھرم سالہ بھی بنایا تھا۔ شمبھو ناتھ رجیر
رگھناتھ سندر جبہ کدل۔ وشنو پنڈت۔ نند رام۔ اچھبل کوٹ۔ لاکو کول
چھوٹ۔ رگھناتھ ... سری کنٹھ کول۔ کلرک۔ ان میں بھی کئی موجود ہیں۔

کول جی بلی رعنابکدل

آپ کرشنہ کول بٹہ یار کے فرزند تھے۔
آپ گرہستی تھے۔ کئی اولاد بھی ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مگر آپ کا دل ایشور مارگ کی طرف مائل تھا۔ رام جی آشرم پر ہی شیوی
تعلیم حاصل کرنے میں مصروفِ عمل رہے۔ اور ان سے اپدیش حاصل کیا۔
شیوی فلاسفی میں اچھا معیار حاصل کیا۔ آپ رام جی کا یادگار مانتے
رہے۔ بڑے محنتی سادھو تصور ہوئے۔ آپ نے اشاڑہ کرشنہ پنچ
سنمبت ۲۰۱۲ ب میں دیہانت کیا۔ آپ کے کئی سیوک ہیں جن میں تارا
پریم ناتھ ہروڑو۔ پنجر۔ جیسز ناتھ گنجو۔ ناتھ جی وغیرہ۔ آپ کے سیوک۔ آپ
کا دن بڑے پریم اور شان سے مناتے ہیں۔ عام میں نوید اور بھوجن
تقسیم کرتے ہیں۔ آشرم پر صبح و شام آرتی بدستور ایتوار کے دن شیوی
شاستر کا دیاکھیان ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک شیوی شاستر کا ہندی
میں ترجمہ کر کے ایک پستک کی صورت میں شائع کی ہے۔ طالبانِ حق کے
لئے ایک رہنما ہے۔ سیوکوں نے اس آشرم کی شوبھا اور شردھا بدستور
قائم رکھی ہے۔

شنبو جی جکبر آپ پنڈت طوطا رام جی سکنہ سنبل ٹھنگ کے فرزند
تھے۔ آپ کا جنم سنہ ... میں ہوا ہے۔ پہلے آپ
ورکس محکمہ میں کلرک کے عہدے پر مامور تھے۔ بڑی دیانتداری سے
کام کیا۔ سنسکرت اور انگریزی میں ماہر تھے۔ آپ گرہستی تھے۔ بڑی
پابندی کے ساتھ اپنا پوجا پاٹھ کرتے تھے۔ تمام دنیاوی کار و بار انجام
دیتے ہوئے بھی عارفانہ زندگی بسر کی۔ آپ نرالا طرز سے چلتے تھے
اکثر سادھوؤں کی مجلس میں کلام وحدت پر بحث و مباحثہ کرتے
تھے۔ ملازمت سے آزاد ہو کر گنبھیر کا سیر و سیاحت کی۔ آپ کے ہاں طرف

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ایک لڑکی رہ گئی۔ وہ ڈاکٹر امرناتھ سے بیاہی گئی۔ آخرے سال کی عمر میں سنہ ۱۹۶۲ء کے قریب پرلوک سدھارے۔ آپ کے بھی کئی سیوک ہیں۔

مالن جی گوجہ گوتم ناگ

آپ نابہ جو گوجہ ساکن اننت ناگ کے فرزند تھے۔ وہ بڑے عامل تھے۔ وہ ۲۲ سال کی عمر میں بچہ رحلت کر گیا۔ دادا بھی گذر گیا۔ پھر نانا کی پرورش کی۔ تقریباً ۱۹ سال تک سنسکرت فارسی تعلیم حاصل کی۔ پھر آپ کی شادی رچائی۔ سرکاری ملازمت بھی کی۔ ایشور بھگتی کی طرف مائل تھے سوامی ایشور راز دان جنہ کرال محلہ کے سیوک بنے۔ پھر ۳۶ سال کی عمر میں گرہست تیاگ دیا۔ کئی اولاد بھی ہوئے۔ آپ کا فرزند ٹیکا لال موجود ہے۔ شروع میں بابا مرن ناگ پھر سونہ شاہ دیوی کے استھان میں تپسیا کی۔ بڑے سنتوشی تھے۔ آخر پر گوتم ناگ میں آشرم بنایا۔ ہر کسی تھکے ماندے کی سیوا کرتے رہے۔ آخر ۸۰ سال کی عمر میں شکلہ پکش دشمی پھاگن سنہ ۱۹۷۹ ب میں دیہانت کیا۔ بڑے ویراگی سادھو تھے اور صاحب کمال عامل مشہور ہوئے تھے۔

گوانشہ کاک گوتم ناگ

مال جی کے بعد آپ نے گوتم ناگ آشرم پر قیام اختیار کیا۔ آپ گنہ کول گذروان ساکن میرہامہ کے فرزند تھے۔ شادی سے پرہیز۔ سنسکرت کے سکالر تھے۔ بڑے ویراگی اور سادھو سنگت کے دلدادہ تھے۔ یہاں دھرم شالہ بھی تعمیر کیا۔ یہاں ہر کسی کی سیوا کرتے رہے۔ اس وقت سروانند جی قائم مقام آشرم ہے۔ وہ بھی ایک عامل ہے۔ انہوں نے کئی اور سادھوؤں کو اس آشرم کی دیکھ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بھال کے لئے مقرر کیا ہے۔ ساگ زار اور کچھ زرعی زمین بھی ہے۔ لنگر
بدستور ہے۔ آخر ۵۰ سال کی عمر میں دیہانت کر گئے۔ کئی سیوک بھی ہیں۔
سری کنٹھ بخشی بھی ایک سیوک موجود ہے۔

مفا رام مونگہ | آپ بٹنی ٹنبگ کے رہنے والے بڑے عالم اور عامل ہو گذرے ہیں۔ آپ کا خاص چیلہ راجی شیوی آشرم تھا اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ اعلےٰ عارف تھے۔ آپ کا فرزند سوبند جو مونگہ بھی ایک گرہستی سادھو تھا۔ باقی حالات معلوم نہ ہوئے۔

ڈودن دلو نا کاک کرو۔ | آپ دعنا داری کے کرو خاندان سے تھے۔ بڑے ویراگی تھے۔ سوامی رامانند سعفو کے جیسے سنسکرت پڑھے لکھے تھے۔ ڈودن میں آشرم بنایا۔ دھرم سالہ بھی تعمیر کی۔ تھکے ماندے لوگوں کو بھوجن ملتا تھا۔ شری نینی بارہ مالی آپ کی سیوک ہے اور مان جی رشو آشرم چندہ پورہ آپ کا سیوک تھا از عرصہ ۴۰ سال وہ بھی گذر گیا۔ تاریخ دیہانت معلوم نہیں۔

راجی کرو سوہبار | آپ سوبند جو کرو کے فرزند تھے۔ آپ زیادہ تر تپسیا کیا کرتے تھے۔ سادہ وضع۔ قرآن بھی کرشنا کرتے تھے۔ بڑے نفس کش تھے کئی سال ماگھ ہرشا دھارن کیا۔ بھارت کی یاترا بھی کی تھی۔ سوہنا نتہ مندر پر آشرم تھا۔ اکثر سادھو اور سجن درشن کو آتے تھے۔ ونتا پر بھوجن کھانے کے عادی تھے۔ کئی سیوک ساتھ رہا کرتے تھے۔ ان میں بال جی مشہور تھا۔ آپ شان سے چلتے تھے۔ آپ کو کشیر میں گورنر سادھو کہتے تھے۔
آخر ۸۰ سال کی عمر میں ۱۹۹۸ ب میں دیہانت کیا۔ اپنے کریا کرم کے لئے نقد یکا ڈیڑھ ہزار روپیہ موجود رکھا تھا۔ گوبند رام شمبو ناتھ برادر زادہ

مجہ وِشن | آپ بہانہ محلہ کے رہنے والے سوامی کیلاس کول کے چیلے تھے۔ بڑے سے آچار اور صفائی سے رہتے تھے۔ اشنان کرتے وقت تمام بدن کو مٹی ملتے تھے۔ پھر سندھیا پاٹھ کرتے تھے۔ اسی لیے مجہ وِشن نام پڑا۔ آپ کا آشرم کوئی نہیں نہ تاریخ دیہانت معلوم ہوا۔

نند لال ملہ۔ بڈگام | آپ واسر کاک ملہ گنپت یار کے سپوت تھے۔ والدین کے گذر جانے کے بعد اپنے ماموں لکشمن راز دان کرالہ کھڈ کے ہاں کچھ عرصہ قیام کیا۔ گرہست سے مبرا۔ مابعد بڈگام میں [illegible] کے آشرم پر ٹھہرے۔ وہاں تپسیا کی۔ آپ سنسکرت ودیا کے ماہر تھے۔ وہاں یوگ [illegible] کی کتھا ہوتی تھی۔ کئی لوگ پڑھنے آتے تھے۔ آپ سری کول بہانہ محلہ کے چیلے تھے۔ سنہ ۱۹۴۷ء قبائلی حملہ میں آپ سری نگر آئے [illegible] میں دیہانت کیا۔ آپ کے سپوکول میں [illegible] دار کو موجود ہے۔ ہر سال آپ کا دن منایا جاتا ہے۔

ودھیا دھر کرلی۔ سری نگر آشرم | آپ [illegible] کنہ بالیو پروہت [illegible] کے سپتر تھے۔ آپ کا جنم اشاڑہ شکلہ [illegible] ۱۹۰۴ء [illegible] ہوا تھا۔ آپ سوامی راجی کے چیلے تھے۔ آپ نے [illegible] شاستر کو [illegible]۔ چودہ برس کی عمر میں پتا جی کا سایہ اٹھ گیا۔ مجبوراً گھر کا کام سنبھالنا پڑا۔ کرم کانڈ شاستر کا بھی مطالعہ کرنا پڑا۔ پتا جی نے آپ کا بیاہ رچایا۔ مگر آپ کا دل بھگونت [illegible] سے [illegible]۔ [illegible] کے دیہانت کے بعد گرہست سے کنارہ کشی اختیار کی۔ کچھ عرصے [illegible] منڈ گام، پھر [illegible] وغیرہ مقامات میں [illegible] کیا۔ ہر مقام پر

بھگوت بھگتی کا ویاکھیان سناتے رہے۔ لوگ بڑی چاہت سے سننے آتے تھے۔ آپ شاعر بھی تھے۔ ستار کا استوتی اور کئی لیلائیں بنائی ہیں۔ سمت ۲۰۰۰ء میں آپ کے سیوکوں نے کرن نگر میں آشرم بنایا جس پر تقریباً پانچ ہزار روپے خرچ کئے۔ وہاں آپ کا دن منایا جاتا ہے۔ ہر اتوار کو شیو شاستر کی کتھا ہوتی ہے۔ وہاں آپ کا فوٹو موجود ہے۔ مارگ شکلہ پنچ ودی ۲۰۰۶ء میں دیہانت کیا۔ بڑی شان اور پریم سے آپ کا انتم سنسکار انجام لایا گیا۔ گذشتہ سال آپ کا جیون چرتر چھپ چکا ہے۔ اس لئے یہاں پر مفصل لکھنا باعث طوالت ہے۔ آپ کے سیوک سب خوب بنائے گئے۔ سری کنٹھ ڈاکٹر۔ دینا ناتھ مٹو ہیڈ ماسٹر، جیشر ناتھ [illegible]۔ شر منجی ولد [illegible]۔ کیشو ناتھ ٹکو۔ ہر ناتھ جیا دیو [illegible]۔ دینا ناتھ وادیکو وغیرہ

بھٹا کر جو مسوفی راینہ | آپ گندہ [illegible] کے رہنے والے سنسکرت۔ اردو فارسی کے ٹیچر تھے۔ بڑے بھگونت بھگت تھے۔ آپ نے ایک بھجن پستک بنایا ہے آخر ۷۰ سال کی عمر میں سمت ۱۹۹۵ میں دیہانت کر گئے۔

جیون شاہ لدھو | آپ کی ابتدائی زندگی کے حالات معلوم نہ ہوئے۔ صرف اتنا معلوم ہوا کہ آپ شروع میں ایک پرائیوٹ ملازم تھے۔ پر کرم بار آور ہوئے۔ آپ نے سب کچھ تیاگ دیا اور لدو میں آشرم بنایا۔ کافی تپسیا کی۔ صاحب کرامات ہوئے۔ آشرم بدستور چل رہا ہے۔ بھگت لوگ اب بھی وہاں درشن کو جاتے ہیں۔ وہاں ہر کسی کی آؤ بھگت ہوتی ہے ؛

نیلہ سوول رینہ ملی ہنگ | آپ شنکر کول چشرو کے فرزند تھے۔ شروع میں گرہست۔ نوجوانی میں گرہستی گزر گئی۔ دو نابالغ فرزند ام ناتھ اور گوپی لالہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رہ گئے۔ انہوں نے موضع کلم درخانہ ناتھ جو منشی ماموں کے ہاں پرورش
پائی۔ دونوں پٹواری ہوئے۔ آپ نے نجمن پوٹ سوپوری سے ایڈیشن لیا۔
منشی شنگ سری نگر میں بیک آسن ۲۰ سال تک تپسیا میں گذارے۔ گنگجی بالی
بیوہ وشنو کول نے کافی سیوا کی۔ اس کا فرزند جیا لال موجود ہے۔ وہ بھی بھگوت
بھجن سناتا ہے۔ آپ نے سنتوشی زندگی گذاری۔ رعنا مودر قصبہ آپ کا خاص
سیوک تھا۔ آخر ماگھ شکلہ پنچ تر سے ۱۹۸۲ ب میں سرگباش ہوئے۔ امر ناتھ
کول نے کریا کرم کیا۔ اس نے حیندرہ پورہ میں کچھ عرصہ سکونت کر کے اب جواہر نگر
میں اپنا مکان بنایا ہے۔ اس کا اکلوتا بیٹا سنت لال تحصیلدار ہے۔ گوپی ناتھ
کے بھی کئی اولاد ہیں۔ اس نے بال گارڈن میں مکان بنایا ہے۔
آفتاب جو دانگنو بابا پورہ ۔ آپ کرشن کاک دانگنو کے فرزند تھے۔ کاک
گرہست سے مبرا۔ شروع میں ملازمت کی۔ آپ بڑے ایشور بھگت تھے۔ زینہ
کدل کے سیوک ہے۔ اپنے ہاں گوشہ نشینی اختیار کی۔ سنسکرت اور دیگر علوم
پڑھنے کا اکثر کیا۔ آپ گرو کا دن شان سے مناتے رہے۔ عام میں نوید
اور بھوجن ملتا تھا۔ آخر مارگ کرشنہ پنچمی سال ۲۰۰۰ ب میں دیہانت
کی۔ آپ کے کئی سیوک ہیں جی دانگنو۔ دینا ناتھ بہیرو۔ جانکی ناتھ وغیرہ ایک
گوپی ناتھ اور بنجی آپ کے دو بھائی موجود ہیں۔ بنجی کے دو اولاد علی التعلیم یافتہ
ہو گئے ہیں۔ وہی آپ کا دن بطور یادگار مناتے ہیں۔ نوید اور بھوجن تقسیم کرتے ہیں۔
سونہ متو کھرہ یار ۔ آپ مکند یا بو عرف پولاد کے فرزند تھے۔ وہ سادھو
مزاج تھا۔ اس کے ہاتھ میں ہر وقت چھڑی ہوا کرتی تھی جبھی وہ لورن پر کے
نام سے مشہور ہو گئے۔ چھڑی رکھنے میں کچھ نہ کچھ راز مضمر تھا۔ جہاں جہ پرپب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سنگھ بھی درشن کو آئے۔ اُن پر بھی چھڑی ہی پھیر دی۔ آپ سناتن طرز رکھتے تھے۔
تمباکو رچرس پینے کے عادی تھے۔ بڑے عابد تصور کئے جاتے تھے۔ آخر سمت ۲۰۰۹ ب
میں رام شرن ہوئے۔ بہو کوں نے چندہ جمع کر کے آشرم بنایا تھا۔ جسکو بعد میں
آپ کی بہو گنگوتی نے کاشی ناتھ درعا عرائض نویس کو بیچ ڈالا۔ آپ کا یادگار بھی
جاتا رہا۔ ہندو مسلمان آپ کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

راجہ کاک کونٹرو
آشرم بارہ مولہ

آپ اعتقادی کے خاندان کونٹرو میں سے تھے۔ سنگت کرم کے بل نے جوانی میں ویراگ پیدا کیا۔
بارہ مولہ میں گوشہ نشینی اختیار کی۔ بڑے آچار اور صفائی سے رہتے
تھے۔ ویشنوی بھگت تھے۔ مدہ دیدی کو مُرد آپ کی خاص سیوک تھی۔ بڑے
سنتوشی عابد گزرے ہیں۔ ۱۹۲۶ء بہ جیدہ دیہانت کیا۔ آپ شاعر تھے۔
نمونہ کلام کا اقتباس:- بیناؤ رحمہ تا لٹھ منترے میانہ۔ لاگے دانہ دانہ تلسی
کو شلیا ہر دیہ آنند گن۔ پاد کملن یان ونہ بو۔ نرمند حسن بتری دو گہ ندان۔
واسس کاسس بوہ بندنے۔ جہا پر بھو شوبہ درشن مدہ دی۔ بو لگہ دانہ دانہ تلسی چہ

مدہ دیدی
بارہ مولہ

آپ کشنہ رام کو چرد بارہ مولہ کی دختر تھی۔ آپ کی شادی شودہ خاندان میں ہوئی تھی۔ چند سال کے بعد ہی شوہر کا انتقال
ہو گیا۔ بھگوت بھگتی کا آسرا لیا۔ تپا کے گھر تپسیا شروع کی۔ اپنے ہاتھ سے
شوربہ بنا کر کھاتی تھی۔ ہر روز دلوی بل جایا کرتی تھی۔ کئی بھگتوں نے آپ کو
پانی کے اوپر سے گذرتے دیکھا۔ پوجا کے وقت جنگلی شیر کو بھی وہاں حاضر پایا
تھا۔ آپ کے عارفانہ علامات تھے۔ لوگ درشن کو آتے تھے۔ کبھی کبھی گوسائیں
ٹینگ بھی جاتی تھی۔ وہاں دو چشمے سیتا کنڈ اور رام کنڈ موجود ہیں۔ راجہ کاک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کوتر و آپ کے گرد مہاراج تھے۔ ۱۸۸۴ء میں دیہانت کیا۔

ندان صاحب ہارہ پورہ | آپ سلو کے رہنے والے۔ گھر تیاگ کر کے یہاں ہارہ پورہ میں آشرم جما یا اور تپسیا میں مصروف عمل رہے۔ اس وقت اس گاؤں میں کافی ہندو بستے تھے۔ یہ مقام موضع سے ایک میل دور ہے آپ کی روحانی عظمت یہاں تک پھیل گئی کہ مہاراجہ گلاب سنگھ درشن کو آئے۔ دوران کلام میں آپ نے انکشاف کیا کہ ڈوگرہ حکومت کا دور دورہ آپ کی تین پشتوں تک رہیگا۔ پھر مہاراجہ نے کچھ زمین بطور جاگیر پیش کی مگر آپ نے انکار کیا۔ آخر ۱۲۵ روپیہ سالانہ باہمت نگر مقرر کی۔ آپ صاحب کرامات تھے۔ ۱۹۱۱ء میں اسی جگہ دیہانت کیا۔ کئی چیلے بن گئے۔ آپ کے آشرم پر ہر کسی کو بھوجن ملتا تھا شیخ دوارت میں یہ رعایت بھی ختم ہو گئی۔

گنیش داس گشتی | آپ باباجی نرسنگام کے ہمعصر تھے۔ آپ کا قیام گشتی میں رہا ہے۔ آپ صاحب کرامات سادھو گذرے ہیں۔ مزید حالات کا انتظار ہے۔

نارائن درو چارناگ | آپ مکند رام درو چار ناگ کے فرزند تھے آپ نارائن یہاں بدھ گیر کے چیلے تھے۔ آپ گرہستی سادھو تھے۔ دو اولاد رام جو درو آنند رام درچھوڑ گیا کر۱۹۹۴ء میں نرنت دیہانت کیا۔ آپ بڑے محنتی بھگت تھے۔

سوراج رام لوجرہ | آپ لوجرہ کے رہنے والے۔ گرہست سے بیزار تھے انگور کے بیوپاری۔ پیشہ زمینداری۔ نارائن جو درکے ہمعصر کہلانے میں محنتی مرتاض تھے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ایک دفعہ آپ کی پریکھشا یوں ہوئی۔ کئی برہمنوں نے آپ کو مدعو کیا جس میں ناداں دربھی شامل تھا۔ ضیافت نان و کباب۔ شراب وغیرہ سب کچھ سامنے کیا۔ آپ بالکل وشنوی تھے۔ جب کھانے بیٹھے تو آپ کے سامنے شراب کی بوتل دکھی۔ تو آپ بولے۔ کیا اس کا پینا ضروری ہے؟ جبار اج! اسی لئے تو لائی ہے۔ تو جھٹ آپ نے ساری بوتل پی کر پھر طلب کیا۔ وہاں کچھ نہ تھا۔ آپ نے غصے میں آکر انہیں لعنت و ملامت کی۔ بلکہ بددعا دینے سے بھی گریز نہ کیا۔ وہ سب شرمندہ ہو کر بھاگ نکلے۔ اور سارا کھانا وغیرہ دھرا رہ گیا۔ اس سے آپ کا روحانی معیار سب پر روشن ہوگیا۔ باقی حالات کا انتظار ہے۔

گوبند جو درعرف گوبند منو آپ سہساچند درملہ یار کے فرزند تھے۔ تپا پٹواری تھا۔ بچپن میں تعلیم مروجہ کی طرف کم دلچسپی لی۔ شروع جوانی میں آثار ربانیگ تھے۔ کشائش باطنی کے کارن سب کچھ تیاگ دیا اور مستانہ طور سے گھومتے رہے۔ سڑک پر آہستہ آہستہ قدم اور گردن جھکائے چلتے تھے۔ اکثر بار سڑک سے ماتھا ٹکراتے تھے پیشانی زخمی ہو جاتی تھی۔ مگر ایک دو دن کے اندر پھر درست دکھائی دیتی تھی۔ یہی آپ کی روحانی عظمت کا ثبوت ہے۔ اسی طرح کرشنہ کار یسی منتو جن کے کندھے آگ سے جلتے تھے۔ مگر دوسرے دن وہ زخم بھرے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد گھومنا اور ماتھا ٹکرانا بھی چھوڑ دیا۔ بات چیت کم۔ لوگ دور سے پرنام کر کے چلے جاتے تھے۔ آشرم کوئی نہیں۔ کبھی کبھی دوکانوں پر بیٹھے سگریٹ پیتے نظر آتے تھے۔ چھتہ بل بہوری منڈر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پر بھا جا یا کرتے تھے۔ آپ ودتشیمر تھے۔ مصنف کے ہم جماعتی تھے۔ ۱۹۵۹ء میں سرگباش ہوئے۔ آپ کے جیون کا حال معلوم نہ ہوا۔

تیلک پنڈت چندر گنپت یار

آپ گنپت یار کے رہنے والے سنسکرت کے بڑے وِدوان پروہت تھے۔ بڑے بڑے عالم آپ سے علمی شکوک دُور کرنے کے خاطر آیا کرتے تھے۔ کرم کانڈ شاستر کے ماہر تھے۔ بھارت اور کشمیر کے اطراف سے لوگ درشن کو آتے تھے۔ آپ نے عارفانہ زندگی بسر کی ہے۔ ۱۹۲۷ء شالہ ب میں دیہانت کیا۔ اہل معتقداں اور سنسکرت ودوانوں میں صف ماتم بچھ گیا۔ آپ کے چند خاندان کے نام سے کئی گھر موجود ہیں۔

راججی ودر - صفاکدل دبدہ مر

آپ نندلال در کے بٹ پتر تھے۔ گرہست سے مبترا آپ بڑے گفت عامل تھے۔ ماگوجو در آپ کا بھائی گرہستی تھا۔ آپ ٹھاکور جُو کے چیلے تھے۔ اس کا حال معلوم نہ ہوا۔ آپ کی روحانی عظمت کے کارن ہی حسب ذیل سیوک اور معتقداں بن گئے ہیں۔ نندلال لازدان۔ رگھو جی منور۔ گوبند جُو در۔ سرواتند جو تنتی۔ شام لال کول ستا ترم گھر میں ہی تھا۔ یہ سب موجود ہیں۔ جیٹھ شکلہ پنچمی ۲۰۰۵ شالہ ب میں سرگباش ہو گئے۔

گوبند جو ڈاسی - اننت ناگ

آپ ایہرام ڈاسی اننت ناگ کے فرزند تھے۔ گرہست سے مبترا۔ فارسی اور سنسکرت وِدیا خاص تھی۔ ندالی صاحب کے چیلے بتلائے جاتے ہیں۔ اپنی ساری عمر تپیا میں گذاری۔ گود جہاراج کا دن شانی سے رہتے تھے۔ بھٹن ڈاسی آپ کا دن منانا رہا۔ اس کے کئی اولاد ہیں۔ ان میں سروپ نانفہ ڈاسی اسر فت عقیدہ رہیں۔ بردز بھاگن شکلہ پنچ ترسے دیہانت کی جیون کا حال معلوم نہ تھا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نیلہ کنٹھ ہُر ہُر سری نگر | آپ کی جنم بھومی دعنا داری ہے۔ نوجوانی میں سندھیا پاٹھ کرتے تھے۔ بعد میں مستانہ طرز سے زندگی گذاری خاموش کارکن تھے۔ سری نگر۔ بڈگام۔ بجبہ گام۔ حیدر بلیدہ وغیرہ مقامات پر آپ کو دیکھا گیا۔ آپ کی روشن ضمیری اس بات سے پرکٹ ہوتی ہے۔ سنہ ۱۹۸۹ب میں جب مہاراجہ ہری سنگھ نے جو تخفیف ملازمان عمل میں لایا۔ ان دنوں آپ ہُر ہُر ہال شمادی۔ کارگذاری کے الفاظ بولتے پھرتے تھے۔ شیخ محمد عبد اللہ کی لیڈری میں مسلم حقوق کو مدنظر رکھ کر ۲ ہزار ملازمان ڈیڈکشن میں لائے گئے۔ تب آپ نے یہ الفاظ دہرانے چھوڑ دیئے۔ کچھ عرصہ گوپی ناتھ زتشو کے ہاں بھی ٹھہرے تھے۔ لباس میلے کچیلے کپڑوں کا استعمال۔ چہرے پر چیچک کے داغ۔ سر ننگا۔ ایک چشم سے نابینا تھے۔ کئی مقامات پر درشن بھی کیا ہے۔ آخر سنہ ۲۰۱۲ب میں انتقال کیا۔ جب روگیا ناتھ مٹو تحصیلدار بڈگام تھا۔ ان کے پاس بھی رہتے تھے۔ وہ بڑی عزت کرتا تھا۔

دیا رام گنجو۔ پورشہ یار | آپ اُتر سو میں ماہ پوہ سنہ ۱۹۵۲ب میں پیدا ہوئے۔ دراصل آپ کا پتا کشن رام گنجو باشندہ سری نگر تھا۔ بوجہ حصول زمین وہاں ہی سکونت اختیار کی۔ آپ فارسی اردو کے تعلیم یافتہ اور شاعر بھی تھے۔ علم نجومی اور حکمت بھی جانتے تھے۔ بھگت تھے۔ آخر پر محکمہ دھرم ارتھ میں ملازم ہوئے اور بعد میں پنشن لی۔ آپ نے کئی جلسوں میں قصیدے بھی بنائے ہیں۔ آپ کے تصانیف حسب ذیل ہیں۔ (۱) گھر و بیدیال۔ اس میں فرائض خانداری درج ہیں: کشمیری کتب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نظم ۔ (۳) قواعد کشمیری زبان ... غیر مطبوعہ (۴) منتشر زبان نظم ۔ اس میں حالات زندگی (۵) دیوان کشمیر وغیرہ وغیرہ ۔ آپ کے بیٹے فرزند [illegible] دو دہلی میں ۔ منسٹر اگوپی ناتھ جی ملازم خاطر تواضع ہے ۔ ان کتابوں کے طبع کرانے کا ارادہ رکھتا ہے ۔ آپ کے علامات فقیرانہ تھے اور بڑے السود بھگت تھے ۔ اسی وجہ سے اس رسالہ میں آپ کا نام درج کرنے میں ۔ ۱۹۱۱ سنہ بب میں بمقام دہلی فرزند کے ڈیرے پر دیہانت کیا ۔

سوامی آنندرام گسائی گنڈ | آپ پنڈت ہلدر کول اشٹ ناگ کے فرزند ہیں ۔ آپ کا جنم کولہ گام میں پیدا ہوا تھا ۔ والدین کی سورگباشی کے بعد کولہ گام میں رہائش کرنے لگے ۔ آپ گرہست سے متبرا تھے ۔ کشائش باطنی کی وجہ سے آپ میں سنسکرت پڑھنے کا شوق پیدا ہو گیا اور ویراگ بھی اتپن ہوا ۔ پھر آپ نے سونہ ساک گوسائی گنڈ کے آشرم پر نواس کیا اور وہاں کی شرن لی ۔ سنسکرت پڑھنا شروع کیا اور گرو جی سے اپدیش حاصل کیا ۔ ان کے دیہانت پر آپ نے اسی آشرم کو چار چاند لگائے ۔ ایک باغ اور پانی کا سر بنایا ۔ دو دھرم شالیں ۔ ایک سات طاقہ سہ طبقہ ۔ دوسری دھرم شالہ چار طاقہ دو منزلہ ۔ صحن کے مرکز میں ایک مستطیل شکل کا ایک منزلہ آشرم متصل ٹھیکا زیر تعمیر لایا ہے جس میں سادھو اور سنت لوگ بیٹھتے ہیں ۔ اس کے علاوہ ایک لنگر خانہ شالی کے دو کھٹار اور کنواں بھی بنایا ہے ۔ یہاں سال سری نگر اور کشمیر کے اطراف سے لوگ درشن کو آتے ہیں ۔ روزمرہ تقریباً آٹھ دس یاتری ہوا کرتے ہیں ۔ سب کی آؤ بھگت ہوتی ہے ۔ اس قسم کا آشرم زیر نظر اب تک نہیں آیا ۔ آپ صفائی پسند ہیں ۔ مکانوں میں کیا ، بلکہ صحن میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بھی لمبی گھاس یا درخت کا تنکا نظر نہیں آتا۔ خود اس کا خیال رکھتے ہیں۔
آپ کے چند سیوک آشرم پر موجود ہیں۔ نانک جی پوجا پاٹھ پر سروانند وشو-
متفرقہ کام پر۔ راجند منتظم لنگر ہے۔ اس وقت آپ کی عمر ۸۰ سال سے کم نہیں۔
آپ کی پاکیزگی اور نشکام سیوا بھاؤ قابل تقلید ہے۔ راقم کو اس آشرم کے
دیکھنے کا پہلا موقعہ ۲۱ جون ۱۹۷۰ء میں ملا ہے۔ یہی فرزانہ سادھوؤں کے
علامات ہیں؛

سوامی کاشی ناتھ ڈنڈی

کشمیر کے تمام سادھوؤں میں سے آپ نے ڈنڈی کا پد
حاصل کیا۔ آپ نے بھارت میں ڈنڈ دھارن کیا۔ آپ
سنسکرت کے سکالر تھے۔ جیوال جانتے تھے۔ ایشور بھگتی کا ویاکھیان کرتے تھے،
بہت سے سیوک بن گئے۔ سہجر انند۔ ایشرداس کولگام اور نند لال ور۔ ۱۹۸۹ ب
میں بمقام ہانڈ چولگام دیہانت کیا۔ وہاں پر آپ کی سمادھی موجود ہے؛

بالک بال برہمچاری

آپ دعنادار کے رہنے والے بڑے ودوان
برہمن اور جوتش بھی تھے۔ ایشور بھگتی میں کمال تھا۔ جبھی آپ کے سیوک اعلیٰ
مرتاض تصور کئے گئے۔ جیسا گنیش کولگام۔ بیربل کاک وبجنہ وترو وغیرہ آپ کے
سیوک تھے۔ آپ کی ماتا دماغی کمزوری کی وجہ سے بچی کہا کرتے تھے (بچی کشمیری پاگل)
اسلئے آپ کو سب بچہ بالک کہا کرتے تھے۔ چنیز گرشتہ پنج سفتمی ۱۹۸۳ سنہ ب میں
سورگ کو بدھارے۔ آپ بڑے مرتاض تصور کئے جاتے تھے۔ شوجی بھٹ کے
اولاد موجود ہیں۔ آپ کا ستیرا فرزند ایشر بھٹ موجود ہے؛

سہجر انند ارہ

آپ ارہ کے رہنے والے۔ گرہست تھے۔ بچپن سے ہی
دھرم کرم کے کاموں میں دل لگایا۔ ہانڈ چولگام میں ایک مندر اور دھرمشالہ
تعمیر کیا۔ موضع وسو سے ایک وشنو مورتی بڑے دھوم دھام سے لائی۔ کاشی ناتھ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ڈنڈی سوامی کے بھوک ہے۔ بڑے بھگت تھے۔ کشمیر اور بھارت کی یاترا کی۔
کئی سال ہواند میں گذارے۔ ۲۰۱۴ سمت میں بھارت میں ہی دیہانت کیا۔

بالک رام ٹکر! آپ بجھ گام کے رہنے والے۔ گرہست سے بیراگ سے الیشور کے پیارے۔ آنند جی کنہ کدل کے چیلے تھے۔ آپ نے دہا گاندھی جی سنگ سمبوٹن کیا۔ سنوجیا پاٹھ کرتے تھے۔ گرجے آشرم بنایا۔ دھرم سالہ تعمیر کی۔ کشمیر کی یاترا کی۔ قبائلی حملے میں سری نگر آگئے۔ بعد میں پھر ٹکر چلے گئے۔ وہاں ماگھ پورنماشی کے دن سمت ۲۰۱۱ میں عمر ۹۴ سال دیہانت کیا۔ گشو اس بھائی نے کریا کرم کیا۔

واسدیو کاک سپرو! آپ موضع سپرو (بولواہ) کے باشندے تھے۔ آپ گرہستی سادھو تھے۔ اپنی زندگی بھگوت سمرن میں بڑی محنت کے ساتھ صرف کر دی۔ آپ سنسکرت جانتے تھے۔ آپ کے چیلوں میں ہری کول ساکنہ بہانہ محلہ ایک نامور سادھو گذرے ہیں۔ اس سے آپ کی روحانی معیار کا پتہ لگتا ہے۔ تاریخ جنم معلوم نہیں۔ سمت ۱۹۵۱ میں آپ کا دیہانت ہوا ہے۔

ہری کول بہانہ محلہ! آپ بہانہ محلہ کے رہنے۔ گرہست سے نیارے۔ اپنے بھائی امیشر کول کے پاس ٹھہرے۔ اپنی زندگی سادھارن طور پر اور پاکیزگی کے ساتھ تپسیا میں گذاری۔ اکثر بعض لوگ آپ کے پاس ست سنگ کے لئے آتے تھے۔ ہر کسی کی سیوا کرتے رہتے۔ آپ سنسکرت پڑھے ہوئے تھے۔ واسدیو کاک سپرو آپ کے گرو تھے۔ تاریخ ۱۹۳۹ء میں سرگباش ہوئے۔ امیشر کول کے اولاد موجود ہیں۔

ہاتھیشر ناتھ ملہ! آپ بابا پورہ کے رہنے والے۔ کشن رام ملہ کے فرزند تھے۔ گرہست سے نیارے۔ سر پر جٹا رکھتے تھے۔ گھر میں ایکانت اور شانتی سے رہا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہیسے رہتے تھے۔ سنہ ۲۰۱۴ ب میں اس دنیا سے چل بسے۔ آپ کا بڑا بھائی جند شمار
نند جی بھی گذر گیا۔ بڑے ایشور بھگت تھے۔

زاد و حا مالی اہلیہ دینا ناتھ رینہ | آپ دینا ناتھ رینہ نائب انجنیئر انجنیٹ کی ہوی تھی۔ پتی کے گذر نے پر آپ کو کشائش باطنی ہوئی۔ جس سے آپ مستانہ سادھو بن گئی۔ شہر سری نگر میں گھومنے لگی۔ جہلم اچھی ہشن میں بھی اسے پہرا پھرتی رہی مگر کسی کو ہاتھ لگانے کی جرأت نہ پڑی۔ گھر بار کنز دیا۔ بال اور سر درشن کو آتے تھے۔ بڑی روحانی طاقت رکھتی تھی۔ صاحب کرامات تھیں۔ آپ کے ہاں ایک لڑکی رہ گئی۔ کاتک سنہ ۱۹۵۸ میں دیہانت کیا۔ آپ کے پریمیوں نے بڑی دھوم سے انتم سنسکار انجام دیا۔

شری آنند۔ ٹرہ بونی | آپ شروع میں محکمہ پولیس کے ملازم تھے۔ کچھ اردو سنسکرت سے واقفیت تھی۔ آخر سب کچھ تیاگ دیا۔ کنہ کدل ٹرہ بونی دھرم سالہ میں آشرم بنایا۔ صاف ستھرے لباس۔ باریک ململ اور ریشم کا استعمال کرتے تھے۔ آخر ۶۲ سال کی عمر میں سنہ ۲۰۱۳ ب انتقال کر گئے۔ اکثر سنیاسی درشن کو آتے تھے۔

واسدیو کول دوگرد۔ گانجھن | آپ ساکن گانجھن تھا۔ آپ گرہستی تھے۔ کشور ناتھ آپ کا فرزند بھی گذر گیا۔ اس کا لڑکا موجود ہے۔ آپ اردو فارسی کے معلم اور شاعر بھی تھے۔ محکمہ پولیس میں تھانہ دار رہ چکے تھے۔ قصہ راجا سکھ دیو ست وادی علوم بنایا ہے۔ اور کئی فارسی غزلیات اور اردو بھجن بیان کئے ہیں۔ بہ سبیل نمونہ ان میں سے چند اشعار ذیل میں درج ہیں:

خداوندا بحالم آشنا شو ۔ برائے خود مرا چون رہنما شو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

توی دارندۂ عالم ہر آدھار توی نرلیپ نرمایا نرآکار ۔ ع۱ بنیاد ع۲ بے کھوٹ ع۳ قائم ع۴ نا شکل
توی ساکت توئی جنبش ہر شے ۔ توی جیو آتما در ہر رگ و پے ۔ ع۵ روح
توی نار توی آکاش د پاتال ۔ زبان توی حیات از دھن و لال ع۶ گونگا
توی عاشق توئی معشوق عالم ۔ پدیدار تو ذوق و شوق عالم ۔

کشنہ کاک منڈگام | آپ راجہ رام ملہ ساکن منڈگام کے فرزند تھے ۔ پیشہ زمینداری ۔ آشرم اپنا گھر ۔ نارائن بان کے چیلے تھے ۔ بڑی کٹھن عبادت کی ۔ آپ روشن ضمیر تھے ۔ ہر کسی کا منورتھ پورا کرتے تھے ۔ بڑے مشہور سادھو ہوئے ۔ فرق دستار سیدھا سادہ پہنتے تھے ۔ کبھی گاؤں کبھی سری نگر میں رہا کرتے تھے ۔ اردو فارسی کے معلم ۔ سنتوشی زندگی بسر کی ۔ ڈنکے کی چوٹ پر خوشگوار بیانی کرتے تھے ۔ غریب سے امیر تک یکساں برتاؤ کرتے تھے ۔ اگر سچ پوچھا جائے تو کشمیر کے سب لوگ چاہے ہندو چاہے مسلمان معتقد بنے تھے ۔ آخر ۱۷ اگست ۱۹۶۱ء (مطابق ۲ بھادوں سمت ۲۰۱۸) میں سورگباش ہوئے ۔ آپ کے دو لڑکے ہیں ۔

جو عرف گرٹہ متو | آپ نارائن جو دلازدان ساکن شوپیان کے فرزند ہیں ۔ پنڈت نند لال کول بھانہ محلہ کے ہاں متبنے ہوئے ۔ بچپن میں رامچند عرف بھگوان کے پاس فارسی تعلیم حاصل کی ۔ پھر کچھ عرصہ سورج رام بھگوان کے گھر پر سنسکرت و با پڑھی ۔ اس کے بعد نانا کے گھر شوپیان میں تین سال گذارے ۔ جب ان کا انتقال ہوگیا ۔ دوسری جگہ آکر یہاں اپنا مکان سوامی کیلاس کول کو بیچ ڈالا ۔ ۱۹۶۷ تک اب میں وبراگ پیدا ہوا ۔ پھر کئی سال اچھہ بل میں متصل گراٹ ستانہ چلو گذارے ۔ بس پر جتنا ۔ فرق اپنے ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگے ۔ تاکہ لوگ نفرت کریں ۔ ساکت لوگ درشن کو آنے لگے ۔ اس وجہ سے آپ کو گرٹہ متو کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نام سے پکارنے لگے تھے۔ نام سے غیر واقف تھے۔ کھان پان میں غیر امتیازی، رہائش مکان میں دیوار کی طرف منہ کر کے رہتے تھے۔ مطلب پر بیت لوگوں کو تحریری پرچے دیتے تھے۔ لوگوں میں اعتقاد بڑھتا گیا۔ (پرچے کیا تھے بے ڈھنگی لکیریں) آخری اوستھا میں وہاں سے اٹھ کر اب سری نگر میں ٹھہرے ہیں۔ یہاں شریدر جو در اور دیگر سجنوں کے گھر بلائے جاتے ہیں۔ کچھ عرصہ پریم ناتھ صراف کے ہاں ٹھہرے۔ ہر جگہ لوگ درشن کو آتے رہے ہیں۔ کوئی آشرم نہیں روشن ضمیر۔ صاحب طاقت بتلائے جاتے ہیں۔ کاشی ناتھ لدھو آپ کا نامی چیلا بتلایا جاتا ہے۔ اس وقت جیا لال جلالی کے ہاں ٹھہرے ہیں؛

نندلال صاحب مستانہ | آپ شنکر صاحب ساکن نوہٹہ کے فرزند ہیں۔ صاحب خاندان سری نگر سے تعلق رکھتے ہیں۔ مروجہ اردو فارسی میں ماہر ہیں۔ شروع میں ملازمت کی ہے۔ بچپن سے ایشور بھگتی کا انکر موجود تھا۔ جوانی میں جذبہ عشق حق نے جوش مارا اور سب دنیاوی کاروبار کو خیرباد کہا۔ کچھ عرصہ ٹنکی پورہ میں آشرم رکھا۔ وہاں پر پوجا پاٹھ کا سامان بھی رکھا تھا۔ اکثر وہاں ہندو مسلمان درشن کو آتے تھے۔ اکثر ہاتھ میں کاغذ قلم ہوا کرتا ہے۔ آپ کے حرکات انوکھے ہیں آپ کوٹ۔ پاجامہ پتلون۔ کمربند۔ سر پر پگڑی کبھی ہیٹ لگا کر پھرتے ہیں۔ آپ ہنس مکھ ہیں۔ آپ کا خاص ٹھکانہ نہیں۔ بلکہ کاک در محرم اور کبھی شمبوناتھ ڈرکیل کے ہاں بھی دیکھے گئے ہیں۔ کچھ عرصہ سے نوہٹہ اپنے بھائی کے ہاں بھی ٹھہرے ہیں۔ سب ہندو مسلم احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ بڑے نرم دل ہیں۔ جہاں کہیں بیٹھتے ہیں۔ کاغذ پر ادھر ادھر کی باتیں لکھا کرتے ہیں۔ آپ کا مستانہ کلام اور تقریر اور آپ کے حرکات خالی از معنی نہیں۔ جب آپ بازار سے چلتے ہیں۔ تو لوگوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کا ہجوم جھٹ آموجود ہوتا ہے۔ یہ آپ کی روحانیت کی کشش ہے۔ اس رسالہ میں آپ کے مفصل حالات کا درج کرنا گویا کوزے میں دریا بند کرنا ہے۔ کل کی چشم دید مثال ہے۔ ۹ء میں دوران شیخ وزارت ملازموں کی ایک طویل فہرست قبل از وقت ریٹائر کرنے کی مرتب ہوئی۔ اس فہرست میں اکثر خدا دوست اور غریب لوگ بھی آگئے۔ تو کئی مستفیدان نے آپ سے واویلا کیا۔ تو اس وقت آپ کے انوکھے حرکات آنند کا راہ ہونے سے تخفیف کا سوال ہی مفقود ہو گیا۔ اس کے بعد جو وزارتی پروزن عمل میں آیا آپ کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ درحقیقت آپ صاحب طاقت عارف ہیں۔ اس وقت آپ کی عمر ۶۵ سال بتلائی جاتی ہے۔ آپ بھارت کی یاترا کو بھی چلے گئے ۔

نرانجن کاک پورہ شہ یار۔ ابتدا سے ایشور بھگتی کی طرف مائل تھے۔ آپ آنند جی کنہ کدل نواسی کے چیلے ہیں۔ کچھ عرصہ پھر واستھان و ودھ گنگا میں تپسیا کی۔ بڑے تیاگ مورت ہیں۔ اس وقت آپ کی عمر ۷۰ سال سے کم نہیں۔

لچھمن جو گپت گنگا! آپ پنڈت نرائن زیبہ (عرف ناوہ نارانی) کے فرزند ہیں۔ مروجہ تعلیم انگریزی اردو میں زیادہ دلچسپی نہیں لی۔ شروع سے ایشور بھگتی کی طرف مائل تھے۔ سنسکرت سیکھنے میں خاص دلچسپی لی۔ گرہست دھارن سے انکار کیا ۱۹۶۲ء سنہ ب میں آپ کا جنم ہوا ہے۔ جینتر ناتھ راینہ وان ریسرچ ڈیپارٹمنٹ سے سنسکرت ودیا پڑھی۔ ۲۰ سال کی عمر میں ویراگ کیا۔ اپنے پتاجی کے نکلے بمقام گپت گنگا میں آشرم بنایا۔ آپ جناب کاک سنتوی آشرم کے خاص چیلے ہیں۔ بڑے محنتی سادھو تصور کئے جاتے ہیں۔ اکثر بھگت لوگ درشن کو آتے ہیں۔ آپ گرو مہاراج کا دن بڑے پریم اور شان سے مناتے ہیں۔ اپنا جنم دن بھی اب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

منانے لگے ہیں۔ عام میں دونوں دنوں پر مجمع ہوتا ہے۔ آپ کے کئی سیوک بن گئے
جانکی ناتھ لابرو۔ شارکا دیوی۔ پربھا دیوی وغیرہ۔ آپ شیوی شاستر کے دلدادہ
ہیں۔ آپ نے کئی پستکیں تصنیف و تالیف کی ہیں۔ ۱ سام پنچا شکھا
۲ شیوی برہم ودیا کا ہندی میں ترجمہ۔ ۳ ماتس ورودولنک وغیرہ

گوپی ناتھ بھان عرف بھگوان | آپ نرائن بھان عرف بھگوان ساکن بھانہ محلہ کے فرزند ہیں۔ آپ میٹرک پاس ہیں۔ شروع میں کچھ عرصہ دکانداری کی ہے۔ چند سالوں کے بعد اچانک ویراگ اتپن ہوا اور سب کچھ تیاگ گیا۔ کچھ عرصہ دیوی انگن ایک برہمن کے گھر میں ٹھہرے۔ کئی سال مادھو کول زمیندار محلہ کے ہاں ٹھہرے۔ اس وقت چندہ پورہ میں ٹھہرے ہیں۔ جہاں اگنی ہوتری ریاضت میں لگے ہیں۔ اکثر لوگ اور معتقداں درشن کو آتے ہیں۔ تمباکو کے عادی ہیں۔ نہایت سادھو ہیں۔ سنتوشی زندگی گذارتے ہیں۔ آپ روشن ضمیر اور صاحب کرامات ہیں۔

گووند کول وتپوہ | آپ آفتاب کول دن پوہ کے فرزند ہیں۔ والدین کے انتقال پر گھر میں آشرم جمایا۔ فرزانہ سادھو کی سی زندگی بسر کرتے ہیں۔ بھجن پوجن کی آؤ بھگت کرتے ہیں۔ محتاجوں کو دوائی مفت دیتے ہیں۔ آپ حکمت بھی جانتے ہیں۔ آپ کے کئی سیوک بنے ہیں۔ ان کے ہاں بھی جاتے ہیں۔ آپ نے لیلا بھی بنائی ہیں۔ اپنے کرم میں مشغول رہتے ہیں۔ شام لال کاچرو۔ نندلال کول بیرو۔ یہ دونوں سیوک چل بسے۔ تیسرا سیوک مادو لال جھا موجود ہے

نیلہ کنٹھ شرما ڈب واکورہ | آپ شنکر پاؤ شرما کے فرزند ہیں۔ بادرشت ۱۹۲۵ب میں جنم ہوا ہے۔ آپ سنسکرت فارسی جانتے ہیں۔ اس کے علاوہ جیوتش ودیا اور شاعری میں کمال درجہ حاصل ہوا ہے۔ آپ نام بھگت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہیں۔ رامائن اور شو پوران کشمیری زبان میں منظوم بیان کیا ہے اور بہت لیلائیں تصنیف کی ہیں۔ آپ گرہستی ہو کر بھی عارفوں کی سی زندگی بسر کرتے ہیں۔ بہت سے سنجیدہ اور عام لوگ بھی درشن کو آتے ہیں۔ مطلب پرست اپنی کامنائیں لے کر آتے ہیں۔ آپ ہر کسی کی سیوا کرتے ہیں۔ سوداما چرتر سوپنہ واسو لیطرلی ناٹک تصنیف کئے ہیں۔ ۱۹۴۷ء میں قبائلی حملہ کے زد میں آنے سے آپ کا مکان نذر آتش ہو گیا۔ تب سے سری نگر میں رہائش رکھتے ہیں۔ آپ کے دو فرزند ہیں۔ ایک جے۔ ایل۔ شرما پروفیسر ہے۔ دوسرا ہندی ایم۔ اے۔ ہے بھی ٹیچر ہوا ہے اور گیت کریا وان ہیں۔ گنیش داس سمبلی الشور مگنت ہے۔ اکثر آپ کے ست سنگ میں حصہ لیتا ہے۔

جانکی ناتھ لابرو فتح کدل آشرم | آپ شوجی لابرو ساکن زرپستان کے فرزند ہیں۔ آپ کا جنم ساون شکلہ پنچمی دوی سمبت ۱۹۶۶ میں ہوا ہے۔ آپ میٹرک پاس ہیں۔ نجن جی گیت گنگا سے اپدیش حاصل کیا ہے۔ آپ سنسکرت ودیا سے واقف ہیں۔ شیو مارگ کے پیرو ہیں۔ اس وقت فتح کدل آشرم میں گوشہ نشین ہیں۔

ماسٹر زندہ کول شہلی ٹینگ | آپ نجن جو قصبہ کے سپوت ہیں۔ سمبت ۱۹۲۱ میں آپ کا جنم ہوا ہے۔ بی۔ اے۔ پاس کر کے معلمی پیشہ اختیار کیا۔ بڑے پریم اور محنت سے پڑھاتے تھے۔ بہت ترقی اور سنجیدگی سے پیش آتے تھے۔ آپ شاعر ہیں۔ آپ کے تصانیف۔ پتر لیلا منتوی ہیں۔ کشمیری میں بھی ہندی منظوم اور سوشل خدمات میں نمایاں پارٹ ادا کیا ہے۔ اس وقت آپ کی عمر ۷۸ سال کی ہو چکی ہے۔ آپ گیت ریاض ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آفتاب جو کار ہامہ | آپ کار ہامہ کے رہنے والے۔ گرہست سے متبرا گوبند نلاشنی کے پیرو تھے۔ بڑے عابد تصور کئے جاتے تھے۔ سرینگر وکشمیر کے معتقدان کے ہاں جاتے تھے۔ ماگھ گرشتہ پنچ شمی سنہ ۱۹۶۱ء میں بعمر ۹۶ سال بمقام سخو دیہانت کیا۔ آپ کے سیوک حسب ذیل بتلائے جاتے ہیں۔
شنو جی خوطہ دار حُبّن۔ جیا لال تکو کنہ کدل۔ شمبو ناتھ عرضی نویس سوپور وغیرہ

بابا جی سمبلی سناگہ ڈنڈی اچھہ بل آشرم | آپ کا نام اشوک کمار ہے۔ رام کرشن کے پیرو ہیں۔ سنہ ۱۹۸۷ ب میں کشمیر وارد ہوئے۔ پہلے سمبل دھرم شالہ و مندر کشور میں آشرم بنایا۔ کئی سال وہاں گذارے۔ یہاں کی کڑاکے کی سردی اور کٹھن کشٹ میں بھی آپ برہنہ تن بغیر دھونی جلانے کے اپنی ریاضت میں معروف عمل رہے۔ سمبل میں اکثر لوگ درشن کو آتے رہے آپ درشن چمیر ہیں۔ سنہ ۲۰۰۰ ب سے اچھہ بل ناگہ ڈنڈی میں آشرم بنایا۔ وہاں دھرم سالیں۔ گئوشالہ اور ایک مندر نما مکان بھی بنایا۔ لوگوں کی آؤ بھگت ہوتی ہے۔ بستر سے وغیرہ کا کافی انتظام ہے۔ آپ عارف کامل ہیں۔ آپ کے کئی سیوک بن گئے ہیں۔ مصنف نے سمبل میں کئی بار درشن کیا ہے۔

رمضان ڈار سدرکوٹ | آپ غفار ڈار نمبر دار سدرہ کوٹ کے فرزند تھے۔ اکثر سمبل تک دھونی کرتے تھے۔ کئی سیوک ہمراہ ہوتے تھے۔ بریشم گھاس ساتھ ہوتا تھا۔ کبھی کبھی گھاس کی رسیاں بٹتے تھے۔ کم گو کم لینے کے عادی تھے۔ شادی سے متبرا۔ بڑے آگاہ دل دکھنتر تھے۔ ۷۰ سال کی عمر میں سنہ ۔۔۔ میں رحلت کر گئے۔

عبد اللہ منو موشنغ اتکو | آپ اتکو کے رہنے والے گرہستی ہیں۔ کئی اولاد

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بھی ہیں۔ اچانک ویراگ پیدا ہوا اور کاروبار دنیا چھوڑ کر مستانہ طرز سے گھومتے پھرتے ہیں۔ روشن ضمیر ہستی ہیں۔ ہندو مسلم سب احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

بابا جو مستانہ ہنومان داس آپ کھرد کے رہنے والے۔ مروجہ تعلیم سے واقف ہیں۔ سنسکرت بھی جانتے ہیں۔ ظاہری حالات تو مستانہ ہیں مگر آپ ویدانت فلاسفی کے ماہر ہیں۔ معمولی لباس۔ ننگے سر پھرتے ہیں۔ شہر میں رہائش کرتے ہیں۔ اسی وقت ہنومان مندر امیرا کدل میں بیٹھے ہیں۔ کبھی کبھی روٹی چاول جمع کر کے کتوں میں پھینکتے ہیں۔ اس وقت ۶۰ سال کی عمر بتلائی جاتی ہے۔

بابا کرشن جو ارناگری آپ ارناگری (مدراس) میں رہتے تھے۔ بچپن سے ویراگ اتپن ہوا اور جنگل کی راہ لی۔ وہاں تپسیا شروع کی۔ صاحب کمال ریاضی تصور ہونے لگے۔ شیر اور دیگر جنگلی جانور بھی رحم کرنے لگے۔ ارناگری میں آپ کا بڑا آشرم موجود ہے۔ ہر کسی کو کھانا اور رہائش مفت ملتی ہے۔ بہت لوگ آپ کے معتقد ہیں۔ آپ کا جیون چرتر انگریزی میں چھپ چکا ہے۔

نوٹ:۔ آپ کے علاوہ بھارت میں بڑے بڑے سنت۔ رشی پیدا ہوئے ہیں۔ چونکہ ان کے جیون چرتر بھی کئی زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس لئے ان کا تذکرہ کرنا ہی کافی ہے۔ گورو نانک صاحب۔ دیانند سرسوتی شری گورو گوبند سنگھ۔ بابا اٹل بھگت کبیر۔ رامانج۔ وویکانند۔ کرشنانند سوامی رام تیرتھ۔ ابیدانند۔ رام کرشن تلسی داس۔ سور داس شنکر اچاریہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مہاتما چاریہ - سوامی رام لدھیانہ - جھریا بابا - بابا کلی والا - محی الدین چشتی اجمیر -
سوامی سیوانند وغیرہ وغیرہ -

سوامی رام آشرم دوپہ ون کشمیر

آپ نیل ہار گاؤں کے (مدھیہ پردیش) رہنے والے گرہست سے ہٹ کے سالشور کے پہاڑ سے کشمیر کے نار بھکتوں اور غریبوں کے سہارے ہیں۔ ۲۰ سال تک علم مروجہ زبانیں ہندی انگریزی - اردو - سنسکرت - جہاد شاستری سیکھ گئے۔ اکیسویں سال اشو بھکتی کی چنگاری دہک اٹھی۔ دنیاوی کاروبار ترک کر دیا۔ آپ کا جنم جیٹھ شکلہ کی دشمی سمت ۱۹۶۰ بکرمی مطابق ۱۹۰۳ء میں ہوا ہے۔ سمت ۱۹۲۸ میں کشمیر آئے۔ درگا ناگ میں ۲۱ دن برت رکھا۔ آخر پر مقام دوپہ ون سمت ۱۹۳۸ء میں قیام کیا۔ یہاں ایک مندر اور دھرم سالہ تعمیر کیا۔ ہر سال بروز جنم اشٹمی بڑا یگیہ رچایا جاتا ہے۔ پہلگام آپ کا سیوک بانجی ساکن شولی پورہ قائم مقام ہے۔ ہر کسی تھکے ماندے کو کھانا پان ملتا ہے۔ آپ شاعر بھی ہیں۔ کئی پستکیں تصنیف کی ہیں۔ جو (۱) گیتا شکتی - انگریزی میں۔ (۲) امرتی گنج - ہندی میں (۳) رام ترنگ مالا ہندی - (۴) دوشٹ لوک ہندی - (۵) سمار کلپہ ورکھ - ہندی میں بھارت میں حسب ذیل آشرم بنائے ہیں: لدھیانہ، ہنسی، ڈانسکا، سول لائنز اندور - کشمیر میں کئی سیوک بن گئے ہیں۔

پریم ناتھ میگزین جیا لال سیالی

مہنج لعل بٹ ۱۸۸۲ء سمت ۱۹۴۲ بکرمی میں جنم ہوا تھا۔ آبائی پیشہ حکمت تھا۔ یہ ذہین اور نبض شناس تھے۔ علم جیوتش، عربی اور فارسی کے ماہر تھے۔ اکثر سنتوں اور غریبوں کو دوائی مفت دیتے تھے۔ بڑے گفتہ و پاکش نبھانا جانتے تھے۔ آپ کا فرزند پنڈت شام لال بھی ایک نیک اور قابل حکیم ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رادھامالی ساگام | آپ مکند کول دسو کی بیٹی ہے۔ موضع ساگام میں واسد بوڑالیبودی کے فرزند کے ساتھ بیاہی گئی تھی۔ دو سال کے بعد ہی پتی کا دیہانت ہو گیا۔ اس کے بعد آپ باپ کے ہاں رہی۔ کچھ عرصے کے بعد ایشور بھگتی کا مارگ اختیار کیا۔ سوامی مادھوانند سے اپدیش حاصل کیا۔ ۱۹۸۰ سمبت سے برہمچاری زندگی بسر کرنے لگی۔ بڑی نفس کش ہے۔ اب کچھ عرصے سے نمک کا استعمال بھی چھوڑ دیا ہے۔

موسہ خان عرف منو | ایک باکرامت درویش گزرا ہے۔ راقم آپ کے حالات زندگی پورے معلوم نہ ہو سکے۔ راقم نے طالبعلمی کے دوران میں درشن کیا ہے۔ وہ اپنے کپڑوں پر تھوکتا تھا۔ تاکہ دنیا پرست لوگوں کو نفرت ہو۔ وہ بڑا صاحب کرامت تھا۔ ایک دفعہ سری نگر میں لاری والوں نے گاڑی میں جگہ نہ دی۔ تو اسی ڈرائیور نے شام کو [illegible]

جیالال صراف | آپ بیربل کے رشتہ دار [illegible] آبائی پیشہ صرافی ہے سنسکرت تعلیم میں کافی دلچسپی لی اور گیت لکھا [illegible] ہیں۔ آپ نے کئی بھجن پستکیں تصنیف کی ہیں اور کئی سنسکرت استوتروں کو کشمیری میں منظوم ترجمہ کیا ہے۔ پہلے جیکر شور بعد میں پوکھری بل میں بھجن منڈلی کا قیام عمل میں لایا۔ ہر سنیچر کی رات کو پریم سے بھجن گاتے ہیں۔ بہت سے شردھالو لوگ سننے آتے ہیں۔ سال میں کئی یگیہ رچاتے ہیں۔ حال ہی میں دھرم سالہ کی توسیع کی۔ آپ کے بھجن گھر گھر گائے جاتے ہیں۔ یہی آپ کے عارفانہ علامات ہیں۔ بہت سے لوگ آپ کی تقلید کرتے ہیں۔ آپ کشمیر میں دھرم پرچارک کہلانے کے مستحق ہیں۔ منڈلی کا چناؤ ہوتا رہتا ہے۔ اسی وقت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ارجن ناتھ
ناتھجیو - مدسودن بادام - شارکا پرساد - راجناتھ - دوگاناتھ لکھو - دینا ناتھ
نادان جو وغیرہ ممبران منڈلی ہیں :۔

سری کنٹھ کاشتکاری | آپ آفتاب رام کے فرزند ہیں . شروع میں پرائیویٹ ملازمت کی - بعد میں سنسکرت اور کرم کانڈ شاستر کا ابھیاس کیا کئی دفعہ ماگھ برت دھارن کئے - جہاں گائتری پورشچرن انجام دیئے . تقریباً تیس سال سے ایک ہاری بھوجن کرتے ہیں - بڑے نفس کش ریاض تصور کئے جاتے ہیں - گرہست سے علیحدگی اختیار کی ہے :۔ آپ کا بھائی سودرشن بھی سادھو طبیعت رکھتا ہے :۔

آفتاب رام | آپ جہانگیر سادھو کے بڑے برادر ہیں - اگرچہ آپ گرہستی ہیں - مگر اپنے نتیہ نیم کرم سے خالی نہیں . یہی فرزانہ سادھو کے علامات ہیں . اس وقت آپ کی عمر ۸۰ سال سے کم نہیں . پھر بھی محنت سے کار عقلے انجام دیتے ہیں - آپ کے کئی اولاد بھی ہیں . شام لال جی پروفیسر اور شمبھو ناتھ وکیل وغیرہ موجود ہیں :۔

زبرا دلوی | زبرادلوی دیری ناگ بیوہ ہونے ہی گھر تیاگ دیا . اور تپسیا شروع کی - سوامی گوپی ناتھ کاک گوتم ناگ سے اپدیش حاصل کیا - آخر پر اننت ناگ (ناگہ بل) میں بھیڑی کی دھن پر دھیان کیا :۔

واسدیو رازدان | سوامی کرشنہ رازدان کے چیلے کہلاتے ہیں - گھر میں نتنشادہ گئے . اس لئے اپنی زندگی کو پاکیزہ بنا رہے ہیں :۔
شنیل مذینہ

آنند جی ولہ گام | آپ ولہ گام کے رہنے والے . شند کشور کے ابا سک ہیں شروع میں پرائیویٹ ملازمت کی . پھر سب کچھ تیاگ دیا . اس وقت وشنا ناتھ جی ڈلو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سُتھرا دلوی | آپ نانہ کول دیری ناگ کی دختر ہے۔ آپ کی جنم کتھا انوکھی ہے۔ جب آپ کی ماتا کا انتقال ہو گیا۔ تو آپ کا جنم مرگھٹ میں ہوا ہے۔ تو آپ کو ننہال موضع بانجہ میں برائے پرورش بھیجا گیا۔ بارہ سال کی عمر میں آپ کا بیاہ ہوا تھا۔ افسوس تھوڑے عرصہ کے بعد ہی پتی کا انتقال ہو گیا۔ تو آپ نے گرہست سے دست برداری دی اور ویری ناگ میں کٹیا بنا کر اس میں تپسیا کرنے لگی۔ آپ کی کٹیا ابھی موجود ہے۔ پنڈت شر بدر جو عرف شرالی کنہ کول ایک گرستی مہاتما تھے۔ اپدیش حاصل کیا اس کے بعد کنہ کول شوا منڈر میں آشرم چھایا۔ وہ اس وقت ایک ویران سا احاطہ تھا۔ آپ نے اس کی مرمت کرائی۔ بعد میں سدھار سمتی کمیٹی وجود میں آئی۔ اس کمیٹی نے اس تمام احاطہ کی دیوار بندی کی۔ اب وہاں جیوتی اخبار کا دفتر ہے۔ اس وقت درگا ناگ میں ٹھہرے ہیں۔ اس وقت آپ کی عمر ۸۰ سال بتلائی گئی ہے۔ سب ہندو نر و ناری درشن کو آتے ہیں۔ آپ انہیں دھرم کی باتیں سناتی ہیں۔ کچھ عرصہ سے چپ والی دی مون رکھا ہے۔ آپ بڑی نفس کش ہیں۔ آپ کا شریر کمزور ہوا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

للشوری

اکوٗی اوسکار بِس ناجہ دَھرے۔ کوسوٗی برہماندس شوم گرے
اکوٗی منتر بِس چِتنس کرے۔ تس ساس منتر کیاہ زٕل کرے

آسس کوٗنٕ نہ سانہنس سیٹھا۔ نزدیک آسِت گژھس دوٗر
ظاہر باطن کونوی ڈیبو ٹھم۔ گیم کھیتہ چِت چوٗن زراہ چوٗر

دھیہ یچے لرے دارہ برنز دٕرم۔ پرانہ جوٗد لدٕم تنز مس دم
ہر دیچہ کوٹھرے منز ہنگ گنڈم۔ اُف ملّے کرہ دورہ نجمس چَم

شوہم تراوت ہم سودٕم۔ تمہ سوٗسِتن خارس ہم
برہماندہ برجنس منز وانہ نوٗدم۔ دمبا کیولا نخنی شرم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ALL RIGHTS RESERVED. جملہ حقوق محفوظ ہیں :-

مٹادو اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہیئے
کہ دانہ خاک میں مل کر گل و گلزار ہو جائے :- ایک بھگت بھگوان :-

یاد کرتے ہیں مجھے جو لوگ با صدق و صفا
اُن کی امداد و حفاظت فرض اوّل ہے مرا
جو ارادتمند دل سے ہیں طلبگار صفات
وہ بھی میری بندگی کرتے ہیں گو بے علم و دان

مصنف کے تصانیف

(۱) سوانح حیات دوپہ بھوانی ۔ منظور شدہ گورنمنٹ جموں و کشمیر زیر نمبری 3362 مورخہ 3 مارچ 1942ء
(۲) قصہ چھیہ داون منظوم کشمیری ۔
(۳) دیوی استوتی ۔ ہندی منظوم ۔
(۴) پاکٹ اردو گرامر ۔
(۵) جیون چرتر ۔ الشیہ پیر صاحب ۔ غیر مطبوعہ

ملنے کا پتہ :-

(۱) الیٹر کول ~~گنکادا~~ کرالکھڈ ۔ (۲) روگنا تھ در سفری بار (۳) نرنجن ناتھ بک سیلر حبہ کدل (۴) ~~جگنا تھ~~ ناتھ ~~بام~~ دکاندار کرالکھڈ (۵) گوبند لو دھار گنپت یار

(۶) NOBLE BUSINESS HOUSE, MAISUMA SNGR.

ادم نت ست

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ملنے کا پتہ:

(۱) ایشر کول دوکاندار کرالہ کھڈ

(2) رگوناتھ در سفری پار حبہ کدل

(3) نرنجن ناتھ بک سیلر حبہ کدل

(4) جگرناتھ ٹارہ ہامہ دوکاندار کرالہ کھڈ

(5) گوبند تودھار اگنیت پار

(6) توکل بزنس ہاؤس ریڈکراس روڈ مائیسمہ

تجرس اینڈ پبلشرز توکل بزنس ہاؤس ریڈکراس روڈ مائیسمہ
نے نور پریس سری نگر میں چھاپ کر شائع کیا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri